کوریا میری نظر سے

ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو

ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی

کوریا میری نظر سے

ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو

ناشر

ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی

نام کتاب: کوریا میری نظر میں

تالیف: ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو

اشاعت بار اول نومبر 2021

ناشر ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی

قیمت 500

رابطہ +92-345 3802280

ناشر

ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی

فہرست

انتساب

میں اپنی یہ کاوش اپنے والدین کے نام منسوب کرتا ہوں، جن کی بے لوث محبت، دست شفقت کے سائے میں پروش حاصل کی۔ آج میں جس مقام پر ہوں وہ انہی کی دعاؤں کی بدولت ہے۔ اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کا سایہ میرے سر پر تاابد قائم ودائم رہے۔

ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو

پیش لفظ

زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ جس میں مستقل جہد وجہد، کام سے محبت اور اسے سرانجام دینے کا جذبہ لازمی ہونا چاہئے۔ یہی وہ سنہری اصول تھا جس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اپنی زندگی کو جہد مسلسل کے سفر پر گامزن کر دیا تھا۔ مہران یونیورسٹی میں ایڈمیشن، گریجوئیشن، سرکاری ملازمت، ماسٹر (پوسٹ گریجوئیشن)، اسکالرشپ کا حصول اور بعد میں ڈاکٹریٹ آف فلاسفی کی سند امتیاز اپنے نام کرنا۔ یہ سب اسی محنت شاقہ کا ایک عملی نمونہ ہے جو میری گھٹی کا حصہ بن کر میری روح میں رچ بس گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ سفر بھی روح میں بسا ہوا ہے۔

میری کتاب زندگی کا اہم ترین باب پی ایچ ڈی کی ڈگری کا حصول تھا جس کیلئے میں نے خوب کاوش کی، زندگی کی نشیب و فراز سے گذرا، اس لئے سوچا کہ اس سے پہلے کہ وہ دن ماضی کا حصہ بن کر دھندلے نقوش بن جائیں، ان کو کتابی صورت "کوریا میری نظر سے" میں مرتب کرلیا جائے کیا پتہ اس علم کے متلاشی مسافر کی یہ داستان کسی اور طالب علم کیلئے مشعل راہ بن جائے۔

کوریا جانا اور وہاں رہائش کے دوران جن دوست واحباب نے معاونت کی، خوش آمدید کہا، مہمان نوازی سے اکرام کیا ان سب کا مرہون منت ہوں، جن میں ڈاکٹر بدر سومرو، وزیر جاکرانی، بختیار چنا، عبدالکریم شامل ہیں۔ اس کتاب کی پروف ریڈنگ کے مراحل میں جن دوستوں نے معاونت کی ان کا تہہ دل سے شکر گذار ہوں جن میں سر جمیل احمد منگی، ڈاکٹر بدر سومرو اور ڈاکٹر بشیر احمد درس شامل ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت کیلئے ڈاکٹر بشیر احمد درس کا احسان مند ہوں۔

میں مشکور ہوں اپنے والدین، عزیز و اقارب کا، اپنے اساتذہ کا جن کی معاونت ہر دم میرے ساتھ رہی۔ میں مشکور ہوں ہائیر ایجوکیشن کمیشن HEC پاکستان اور مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ MUET کا جن کی مالی مدد ہمہ وقت میرے ساتھ تھی۔

میں اپنے قارئین سے اس چھوٹی سی کاوش کے حوالے سے رائے کا منتظر رہوں گا کیوں کہ حصول علم اور سیکھتے رہنا زندگی کا نہ ختم ہونے والا عمل ہے۔

ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو

تقریظ

تدبیر پر تقدیر حاوی ہوتی ہے، میں اس فلسفہ کا قائل ہوں۔ لیکن کچھ لوگ زندگی میں ایسے بھی ملتے ہیں جو اپنی تدبیر سے تقدیر لکھتے ہیں۔ مجیب بھی ان میں سے ایک ہی۔ ان سے میرا گہرا تعلق ہے اولاً تو یہ میرے شاگرد رشید ہیں اور ثانیاً ہم دوست بھی ہیں لیکن سب سے اہم ترین رشتہ ان کے ساتھ ذہنی ہم آہنگی کا تعلق ہے۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں وہ کم الفاظ میں میرے قلبی مقصد تک پہنچ جاتے ہیں اور میں بھی ان کے الفاظ کا خلاصہ سمجھ جاتا ہوں کہ وہ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو 24 دسمبر 1984 کو پیدا ہوئے۔ ان کا گاؤں گاڑھی موری ضلع خیر پور میرس ہے۔ ان کے والد محمد اقبال سومرو واپڈا WAPDA میں ملازم تھے اور کوئٹہ میں شیخ منداپاور پلانٹ میں تعینات تھے۔ چنانچہ مجیب نے اپنا بچپن کا بیشتر حصہ کوئٹہ میں گزارا۔ پھر ان کے والد کی بدلی گیس ٹربائن پاور اسٹیشن (جی ٹی پی ایس GTPS) کوٹری میں ہوئی اور اس کے بعد جامشورو پاور کمپنی لمیٹڈ (جے پی سی ایل JPCL)میں ہوئی، جو اب تھرمل پاور اسٹیشن (ٹی پی ایس TPS) جامشورو کے نام سے مشہور ہے۔ مجیب نے ابتدائی تعلیم واپڈا ماڈل ہائی اسکول کوٹری اور مہران گرامر ہائیر سیکنڈری اسکول جامشورو سے حاصل۔ مجیب نے میٹرک اور انٹر میڈیٹ پبلک اسکول حیدرآباد سے کی۔

2004 میں مجیب کا داخلا مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹکنالوجی (MUET) جامشورو کے مکینیکل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ میں ہوا اور 2009 میں بیچلر آف انجینئرنگ (بی۔ ای B.E) مکمل کی۔ مجیب نے بیچلرس میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی ساتھی طلباء کے گھومنا پھرنا شروع کیا۔ اس کے بعد مجیب نے عبدالکریم اینڈ سنز (AKS) انجینئرنگ پرائیوٹ میں بطور سائٹ انجینئر ملازمت کا آغاز کیا اور ان کی پہلی پوسٹنگ الائیڈ الیکٹرک سروسز (AES) لال پیر ضلع مظفر گڑھ پنجاب میں ہوئی۔ کچھ عرصے کے بعد اکبر علی اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی میں بطور سروس انجینئر ملازمت کی۔

یکم جنوری 2010 کو مجیب نے MUET جامشورو کے مکینیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں سینئر ورکشاپ انسٹرکٹر (BPS-17) کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا۔ جنوری 2010 سے اکتوبر 2013 تک اس نے یونیورسٹی میں خدمات انجام دیں اور اس دوران MUET سے انرجی سسٹمس انجینئرنگ میں ماسٹر آف انجینئرنگ (ایم۔ ای M.E) بھی مکمل کی۔ نومبر 2013 میں مجیب نے MUET کے شہید ذوالفقار علی بھٹو

(SZAB) کیمپس خیر پور میرس کے مکینیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر (BPS-19) کی حیثیت سے ملازمت کا آغاز کیا اور قریب ڈھائی سال تک اس کیمپس میں خدمات انجام دیں۔
مجیب نے ہائر ایجوکیشن کمیشن (HEC) پاکستان کے ذریعہ 2016 میں جنوبی کوریا میں ڈاکٹر آف فلاسیفی (PhD) کے لیے اسکالرشپ حاصل کی۔ وہ 26 فروری 2016 کو کوریا روانہ ہوئے۔ یہ سفر نامہ کوریا میں ان کے پی ایچ ڈی کے دوران دلچسپ واقعات، تجربات اور مشاہدات کا مجموعہ ہے۔
مجھے آج بھی اچھی طرح یاد ہے کوریا جانے سے پہلے انہوں نے کہا تھا کہ سال اول میں ذوق وشوق سے تعلیم کی طرف توجہ دوں گا، سال دوئم میں فیملی لے جاؤں گا اور سال سوم میں وکیشن کے دنوں میں ان کو گھر بھیج کر تعلیم مکمل کروں گا۔ اس وقت میں نے سوچا تھا کہ ریاضیاتی فارمولہ کی طرح ایسا نہیں ہوگا۔ پردیس میں جہاں ماحول، زبان سب کچھ اجنبی ہوتا ہے وہاں کے حالات کے دھارے میں بہنا پڑتا ہے۔ لیکن وہ اپنی تین سالہ تدبیر پر ہی گامزن رہے اور جو کہا تھا اسی طرح اپنے تعلیمی سفر کو کامیابی کے ساتھ مکمل کیا اور 22 فروری 2019ء کو اپنی پی ایچ ڈی کی تعلیم مکمل کر کے وطن واپس آگئے۔ پردیس جانے والی منصوبہ بندی سے ہٹ کر انہوں نے نہ صرف کوریا میں سیر و تفریح اور سیاحت کو انجوائے کیا بلکہ سفر نامہ کی صنف میں ایک بہترین کتاب کا تحفہ سندھی اور اردو زبان میں قوم کو پیش کیا۔
یہ سفر نامہ نہ صرف مجیب کو پیش آنے والے واقعات، مشاہدات اور تجربات کا ایک مجموعہ ہے بلکہ عام طور پر کسی غیر ملک اور بالخصوص کوریا میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے کیلئے ایک مکمل گائیڈ بھی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کو اس ذوق کو برقرار رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور مزید لکھنے کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین

جمیل احمد منگی

جامشورو

کوریا جانے کا مقصد

جیسا کے میں مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے شہید ذوالفقار علی بھٹو کیمپس MUET SZAB CAMPUS کیمپس میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہا تھا، اس لئے میرے لئے پی ایچ ڈی کرنا ضروری تھا کیونکہ یونیورسٹیز میں پی ایچ ڈی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اسی لئے میں غیر ملکی پروفیسرز اور ہائر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی HEC) سے اسکالرشپ حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کر رہا تھا۔ میں نے 2015 میں جی آر ای GRE اچھے نمبروں سے پاس کی، یاد رہے کہ جی آر ای نیشنل ٹیسٹنگ سروسز (این ٹی ایس NTS) اسلام آباد کی طرف سے لی جاتی ہے۔ مجھے ایچ ای سی نے غیر ملکی اسکالرشپ کے لیے شارٹ لسٹ کیا۔ پھر مجھ سے کچھ ممالک کی فہرست میں سے تین ممالک کے نام دینے کو کہا گیا جہاں مجھے اعلی تعلیم میں دلچسپی ہے۔ میں نے آسٹریلیا، جرمنی اور جنوبی کوریا کا انتخاب کیا۔ میرے آسٹریلیا کو انتخاب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یہ انگریزی بولنے والا ملک ہے۔ جرمنی اور جنوبی کوریا کو ان کی ٹیکنالوجی اور تحقیق کی وجہ سے منتخب کیا تھا۔ یہ ممالک میں نے اپنے دوستوں سے مشورے کے بعد منتخب کیے تھے جو بیرون ملک تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایچ ای سی نے کسی خاص وجہ سے ابتدائی طور پر ہماری بیچ کو جرمنی اور آسٹریلیا جانے کی اجازت نہیں دی لہذا ہمیں جنوبی کوریا میں اعلی تعلیم کے لئے گرین سگنل دیا گیا۔ یاد رہے کہ اس سفر نامہ میں لفظ کوریا کو جنوبی کوریا سمجھا جائے۔ میں نے کوریا میں سنک کئن کوان (SKKU) اور ہانیانگ یونیورسٹی (HYU) میں داخلے کے لئے درخواست دی۔ مجھے HYU کے ایک پروفیسر کی قبولیت جلدی مل گئی اور میں HEC اور MUET کی تمام ریکوائرمینٹس مکمل کرنے کے بعد کوریا چلا گیا۔

دیارِ غیر میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے طریقے

اگر کوئی کسی ملک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول پر غور کر رہا ہے تو وہ جان لے کہ غیر ملکی جامعات میں داخلہ لینے کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں:

1۔ سیلف فنڈنگ

2-ہائیر ایجوکیشن کمیشن پاکستان سے اسکالرشپ کا حصول

3-پروفیسر اسکالرشپ

4-غیر ملکی جامعہ کی اسکالرشپ

5- گورنمنٹ اسکالرشپ پروگرام (جیسے کوریا کی کی جی ایس پی KGSP، چین کی سی ایس سی CSC، امریکہ کی فل برائٹ اور جرمنی کی ڈاڈDAAD،وغیرہ)

دنیا کی بہترین جامعات کے نام ٹائمز ہائیر ایجوکیشن کمیشن ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2020 کی ویب سائٹ پر دیکھے جاسکتے ہیں، ان جامعات میں داخلہ کیلئے مطلوبہ دستاویزت کی نشاندہی کتاب کے اگلے حصہ میں کروں گا۔ یہاں یہ بتانالازمی ہے کچھ جامعات میں داخلہ کیلئے انٹرنیشنل جی آر ای GRE اور انگلش ٹیسٹ جیسے IELTS/TOFEL بھی مطلوب ہوتے ہیں۔

سفر کی تیاریاں

ہانیانگ یونیورسٹی سے داخلے کا خط ملنے کے بعد میں نے سوچا کہ بس کام ہو گیا، لیکن پریشانی کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے HEC اور MUET کے دستاویزات کی فہرست دیکھی۔ HEC کے دستاویزات کی ایک لمبی فہرست تھی جو فائنل ایوارڈ لسٹ موصول ہونے سے قبل جمع کروانا تھی۔ فائنل ایوارڈ لسٹ کی بنیاد پر جنوبی کوریا کے سفارت خانے کو ویزا جاری کرنا تھا۔ HEC کے دستاویزات کی فہرست میں مندرجہ ذیل دستاویز شامل تھے:

- سرکاری پاسپورٹ
- 60 لاکھ کے ضمانتی بانڈ
- حیدرآباد بورڈ سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق
- آئی بی سی سی کراچی سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق
- B.E اور M.E کی ڈگری کی یونیورسٹی سے تصدیق
- B.E اور M.E کی ڈگری کی HEC سے تصدیق
- B.E اور M.E کی ڈگری کی وزارت خارجہ امور (MOFA)) سے تصدیق
- پولیس کلیئرنس سرٹیفکیٹ
- میڈیکل سرٹیفیکیٹ

چونکہ ہم سب اپنے نظام سے واقف ہیں، اس لئے بغیر کسی کوشش، دقت اور بیک وقت خواری کے ایک بھی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا آسان نہیں تھا۔ سرکاری پاسپورٹ جاری کرانے کے لئے یونیورسٹی سے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ (NOC) سے لیکر کراچی سے میٹرک اور انٹرمیڈیٹ سرٹیفکیٹز کی تصدیق، B.E اور M.E کی ڈگری کی MOFA سے تصدیق تک کچھ بھی آسان نہ تھا۔ لیکن پھر سب سے زیادہ پریشان HEC کے ضمانتی بانڈ نے کیا۔ اس میں نہ صرف بانڈ تھا بلکہ اثاثوں کا اعلان، ریونیو محکمہ کے ذریعہ ضمانتی بانڈ کی تصدیق، ضامن اور گواہان بھی شامل تھے۔ یونیورسٹی کے دستاویزات مکمل کرنا بھی ایک مشکل کام تھا کیونکہ اس میں ضمانتی بانڈ سے لے کر گورنر ہاؤس سے غیر ملکی سفر کے لئے NOC تک سب کچھ شامل تھا۔ تمام دستاویزات مکمل کرنے کے بعد مجھے HEC کی جانب سے ویزا جاری کرنے کے لئے فائنل ایوارڈ لسٹ اور گورنر ہاؤس نے غیر ملکی سفر کے لئے NOC جاری کیے۔ اس طویل اور چیلنجنگ عمل کے دوران میرا کوریا جانے کا جوش

وجذبہ تقریباً ختم ہو گیا تھا۔ اس کے بعد کورین سفارتخانے کی لمبی فہرست تھی جس میں مکمل میڈیکل رپورٹ اور پولیو سرٹیفکیٹ بھی تھے۔ پولیو والوں نے سرٹیفکیٹ دینے سے پہلے قطرہ تک پلائے۔ لیکن جب مجھے کوریا کے لئے ویزا جاری کیا گیا تو یہ جوش و جذبہ دوبارہ شروع ہوا۔ ویزا کے لئے درخواست اور مطلوبہ دستاویزات میں پہلے ہی اپنے کزن عبدالرشید سومرو کے ساتھ سفارتخانے میں جمع کروا کے آیا تھا۔ ایک ہفتہ بعد سفارتخانے سے ایک فون کال آئی کے اپنا پاسپورٹ لے جائیں۔ سفارت خانے یہ نہیں بتاتے کے ویزا لگا ہے یا نہیں۔ مجھے وہ دن یاد ہے جب میں اپنے رشتہ داروں ڈاکٹر احسان احمد سومرو اور جنید احمد سومرو کے ہمراہ کراچی میں کورین سفارت خانے سے ویزا لینے آیا تھا۔ دل بہت پریشان تھا۔ جب میں سفارتخانے کے کاؤنٹر پہنچا تو مجھ سے پہلے کافی لوگ وہاں جمع تھے۔ میری پریشانی اس وقت بڑھ گئی جب میں نے دیکھا کہ کافی لوگوں کو بغیر ویزا کے پاسپورٹ واپس دیے گئے۔ آخر میری باری بھی آ گئی۔ کاونٹر پے بیٹھی ایک خاتون نے مجھ سے رسید لی اور چلی گئیں۔ کچھ دیر بعد وہ واپس آئیں اور مجھے پاسپورٹ واپس کر دیا۔ میں نے اپنے پاسپورٹ پے ویزا ڈھونڈھنا شروع کیا۔ آخر میں ایک صفحے پر ویزا مل گیا۔ لیکن ویزا پر میرا نام غلط لکھا تھا۔ پھر نیا مسئلہ... آخر کار اس غلطی کو بھی درست کروایا۔ سفارتخانے سے ویزا حاصل کرنے کے بعد رشتہ داروں نے ٹریٹ کا مطالبہ کیا۔ دوپہر کا وقت تھا اور بھوک بھی لگی تھی لہذا ہم نے ڈفینس کے ایک مشہور ریستوران میں نہاری اور کباب سے کھانا کھایا۔ کھانے کے دوران میں بار بار ویزا دیکھ رہا تھا کہ میں باہر جا رہا ہوں۔ 17 جنوری 2016 کو میں نے ویزا حاصل کیا اور 26 فروری 2016 کو تھائی ایئر کے ذریعے وایا بینکاک جنوبی کوریا کا ٹکٹ بک کروایا۔ میں ان دنوں بہت خوش تھا۔ میں نے آخر کار خریداری بھی شروع کی جس میں پتلون، شرٹز، جیکٹیں اور جوتے شامل تھے۔ دوستوں نے بتایا کہ جتنا ہو سکے چائے کی پتی اور مصالحے ساتھ لانا۔ لہذا میں نے اپنا بیگ کپڑوں اور مصالحوں سے بھر لیا تھا۔

کوریا کے بارے میں پیشگوئیاں

کوریا کے بارے میں مختلف دوستوں، اساتذہ اور دوسرے لوگوں نے بہت سی پیشگوئیاں کیں۔ ہمارے کیمپس کے ایک پروفیسر نے مجھے بتایا کہ بیرون ملک تعلیم حاصل کرنا آسان نہیں ہے۔ آپ کو بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا جیسے فنڈنگ، کھانا پینا، ثقافتی تضاد، گھریلو مسائل وغیرہ وغیرہ۔ انھوں نے خاص طور پر فنڈنگ کے معاملے پر زور دیا کہ اسکالرشپ کی رقم فنڈنگ حکام کی طرف سے وقت پر ادا نہیں کی جاتی اور اس کے نتیجے میں آپ کو بہت ساری پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو قرض لینا پڑے گا، آپ کو بھوک کا سامنا کرنا پڑے گا وغیرہ وغیرہ۔ کچھ لوگوں نے مجھے بتایا کہ جنوبی کوریا تھائی لینڈ کی طرح ہے جہاں آپ کو دکانوں اور سڑکوں پر کتے اور بلیوں کا گوشت دکھے گا۔ کچھ دوستوں نے تو مجھ سے یہاں تک کہا کہ کیا تم پاگل ہو؟ پی ایچ ڈی کے لئے کوریا کیسے جا رہے ہو؟ وہاں آپ کو حلال کھانا کھانے کے لئے نہیں ملے گا، صرف BREAD اور BOILED چاول کھانا پڑیں گے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہاں چائے بالکل بھی نہیں ہوگی اور یہ میرے لئے سب سے بڑا دھچکا تھا کیونکہ مجھے چائے بہت پسند ہے۔

جب گھر والوں کو یہ باتیں بتائیں تو انھوں نے میری خدمت شروع کر دی، مجھے صحت مند ناشتے کھلائے گئے جس میں مکھن اور بڑے کے پائے شامل تھے۔ امی، بیوی اور بہنوں نے دوپہر کے کھانے میں کڑھائی اور قورمے وغیرہ پکا کے کھلائے۔ رات کا کھانا دوستوں کے ساتھ اکثر باہر ہوتا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے مجھے کھلا کھلا کے پی ایچ ڈی کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا جا رہا تھا۔ اس لئے ایک مہینے میں میرا وزن 90 کلو سے 105 کلوگرام ہو گیا تھا۔

میرے اساتذہ میں سے ایک استاد سر جام خان سھتو جو MUET میں محکمہ انگریزی میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، سر کا ایک طالب کورین ایمبیسی میں ملازمت کرتا تھا۔ اس نے سر کو اور سر نے مجھے بتایا کہ کورین بہت سخت ہیں، وہ ہر وقت کام کرتے ہیں اور بہت تیز چلتے ہیں۔ یہ باتیں سن کر میں پریشان اور دل شکستہ ہو جاتا تھا۔ پر میں ہمیشہ گھر والوں، دوستوں، رشتہ داروں جس میں خاص طور پر پروفیسر ڈاکٹر بدر سومرو، اور اساتذہ جس میں خاص طور پر پر پروفیسر ڈاکٹر خان جی ہریجن کی باتیں سن کر میں پھر سے MOTIVATE ہو جاتا تھا۔ سر جمیل احمد منگی جو میرے استاد اور اب دوست بھی ہیں، سر جمیل کیوں کہ میرے پڑوس بھی تھے اس لیے سر کی مورل سپورٹ ہمیشہ ساتھ رہی۔ یہاں پر یہ بتانا لازمی ہے کہ میں دوسری باتوں سے تو پریشان ہوتا تھا لیکن میں کبھی بھی وقت کی پابندی اور کام سے پریشان نہیں ہوا۔

کوریا کی جانب اڑان

آخر وہ دن بھی آیا جب میں کوریا جا رہا تھا۔ ہم نے ایک سوزوکی اے پی وی APV بک کرائی، میرا سارا سامان ڈرائیور نے گاڑی کے کیریئر پر باندھا اور ہم گاڑی بھر کے نکلے۔ ہم صبح 9 بجے جامشورو سے نکلے، سپر ہائی وے پر ناشتہ کیا۔ کراچی میں ڈاکٹر احسان احمد سومرو کے گھر پر لنچ کیا اور تھوڑی دیر آرام کیا۔ شام میں طاہر احمد سومرو کے گھر ریفریشمنٹ کی۔ رات 8 بجے ہم گلستان جوہر سے ایئر پورٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا جب میرا دل پریشان تھا اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

ایئر پورٹ پر پہنچ کر میں نے کچھ پاکستانی روپے ڈالر میں تبدیل کرائے کیونکہ کورین وون پاکستان میں نہیں ملتے۔ اس لئے ہم پاکستانی روپے ڈالرز میں تبدیل کرواتے تھے اور کوریا پہنچ کر ڈالرز کو وون میں تبدیل کرواتے تھے۔ اس وقت ایک پاکستانی روپے میں 10 وون ملتے تھے۔

اب وقت تھا فیملی کو الوداع کرنے کا جس میں ابو، امی، بیوی، بیٹا، بھائی اور بہنیں شامل تھیں۔ خاص طور پر میرے لئے ابو، امی، اور بیوی کو الوداع کہنا بہت مشکل تھا۔ مجھے وہ دن یاد ہے جب میں نے آخری بار اپنے والدین سے ملا تھا، میں نے بہت کوشش کی کہ آنسو نہ آئیں لیکن آنکھوں میں آنسوں آہی گئے۔ پھر میں نے سوچا کہ جلدی سے الوداع کہنا ہی بہتر ہے اور یہی کیا۔ بہر حال، میں اپنے اہل خانہ کے چہروں کو دیکھتا ہوا جلدی سے چیکنگ زون میں داخل ہوا۔ میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ یہ بھی کوئی زندگی ہے جس میں آپ اپنے خاندان سے دور ہیں؟ میں اپنے آپ سے کہہ رہا تھا کہ یہ وقت جلد ختم ہو جائے تا کہ میں اپنی فیملی سے دوبارہ مل سکوں....

چیک ان کے بعد بورڈنگ پاس لیا اور امیگریشن لائن میں لگ گیا۔ امیگریشن آفیسر نے پاسپورٹ، ٹکٹ اور این او سی چیک کر کے آگے جانے دیا جہاں پاکستان سے EXIT ہونے کا اسٹیمپ لگا۔ پھر میں وٹینگ لاؤنج میں داخل ہوا جہاں سے میں نے فیملی، دوستوں، اور اساتذہ کو فون کر کے الوداع کہا۔ اس کے فوراً بعد ہی تھائی ایئر کے بینکاک کے مسافروں کے لئے اعلان کیا گیا کہ جہاز بورڈنگ کے لئے تیار ہے۔ لوگ قطار میں لگنے لگے، بورڈنگ پاس چیک کروانے کے بعد میں ہوائی جہاز میں داخل ہوا اور اپنی سیٹ لی۔ طیارے کی روانگی کا وقت رات 12.15 بجے تھا۔ جہاز نے تقریباً 15 منٹ ٹیکسی کی اور پھر یہ پرواز اڑان کے لئے تیار تھی۔ ہوائی جہاز کے انجن میں تیزی آنے لگی اور کچھ سیکنڈ بعد ہی READY FOR TAKE OFF کی آواز سنائی دی۔ جب جہاز رن وے سے اڑنے لگا تو میری آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے، میرا دل زور سے

دھڑک رہا تھا اور گھبراہٹ ہو رہی تھی۔ یہ ایسی حالت تھی کہ آج بھی وہ وقت یاد کر کے دل اداس ہو جاتا ہے۔ جہاز میں بہت سارے خیالات آئے، آنکھیں نم بھی ہوئی، پھر نیند آگئی۔

کراچی سے بینکاک چار گھنٹے کی پرواز تھی۔ تھائی لینڈ کے مقامی وقت کے مطابق ہم نے صبح سات بجے کے قریب لینڈ کیا۔ تھائی لینڈ کے ہوائی اڈے کا اسٹرکچر STRUCTURE دیکھ کر مجھے واقعی حیرت ہوئی کیونکہ یہ انجنیئرنگ کا ایک شاہکار ہے۔ ہوائی اڈے کے بڑے حصے میں ڈیوٹی فری دکانیں، مساج پارلر، کافی شاپس، مختلف ریستوران، مسجد اور حلال ریستوران بھی تھے۔ میں نے کچھ وقت مسجد میں گزارا، پھر ایک ریستوران میں انڈوں اور کافی کے ساتھ ناشتہ کیا۔ کچھ دیر ہوائی اڈہ گھوما۔ میں نے ایک کالنگ کارڈ خریدا اور اپنے والد کو فون کیا۔ وہ سو رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے فون اٹھایا اور بات چیت ہوئی. ان کی آواز سے مجھے ایسا لگا جیسے وہ RELAX ہیں لہذا میرا دل مطمئن بھی ہو گیا۔ ہوائی اڈے پر کچھ وقت گزارنے کے بعد، ہم مقامی وقت کے مطابق صبح 10.30 بجے تھائی لینڈ سے ہانگ کانگ کے لئے ایک اور پرواز میں سوار ہوئے۔ ہم دوپہر میں ہانگ کانگ کے مقامی وقت کے مطابق صبح ڈھائی بجے ایئرپورٹ پہنچے۔ ایک گھنٹے کے LAY OVER کے بعد ہم اسی طیارے میں مقامی وقت کے مطابق سہ پہر ساڑھے تین بجے ہانگ کانگ سے جنوبی کوریا کے کیلئے اڑان بھری اور شام 8 بجے جنوبی کوریا کے انچئن ایئرپورٹ پر لینڈ کیا۔

کوریا کا تعارف

کوریا کا شمار دنیا کی قدیم تہذیبوں میں ہوتا ہے۔ اس کی پہلی سلطنت ساتویں صدی قبل مسیح میں چینی ریکارڈ میں نوٹ کی گئی تھی۔ 57 قبل مسیح سے 668 عیسوی میں کوریا کی تین ریاستیں (بائیکجی BAEKJE، سلا SILLLA، اور گوگریو GORGURYEO) کو ضم کیا گیا۔ 918 سے 1392 تک کوریا پر گوریو GORYEO (جس کو پہلے GORGURYEO کہا جاتا تھا) خاندان کا راج رہا اور 1392 سے 1897 تک جوسن خاندان کا راج رہا۔ کوریا کی سلطنت کو 1910 میں جاپان میں ضم کیا گیا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کوریا کو سوویت اور امریکی انتظامی علاقوں میں تقسیم کیا گیا۔

اس وقت دھرتی پے دو کوریا ہیں جو شمالی کوریا اور جنوبی کوریا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ جنوبی کوریا امریکہ کے انتظامی نظام (سرمائیدار CAPITALISM) سے متاثر تھا جبکہ شمالی کوریا سوویت انتظامی نظام (کمیونزم COMMUNISM) سے متاثر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان ممالک نے اسی گورننگ سسٹم کو اپنایا۔ شمالی کوریا کو جمہوری عوامی کوریا کے طور پر بھی جانا جاتا ہے اور جنوبی کوریا کو جمہوری کوریا کے طور پر جانا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ اس سفر نامہ میں جہاں لفظ کوریا آئے اسے جنوبی کوریا سمجھا جائے۔

جنوبی کوریا مشرقی ایشیاء میں واقع ہے۔ کوریا کے مغرب میں زرد سمندر، مشرق میں جاپان کا سمندر، جنوب میں کوریا اسٹریٹ اور شمال میں شمالی کوریا ہے۔ جنوبی کوریا کا رقبہ 100،363 مربع کلومیٹر ہے اور رقبہ کے حساب سے یہ دنیا کا 107 بڑا ملک ہے۔ آپ کو یہ بتانا ضروری ہے کہ کوریا رقبہ کے حساب سے صوبہ سندھ سے بھی چھوٹا ہے کیونکہ صوبہ سندھ کا رقبہ 140،914 مربع کلومیٹر ہے۔ کوریا کی اکثر زمین ناہموار ہے۔ 2016 میں کوریا کی آبادی تقریباً 50 ملین تھی۔ سیئول SEOUL کوریا کا دارالحکومت ہے اور ملک کی نصف آبادی سیئول میں مقیم ہے۔ سیئول دنیا کی چوتھی بڑی میٹروپولیٹن معیشت ہے۔ ہنگل، جو چینی زبان کی جدید شکل ہے، جنوبی کوریا کی مادری زبان ہے۔

کورین وقت (UTC + 9) ہے، کوریا پاکستان سے چار گھنٹے آگے ہے۔ تقریباً 50٪ کورین باشندوں کا کوئی مذہب نہیں ہے، بقایا باشندے پروٹسٹنٹزم (PROTESTANTISM)، بدھ مت اور کیتھولک مذہب (CATHOLICISM) کی پیروی کرتے ہیں۔ کوریا میں تقریبا 200،000 مسلمان آباد ہیں، جو آبادی کا 0.4٪ ہے۔
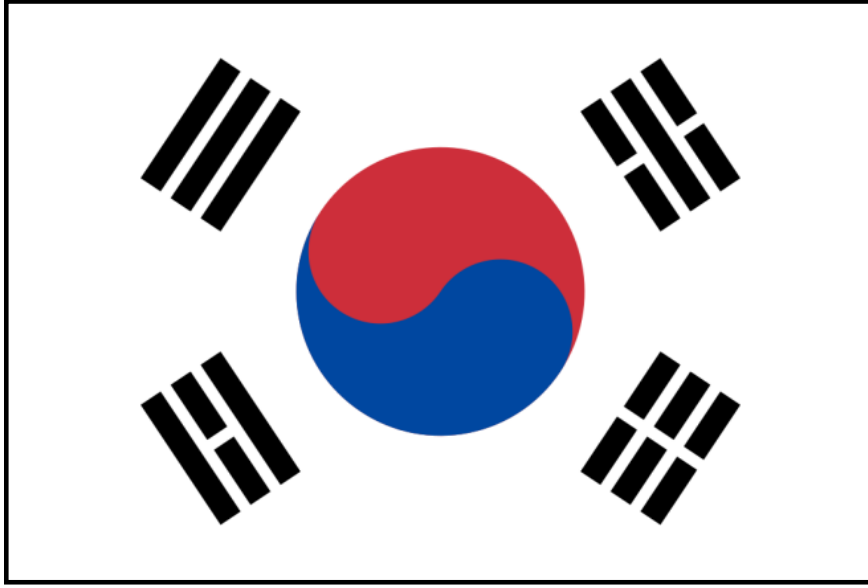
جنوبی کوریا کا جھنڈا

جنوبی کوریا دنیا کے نقشے پر

کورین جغرافیہ

جنوبی کوریا مشرقی ایشیاء میں واقع ہے۔ کوریا کے مغرب میں زرد سمندر، مشرق میں جاپان کا سمندر، جنوب میں کورین اسٹریٹ، اور شمال میں شمالی کوریا ہے۔ جنوبی کوریا میں آٹھ صوبے، ایک خصوصی خود مختیار صوبہ، چھ میٹروپولیٹن شہر، ایک خود مختیار شہر، ایک خصوصی شہر اور ایک خصوصی خود مختیار شہر شامل ہیں۔

کورین جغرافیہ

جنوبی کوریا کے صوبے اور شہر

SPECIAL CITY خاص شہر
SEOUL سیئول
METROPOLITAN CITY میٹروپولیٹن شہر
BUSAN بوسان
DAEGU دیگو
INCHEON انچئن
GWANGJU گوانگجو
DAEJEON دیجون
ULSAN السان
SPECIAL SELF-GOVERNING PROVINCE خاص خود مختیار صوبہ
JEJU جیجو
SPECIAL SELF-GOVERNING CITY خاص خود مختیار شہر
SEJONG سیجونگ
PROVINCE صوبے
GYEONGGI گیونگی
GANGWON گانگ ون
NORTH CHUNGCHEONG شمالی چھنگ چھیونگ
SOUTH CHUNGCHEONG جنوبی چھنگ چھیونگ
NORTH JEOLLA شمالی جیولا
SOUTH JEOLLA جنوبی جیولا

NORTH GYEONGSANG شمالی گیونگسانگ
SOUTH GYEONGSANG جنوبی گیونگسانگ

آبادی کے لحاظ سے جنوبی کوریا سے سب سے بڑے شہر یہ ہیں۔

S.No	NAME	POPULATION
1	SEOUL	9,904,312
2	BUSAN	3,448,737
3	INCHEON	2,890,451
4	DAEGU	2,446,052
5	DAEJEON	1,538,394
6	GWANGJU	1,502,881
7	SUWON	1,194,313
8	ULSAN	1,166,615
9	CHANGWON	1,059,241
10	GOYANG	990,073
11	YONGIN	971,327
12	SEONGNAM	948,757
13	BUCHEON	843,794
14	CHEONGJU	833,276
15	ANSAN	747,035
16	JEONJU	658,172
17	CHEONAN	629,062
18	NAMYANGJU	629,061
19	HWASEONG	608,725
20	ANYANG	585,177

کورین کلچر

کوریا کی ثقافت تاریخی طور پر ہمسایہ ملک چین سے متاثر ہے۔ جنوبی کوریا اپنی روایتی ثقافت کو شمالی کوریا کے ساتھ بانٹتا ہے۔ لیکن 1945 کے بعد سے دونوں کورین ممالک نے کچھ انفرادی ثقافتیں اپنائیں۔

کوریا کی ثقافت کے کچھ رنگ

کورین کرنسی

کوریا کی کرنسی کورین وون ہے(WON)؛وون کی علامت ₩ ہے۔ کورین کرنسی کا سب سے چھوٹا سکہ دس وون اور سب سے بڑا سکہ 500 وون کا ہے۔ کورین کرنسی کا سب سے چھوٹا نوٹ 1000 وون کا ہے اور بڑا نوٹ 50000 وون کا ہے۔ 1 امریکی ڈالر USD کی شرح تبادلہ 1000 وون سے 1200 وون تک ہے۔ 1 پاکستانی روپیہ کی شرح تبادلہ 8 وون سے 12 وون تک ہے۔ لیکن ہم نے یہ ذہن نشین کر لیا تھا کہ 1 پاکستانی روپیہ 10 وون کے برابر ہے۔ اگر کوئی چیز 100 وون کی ہوتی تو ہم یہ حساب لگاتے تھے کہ کیا یہ پاکستان میں 10 روپے میں دستیاب ہے یا نہیں؟ اس طرح جلدی اندازہ ہو جاتا تھا۔

کوریا کی کرنسی

کورین تعلیمی سسٹم

وکیپیڈیا WIKIPEDIA کے مطابق جنوبی کوریا کو 2017 سے 2020 تک بہترین تعلیم یافتہ ملک قرار دیا گیا ہے۔ کوریا کی تعلیم کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

- پرائمری اسکول کے چھ سال
- مڈل اسکول کے تین سال (چھ سے نو جماعت تک)
- ہائی اسکول کے تین سال

کوریا میں ابتدائی تعلیم لازمی ہے اور وہ دس سے بارہ سال کی عمر کے بچوں کے لئے مفت ہے۔ کوریا میں نجی پرائمری اسکول نہیں ہیں۔ تقریباً تمام پرائمری اسکول سرکاری ہیں جن میں 90٪ طلباء داخلہ لیتے ہیں۔ کوریا میں ہائی اسکول کے طلبا تقریباً 14 گھنٹے اسکول میں گزارتے ہیں۔ عام طور پر ہائی اسکول کے طلباء کی صبح 8 بجے سے رات 10 بجے تک کلاسز ہوتی ہیں۔

کالج سے یونیورسٹی میں داخلے کے لئے انٹری ٹیسٹ ہوتا ہے جس میں طلباء میں سخت مقابلہ ہوتا ہے۔ کوریا کی بیچلرز، ماسٹرز اور پی ایچ ڈی ڈگریز کو پوری دنیا میں خاص اہمیت ملتی ہے، اس کا سبب وہاں کی پڑھائی اور ریسرچ ہے۔

جنوبی کوریا اب اپنی معیشت، تعلیم، ٹیکنالوجی اور سیاحت کی وجہ سے "ایشین ٹائیگر" کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بیشتر غیر ملکی طلبا کوریا میں تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب کر رہے ہیں اور یہ ملک غیر ملکیوں کو بھی داخلے کی پیش کش کر رہا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق کورین میں 2001 میں غیر ملکی طلباء 11،000 تھے جبکہ 2011 میں 89،000 سے زیادہ غیر ملکی طالب علم تھے۔ امریکہ، یورپ اور ایشیاء کے بیشتر طلبا تعلیم حاصل کرنے کوریا آتے ہیں۔ اگر آپ کوریا میں تعلیم حاصل کرنے پر غور کر رہے ہیں تو کوریا کی 25 بہترین یونیورسٹیز کے نام اگلے صفحے پر موجود ہیں (حوالہ: ٹائمز ہائر ایجوکیشن ورلڈ یونیورسٹی رینکنگ 2020)۔

کوریا کی 25 بہترین یونیورسٹیوں کے نام

SOUTH KOREA RANK 2020	WORLD UNIVERSITY RANK 2020	UNIVERSITY	CITY
1	64	***SEOUL NATIONAL UNIVERSITY***	SEOUL
2	89	***SUNGKYUNKWAN UNIVERSITY (SKKU)***	SEOUL
3	=110	***KOREA ADVANCED INSTITUTE OF SCIENCE AND TECHNOLOGY (KAIST)***	DAEJEON
4	=146	***POHANG UNIVERSITY OF SCIENCE AND TECHNOLOGY (POSTECH)***	POHANG
5	=179	***KOREA UNIVERSITY***	SEOUL
6	197	***YONSEI UNIVERSITY (SEOUL CAMPUS)***	SEOUL
7	201—250	***ULSAN NATIONAL INSTITUTE OF SCIENCE AND TECHNOLOGY (UNIST)***	ULSAN
8	301—350	***KYUNG HEE UNIVERSITY***	SEOUL
9	351—400	***HANYANG UNIVERSITY***	SEOUL
=10	401—500	***GWANGJU INSTITUTE OF SCIENCE AND TECHNOLOGY***	GWANGJU
=10	401—500	***SEJONG UNIVERSITY***	SEOUL
12	501—600	***CHUNG-ANG UNIVERSITY***	SEOUL

=13	601—800	***EWHA WOMANS UNIVERSITY***	SEOUL
=13	601—800	***KONKUK UNIVERSITY***	SEOUL
=13	601—800	***PUSAN NATIONAL UNIVERSITY***	BUSAN
=13	601—800	***UNIVERSITY OF ULSAN***	ULSAN
=17	801—1000	***AJOU UNIVERSITY***	SUWON
=17	801—1000	CHONBUK NATIONAL UNIVERSITY	JEONJU
=17	801—1000	***CHONNAM NATIONAL UNIVERSITY***	GWANGJU
=17	801—1000	***INHA UNIVERSITY***	INCHEON
=17	801—1000	***KYUNGPOOK NATIONAL UNIVERSITY***	DAEGU
=17	801—1000	***UNIVERSITY OF SEOUL***	SEOUL
=17	801—1000	***SOGANG UNIVERSITY***	SEOUL
=17	801—1000	***YEUNGNAM UNIVERSITY***	GYEONGSAN
=25	1001+	***CHUNGNAM NATIONAL UNIVERSITY***	DAEJEON
=25	1001+	***HALLYM UNIVERSITY***	CHUNCHEON
=25	1001+	***INCHEON NATIONAL UNIVERSITY***	INCHEON
=25	1001+	***KANGWON NATIONAL UNIVERSITY***	CHUNCHEON
=25	1001+	***KOOKMIN UNIVERSITY***	SEOUL
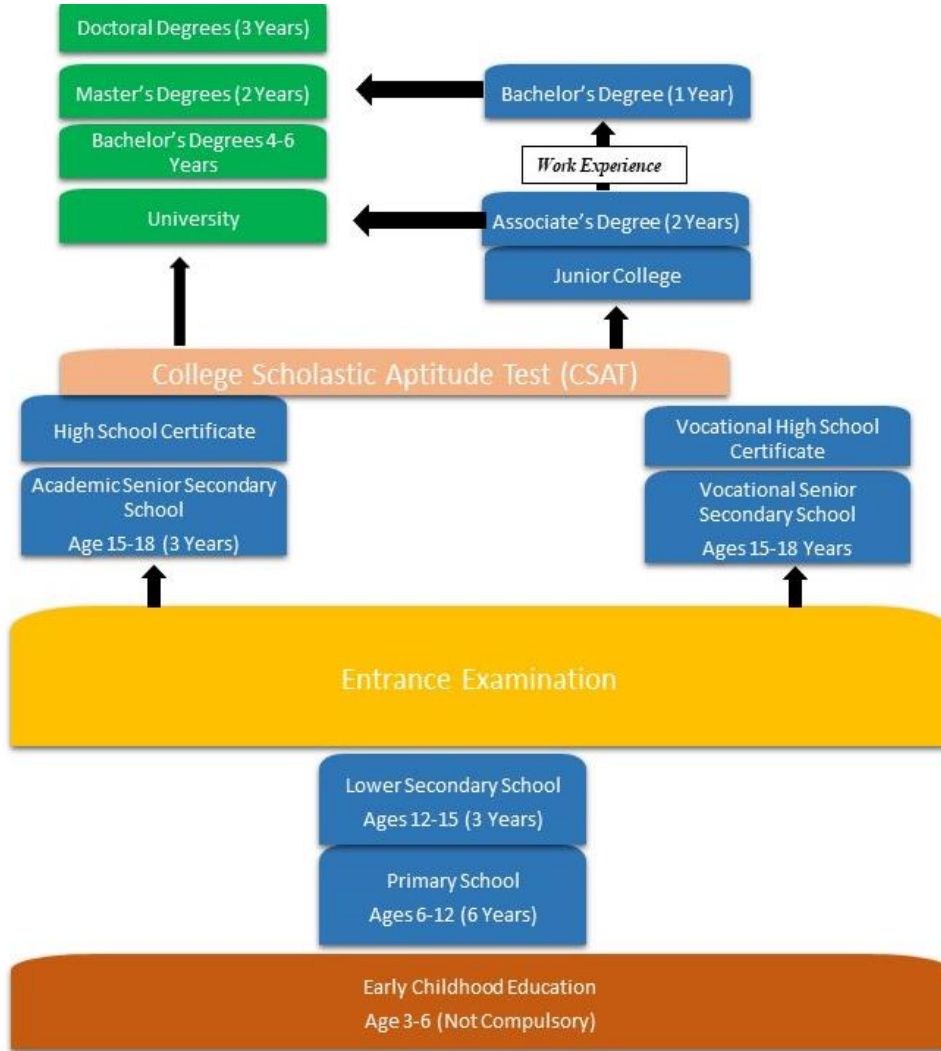
کوریا کا تعلیمی ڈھانچہ

ہنگل HANGUL

کورین زبان کو ہنگل HANGUL کہا جاتا ہے۔ہنگل دراصل چینی زبان کی جدید شکل ہے۔ہنگل کا بانی بادشاہ سیجونگ ہے۔ہنگل میں الفاظ بھی کم ہیں اور یہ چینی زبان سے بہت آسان ہے۔

ہنگل کے الفاظ اور ان کا تلفظ درج ذیل ہیں۔

ㅏ	AA	의	AUEE
ㅓ	AU	ㄱ	GH
ㅗ	O	ㄴ	NH
ㅜ	OO	ㄷ	DH
ㅡ	EH	ㄹ	LH
ㅣ	E	ㅈ	JH
ㅔ	AE	ㅁ	MH
ㅐ	AE	ㅂ	BH
외	WAY	ㅅ	SH
위	V	ㅇ	ANG
ㅑ	YAA	ㅋ	KH
ㅕ	YU	ㅌ	TH
ㅛ	YO	ㅊ	CH
ㅠ	YOO	ㅍ	PH
ㅖ	YAE	ㅎ	HH
ㅒ	YAE	ㄲ	K
ㅘ	WA	ㄸ	T
ㅝ	WA(N)	ㅃ	P
ㅙ	WAY	ㅆ	S
ㅞ	WAY	ㅉ	CH

ہنگل میں روزانہ کی سلام دعا کے کچھ الفاظ درج ذیل ہیں:

- **Hello** = 안녕 pronounced "anyeong" (in a casual way) and "anyeong-haseyo" in a formal way.
- **Yes** = 네 pronounced "ne" or "un"
- **No** = 아니요 pronounced "ani" or "aniyo"
- **Thank you** = 감사합니다 pronounced "kam-sa-ham-nee-da"
- **My name is...** = 저는 ___ 입니다 pronounced "joneun ___ imnida"
- **How are you?** = 어떠십니까? pronounced "otto-shim-nikka"
- **Pleased to meet you** = 만나서 반가워요 pronounced "mannaso bangawo-yo" or "mannaso bangawo"
- **Goodbye** when other party is staying = 안녕히 계세요 pronounced "an-nyounghi kye-sayo"
- **Goodbye** when other party or both of you are leaving = 안녕히 가세요 pronounced "an-nyounghi ka-seyo"

ہانبک HANBUK

کوریا کے روایتی لباس کو ہانبک HANBUK کہا جاتا ہے۔ ہانبک روایتی مواقع اور تقریبات کے دوران استعمال ہوتا ہے۔ یہ متحرک رنگوں اور عمدہ لکیروں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔ ہانبک دیکھنے میں شلوار قمیض جیسا لگتا ہے۔

ہانبک میں ایک گروپ فوٹو

کورین کھانے

کورین کھانے میں زیادہ تر چاول، نوڈلز، توفو، سبزیاں، مچھلی اور گوشت شامل ہوتا ہے۔ کھانے کے لئے کورین عام طور پر زمین پر بیٹھتے ہیں اور ایک میز پر کھانا کھاتے ہیں اور چوپ اسٹک CHOPSTICK کے ساتھ کھاتے ہیں۔ کورین چاول کم کھاتے تھے اور بنچھن زیادہ۔ کچھ خاص کھانے درج ذیل ہیں۔

بنچھن BANCHAN

بنچھن یا بانسانگ سائیڈ ڈش یا ڈشز کا مشترکہ نام ہے۔ کوریا میں ہر ایک مین ڈش کے ساتھ بنچھن اور ابلے چاول پیش کرتے ہیں۔ بنچھن لذیذ اور صحت مند ہوتے ہیں۔ اگر کہیں کچھ ہمارے کھانے کے مطابق نہیں ہوتا تھا تو ہم بنچھن اور چاولوں کے ساتھ ہی کام چلا لیتے تھے۔

مین ڈش سے پہلے دیا گیا بنچھن

مین ڈش کے ساتھ بنچھن

کم چی KIMCHI

کم چی ایک مشہور کورین سائیڈ ڈش ہے۔ کم چی عام طور پر مصالحے دار سبزی (جیسے بند گوبی اور مولی) ہے جیسا ہمارے ہاں اچار ہوتا ہے۔ کم چی ہر کھانے کے ساتھ پیش کی جاتی ہے۔

بل گوگیBULGOGI

بل گوگی کا لفظی معنی "آگ والا گوشت" ہے۔ بلگوگی میں گائے کے گوشت کے ٹکڑوں کو مصالحوں میں میری نیٹ کیا جاتا ہے پھر باربی کیو یا گرل کر کے پکایا جاتا ہے۔

کم چی

بل گو گی

کمبابKIMBAB

کمباب ایک مشہور کورین ڈش ہے۔ کمباب چاول اور دیگر اجزاء مثلا سبزیاں، گوشت، انڈے کو سمندر کے ایک پتے میں رکھ کے رول کیا جاتا ہے جیسا کہ ہمارے ہاں چکن رول تیار کیا جاتا ہے۔ کمباب پورٹیبل PORTABLE کھانے کے طور پر جانا جاتا ہے کیونکہ اسے کھانا آسان ہے۔ اس کی وجہ سے کمباب چلتے پھرتے اور پکنک میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

کمباب

بمباب BIBIMBAB

بم باب کے لغوی معنی مکس اور باب کے لفظی معنی چاول ہیں۔ اس لفظ کے لفظی معنی "مکس چاول" ہیں۔ بم باب میں چاولوں کے ساتھ مختلف اجزاء جیسے سبزیوں، سویاساس، گوشت اور نوڈلز ساتھ ملائے جاتے ہیں۔

توک بوکیTTEOK-BOKKI

توک بوکی کورین کا مشہور اور اسپائسی کھانا ہے۔ یہ چاولوں سے بنایا جاتا ہے۔ اس میں سوس کیچپ اور انڈا ڈالا جاتاہے۔

بیم باب

توک بوکی

سمگیتانگSAMGYE-TANG

سمگیتانگ یا جنسینگ چکن سوپ ایک مشہور سوپ ہے جس میں پوری مرغی لہسن، چاول اور جنسینگ شامل ہوتے ہیں۔ سمگیتانگ کورین روایتی اور جسمانی صحت کے لئے ایک بہت مفید سوپ ہے۔ کورین کھانوں میں سمگیتانگ میری سب سے پسندیدہ ڈش ہے۔

سمگیتانگ یا جنسینگ چکن

پاجون PAJEON

پاجون کورین پیزا کے نام سے بھی جانا جاتا ہے یہ ایک کورین ڈش ہے جس میں سبزیاں ہری پیاز، بیسن اور کچھ دیگر اجزاء شامل ہیں۔ اگر کبھی کچھ ہمارے کھانے کے لائق نہیں ہوتا تھا تو ہم پاجون کھاتے تھے۔

پاجون

مندرجہ ذیل کھانوں کے علاوہ سوپ بھی کورین کھانوں کا ایک اہم حصہ ہے اور یہ مین کورس یا کھانے سے پہلے پیا جاتا ہے۔ کورین نوجوان طبقہ بڑے شوق سے پیزا اور فرائیڈ چکن کھاتے ہیں۔ کورین فرائیڈ چکن دنیا بھر میں مشہور ہے۔ کورین بلیک کافی کے بڑے شوقین ہیں جس میں نہ دودھ ہوتا ہے اور نہ ہی چینی۔ اس کے علاوہ کورین الکحل / شراب کے بھی بڑے شوقین ہیں۔ کوریا کی مشہور شراب سوجو، میگولی اور بوکبونجا ہیں۔ سوجو کی ایک بوتل 700 وون جبکہ پانی کی بوتل 1000 وون کی تھی۔

کورین فرائیڈ چکن

کورین فرائیڈ چکن

کورین ٹیکنالوجی

کوریا دنیا کی ترقی یافتہ، ٹیکنالوجکلی ڈولپڈ، جدید اور ڈیجیٹل ممالک میں بھی شامل ہے۔ یہ او ای سی ڈی OECD ممالک میں براڈ بینڈ انٹرنیٹ استعمال کرنے والا تیسرا سب سے بڑا ملک ہے۔ کوریا کے پاس دنیا کی تیز ترین انٹرنیٹ رسائی ہے۔ کورین الیکٹرانکس، ڈیجیٹل ڈسپلیز، سیمی کنڈکٹر ڈیوائسز اور موبائل فون میں عالمی رہنما ہے۔ کوریا کی معروف کمپنیاں یہ ہیں۔

- سامسنگ الیکٹرانکسSAMSUNG
- ایل جی الیکٹرانکسLG
- ہنڈئ موٹرزHYUNDAI
- کِیاموٹرزKIA
- لوٹےLOTTE

کورین ٹیکنالوجی کمپنیاں

کورین سب وے

کورین سب وے ایک میٹروپولیٹن ریلوے نظام ہے جس میں ریپڈ ٹرانزٹ، لائٹ میٹرو اور مسافر ریل شامل ہیں۔ سیئول سب وے کا نظام سیئول میٹروولین کے علاقے پر محیط ہے، جس میں سیئول کے علاوہ انچیون اور گیونگی بھی شامل ہیں۔ سیئول سب وے میں نو لائنیں ہیں جن کے نام لائن نمبر 1 سے لیکر لائن نمبر 9 ہیں۔

سیئول سب وے کے کرایے یہ ہیں:

o بچوں کا کرایہ 450 وون

o نوجوانوں کا کرایہ 720 وون

o بڑوں کا کرایہ 1250 وون

سیئول سب وے میں پہلی سب وے صبح پانچ بجے چلتی ہے اور آخری سب وے رات کے بارہ بجے چلتی ہے۔ سیئول سب وے میں داخل ہونے کے لئے ٹی منی کارڈ کا ہونا لازمی ہے۔ ٹی منی کارڈز کسی بھی کنوینیئنٹ اسٹور جیسے GS25 اور SEVEN ELEVEN سے خرید کیا جاسکتا ہے۔ ہر سب وے اسٹیشن سے پہلے ٹی منی کارڈ ریچارج بوتھ بھی دستیاب ہیں۔ کارڈ پنچ کر کے سب وے اسٹیشن میں داخل ہوا جاتا ہے۔ ہر سب وے اسٹیشن میں دکانیں، کافی شاپس اور بیت الخلا دستیاب ہیں۔ زیادہ تر کورین سب ویز زیر زمین چلتی ہیں۔ میں نے سب وے میں زمین سے نیچے چھٹی منزل تک کا سفر کیا۔ سیئول سب وے ایک انتہائی صاف اور منظم سب وے ہے۔

میرے ایک پروفیسر ایڈم ٹرنر جن کا تعلق فرانس سے ہے اور اب وہ کینیڈا میں رہتے ہیں، اکثر کہتے تھے کہ سیئول سب وے جیسا ستھرا اور منظم سب وے سسٹم میں نے کہیں پر بھی نہیں دیکھا۔ سب وے میں بیشتر کورین باشندے خاموش رہتے تھے جبکہ زیادہ تر غیر ملکی آپس میں باتیں کرتے تھے۔ ہر سب وے میں معذوروں، بزرگوں اور حاملہ خواتین کے لئے نشستیں مقرر کی تھیں جہاں کسی دوسرے کو بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔ ہر سب وے میں مرکزی حرارتی اور کولنگ کا نظام تھا۔ سب وے گیٹ خودکار تھے۔ کورین سب وے سسٹم میں سیئول سب وے سے لے کر تیز رفتار کورین ٹرین ایکسپریس (کے ٹی ایکس KTX)، آئی ٹی ایکس (ITX)، سیمئول (SAEMAEUL)، منگنگھوا (MUGUNGHWA) ٹرینیں بھی شامل تھیں۔

ابتدائی دنوں میں سید صابر شاہ بخاری نے مجھے کہا کہ سب وے میں سفر کرنا آتا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ پہلی فرصت میں سب وے خود سفر کرو تاکہ سارا سسٹم سمجھ میں آجائے۔ پہلی ہی فرصت میں نہیں اتوار کے دن یونیورسٹی پہلا شٹل / بس لیا جو صبح 9.55 بجے روانہ ہوتا تھا اور سب وے اسٹیشن پر صبح 10.10 بجے پہنچتا تھا۔ میں نے سب وے اسٹیشن سے ٹی منی کارڈ لیا۔ میں نے دن بھر سیئول سب وے کی نو لائنیں گھومیں۔ ایک سب وے لائن پر تقریباً پچاس اسٹیشنز ہیں اور تقریباً ہر پانچویں اسٹیشن پر انٹر چینج ہوتا ہے۔ انٹر چینج دو یا دو سے زیادہ سب ویز کو ملانے والی جگہ کو کہتے ہیں۔ انٹر چینج کے ذریعے لوگ ایک سب وے سے دوسرے سب وے میں ٹرانسفر لے سکتے تھے۔

ہر سب وے اسٹیشن پر کنوینیئنٹ اسٹورز اور کافی شاپس تھیں۔ لیکن انٹر چینجز پر تمام شاپنگ اسٹورز اور ریستوران بھی موجود تھے۔ میں تقریباً ہر بڑے انٹر چینج پر سب وے اسٹیشنوں کا دورہ کرتا رہا۔ ریفریشمنٹ کے ساتھ ساتھ کافی بھی پیتا تھا۔ سارا دن گھومنے کے بعد میں اپنی یونیورسٹی والے سب وے اسٹیشن پر رات آٹھ بجے پہنچا۔ میں نے جب ٹی منی کارڈ پنچ کیا تو مشین میں کارڈ پنچ نہیں ہوا۔ میں نے تین مرتبہ کوشش کی مگر پھر بھی کارڈ پنچ نہیں ہوا۔ مجھے پریشانی ہونے لگی، مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں کیا کروں۔ تو ایک کورین شہری نے مجھے بتایا کہ سامنے ایک ہیلپ بٹن ہے اس کو دبائیں تاکہ کوئی آپ کی مدد کے لئے آئے۔ میں نے ہیلپ بٹن دبایا تو کچھ دیر کے بعد سب وے اسٹیشن کی آفس کا ایک نمائندہ آیا اور اور مجھ سے کہا کہ کیا مسئلہ ہے؟ میں نے اس سے کہا کہ کارڈ پنچ نہیں ہو رہا۔ اس نے مشین پر ارر ERROR دیکھا اور میرا کارڈ اپنے ساتھ سب وے اسٹیشن کے آفس لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک پولیس اہلکار بھی موجود تھا۔ جب میں نے ان دونوں کو دیکھا تو اور پریشان ہو گیا۔ انہوں نے ٹوٹی پھوٹی انگریزی میں مجھے کہا کہ آپ صبح دس بجے یہاں سے گئے ہیں اور دس گھنٹوں کے بعد یہی سے واپس آرہے ہیں۔ آپ دس گھنٹے کہاں تھے اور کیا کر رہے تھے؟ میں نے انہیں سب وے سسٹم کو سمجھنے کے بارے میں سمجھانے کی کوشش کی لیکن انہیں یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس سسٹم کو سمجھنے کا کیا مقصد؟ ان کے نزدیک سب وے سسٹم گھومنے کی جگہ نہیں تھی اور نہ کوئی نئی چیز تھی۔ بہر حال انہوں نے مجھے خبردار کیا کہ اگر ایسا دوبارہ ہوا تو تمہیں ملک بدر کیا جائے گا۔

سیئول سب وے کا روٹ

کورین بسیں

کورین بسیں سب وے کی طرح صبح پانچ بجے سے رات 12 سے 1 کے درمیان تک چلتی تھی۔ بسوں کے کرائے سب وے کی طرح ہی تھے، جبکہ بڑے راستے والے بسوں کے کرایے قدرے زیادہ تھے۔ کوریا میں چار طرح کی بسیں ہیں۔

- ٹرنک بس (نیلی)

ٹرنک بسیں جزوی طور پر نجی بس کمپنیاں ہیں اور جزوی طور پر حکومت کے ذریعہ چلتی ہیں۔ یہ طویل فاصلے طے کرتی ہیں اور دوسرے شہروں کی جانب جانے والے علاقوں تک رسائی دیتی ہیں۔ نیلا رنگ آسمان اور دریا کی نمائندگی کرتا ہے اور یہ رنگ حفاظت اور آزادی کی علامت ہے۔

- برانچ بس (گرین)

برانچ بس زیادہ تر نجی بس کمپنیوں کے ذریعہ چلتی ہے۔ یہ مختصر فاصلے طے کرتی ہیں جو سب وے اسٹیشنوں یا سٹی بس ٹرمینلز تک چلتی ہیں۔ سبز رنگ پہاڑوں کی نمائندگی کرتا ہے۔

- ریپڑ بس (سرخ)

ریپڑ بسیں ایکسپریس بسیں ہیں جو لوگوں کو دوسرے شہروں یا باہر کے علاقوں سے اندرون شہر لاتی ہیں۔ سرخ رنگ تحریک کی توانائی کی نمائندگی کرتا ہے۔

- سرکلیولیشن بس (پیلا)

سرکلیولیشن بسیں شہر کے کچھ حصوں جیسے کاروباری علاقوں، سیاحتی علاقوں اور خریداری کے علاقوں کے ساتھ ساتھ برانچ بسوں، سب وے اسٹیشنوں اور بڑے ریلوے اسٹیشنوں کے قریب قریب چلتی ہیں۔ پیلا رنگ اس کی متحرک اور دوستانہ شکل کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔

کورین بسوں میں بھی کارڈ پنچ کر کے داخل ہوا جا سکتا ہے۔ کورین بسیں بہت صاف اور منظم ہیں۔ کورین بسوں میں سینئرز، معذور اور حاملہ خواتین کے لئے الگ سیٹیں ہیں جہاں کسی کو بیٹھنے کی اجازت نہیں تھی۔

کورین بسیں

بس میں معذوروں، بزرگوں اور حاملہ خواتین کے لئے مقرر نشستیں

کورین انٹرٹینمنٹ انڈسٹری

کورین انٹرٹینمنٹ اینڈ انڈسٹری کوریا کی ایک خوشحال صنعت ہے جس میں تفریح کے مختلف پہلوؤں جس میں ٹیلیویژن، ڈرامہ، فلمیں اور موسیقی شامل ہیں۔ کورین انٹرٹینمنٹ انڈسٹری کوریا کی معیشت کے لئے اہم مالی وسائل فراہم کرتی ہے۔ کورین انٹرٹینمنٹ انڈسٹری میں یہ اشیاء شامل ہیں:

- کورین ویوو
- کوریائی سنیما
- کورین ڈرامہ
- کورین پوپ

- کورین ویوو

کورین ویوو کا مطلب ہے کہ 1990 کی دہائی کے بعد دنیا میں کوریائی ثقافت کا پھیلاؤ۔ پہلے کورین ڈرامہ اور کورین پاپ کا پھیلاؤ مشرقی، جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیاء کے ممالک میں شروع ہوا۔ اپنے ابتدائی مراحل کے دوران کورین ویوو علاقائی سطح سے عالمی سطح میں داخل ہوا۔ اس کے پھیلاؤ کے ذرائع انٹرنیٹ، یوٹیوب اور سوشل میڈیا تھے۔

- کورین سنیما

کورین سنیما کا آغاز 1945 میں ہوا تھا۔ کورین فلمیں واقعات اور جنگوں سے بہت زیادہ متاثر ہوتی ہیں جیسے کوریا پر جاپانی قبضہ، کورین جنگیں اور کورین جمہوریت۔ 20ویں صدی کورین سنیما کا سنہری دور ہے۔ اس دور میں کوریا نے کچھ بہترین فلمیں بنائیں جیسے:

- THE ADMIRAL: ROARING CURRENTS (2014)
- EXTREME JOB (2019)
- GOLDEN LION (2012)
- PARASITE (2019)
- OLDBOY (2003)

- SNOWPIERCER (2013)
- TRAIN TO BUSAN (2016)

○ کورین ڈرامہ

کورین ڈرامے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ کورین ویوو کے ساتھ دنیا بھر میں کورین ڈرامہ نے کچھ ممالک پر بڑا اثر ڈالا ہے۔ کورین کے مشہور ڈرامہ یہ ہیں۔

- THE WORLD OF THE MARRIED
- SKY CASTLE
- CRASH LANDING ON YOU

○ کورین پوپ

کورین پاپ میوزک پوری دنیا میں مشہور ہے۔ مشہور کوریائی گلوکار یا گروپ یہ ہیں:

- PSY
- WONDER GIRLS
- BTS

کورین پاپ میوزک کا گروپ BTS

انچئن ایئرپورٹ سے ہانیانگ یونیورسٹی تک کا سفر

لینڈنگ سے کچھ پہلے اور لینڈنگ کے وقت میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔ پہلے سمندر نظر آرہا تھا اور پھر ایئرپورٹ نمودار ہوا۔ ایئرپورٹ پر گھاس سردیوں کی وجہ سے خشک تھی۔ طیارہ انچئن INCHEON ایئرپورٹ پر اترنے تک ہر شخص آرام سے بیٹھا تھا، جب کہ بینکاک میں طیارہ کی لینڈنگ کے بعد ہر کوئی جلد بازی میں تھا۔ جہاز سے نکلنے کے بعد میں طیارے میں موجود لوگوں کے پیچھے گیا۔ تھوڑا سا پیدل چل کے ایسکلیٹر سے بیسمنٹ میں گئے، ایسکلیٹر پر ہر کوئی دائیں ہاتھ پہ کھڑا تھا جبکہ بایاں ہاتھ خالی تھا۔ بایاں ہاتھ خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی کو جلدی ہو تو وہ وہاں سے چلے جائیں۔ بیسمنٹ میں ٹرین یا سب وے SUBWAY کے انتظار میں لوگوں نے قطار بنالیں۔ کچھ منٹ بعد سب وے آگئی، یہ مسافروں سے بھری ہوئی تھی۔ مسافر سب وے کے دوسری طرف اتر گئے اور پھر ہماری طرف والے دروازے کھلے۔ ہر شخص صبر کے ساتھ سب وے میں داخل ہوا۔ سیٹ خالی ہونے کے باوجود اکثر لوگ کھڑے تھے۔ سب وے مسافروں کو ٹرمینل 2 سے کنکورس CONCOURSE لے گئی۔

سب وے سے اترنے کے بعد جب میں نے پیسنجر ٹرمینل 2 دیکھا تو دیکھتا رہ گیا۔ بینکاک ایئرپورٹ ذہن میں تھا لیکن جب میں نے انچئن ایئرپورٹ دیکھا تو دنگ رہ گیا۔ کیونکہ یہ اصل میں انجنیئرنگ کا شاہکار تو یہ تھا۔ ایئرپورٹ پانچ لیولز پر مشتمل ہے۔ ڈیوٹی فری شاپس، ریستوران، کافی شاپس........ بے انتہا خوبصورت اور صاف۔ انچئن ایئرپورٹ جنوبی کوریا کا سب سے بڑا ایئرپورٹ ہے اور یہ دنیا کے سب سے بڑے اور مصروف ترین ایئرپورٹز میں سے ایک ہے۔ انچئن ایئرپورٹ انچئن شہر سے 30 کلومیٹر مغرب میں اور سیئول سے 30 کلومیٹر دور واقع ہے۔ انچئن ایئرپورٹ دو ٹرمینلز پر مشتمل ہے: ٹرمینل 1 اور ٹرمینل 2۔ ٹرمینل 1 پرانا ہے اور ٹرمینل 2 نیا ہے۔ ٹرمینل 2 اکثر پروازوں کے لئے استعمال ہوتا ہے جبکہ ٹرمینل 1 کچھ پروازوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دونوں ٹرمینلز 15 منٹ کی دوری پر ہیں۔ لیکن دونوں ٹرمینلز سب وے کے راستے جڑے ہوئے ہیں اور دونوں ٹرمینلز سیئول شہر کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔

انچئن ایئرپورٹ کے علاوہ سیئول شہر کے قریب گمپو ایئرپورٹ بھی ہے۔ گمپو ایئرپورٹ سیئول شہر سے 15 کلومیٹر مغرب میں واقع ہے۔ 2001 تک گمپو انٹرنیشنل ایئرپورٹ سیئول اور جنوبی کوریا کا مرکزی بین الاقوامی ایئرپورٹ تھا۔ اب یہ ایئرپورٹ کچھ بین الاقوامی پروازوں اور اکثر مقامی پروازوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سب وے سے اترنے کے بعد لوگوں نے دو قطاریں بنائیں: ایک کوریںز کے لئے اور دوسری غیر ملکیوں کے لئے۔ اس لئے میں غیر ملکیوں والی قطار میں کھڑا ہو گیا اور اپنی باری کا انتظار کرنے لگا۔ آخر کار امیگریشن آفیسر نے میرا پاسپورٹ لیا، پاسپورٹ اسکین کیا، اور مجھ سے فنگر امپریشن بھی لیں۔ افسر نے مجھے ایک رسید دی جس میں کوریا میں میرے اندراج کے اعداد و شمار درج تھے۔ یہاں میں نے یہ دیکھا کہ کوریا اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک میں داخلے اور خارجی اعداد و شمار کو آن لائن محفوظ کیا جاتا ہے اور آن لائن رسید دی جاتی ہے جب کہ پاکستان میں امیگریشن دفاتر عام طور پر پاسپورٹ پر اسٹیمپ لگاتے ہیں۔ پاسپورٹ اور رسید حاصل کرنے کے بعد میں نے اپنا سامان اٹھایا۔ چونکہ میں نے اپنی آمد کی معلومات یونیورسٹی کے عملے کو پہلے ہی فراہم کر دی تھی، لہٰذا میں توقع کر رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی مجھے لینے آئے گا۔ سامان اٹھانے کے بعد میں نے ایک صفحہ پر اپنا نام، یونیورسٹی کا نام اور فلائیٹ نمبر لکھا دیکھا، میں نے وہاں تقریباً 10 منٹ انتظار کیا لیکن کوئی نہیں آیا۔ میں نے سوچا شاید ڈرائیور چلا گیا ہو، اس لیے میں نے اپنا سامان اٹھایا اور بس اور ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ جب میں نے ایئرپورٹ سے بس اسٹینڈ جانے والا دروازہ کھولا تو تیز اور ٹھنڈی ہوا مجھ سے ٹکرائی۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی ایسی ٹھنڈی ہوا محسوس نہیں کی تھی۔ جب میں نے بورڈ پر درجہ حرارت دیکھا تو وہ منفی 13 ڈگری سنٹی گریڈ تھا تب میں نے محسوس کیا کے ایئرپورٹ مرکزی طور پر سینٹرلی ہیڈیٹ تھا اور درجہ حرارت تقریباً 25 ڈگری سنٹی گریڈ پر برقرار تھا۔ اسی دوران میں نے ایک ٹیکسی ڈرائیور سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن ڈرائیور اس طرف اشارہ کر رہا تھا کہ اسے انگریزی نہیں آتی ہے۔

میں ابھی پریشان تھا کہ ایک کپل COUPLE میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا کہ مسئلہ کیا ہے؟ آپ پریشان کیوں ہو؟ میں نے ان کو اپنی یونیورسٹی اور متوقع پک اپ سروس کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ بس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہٰذا ٹیکسی میں جانا بہتر ہو گا لیکن پھر انھوں نے کہا کہ آپ کے لئے ٹیکسی سے جانا آسان نہیں کیونکہ آپ یہاں نئے ہیں لہٰذا انہوں نے کہا کہ وہ مجھے یونیورسٹی چھوڑ کے آئیں گے۔ یونیورسٹی ایئرپورٹ سے تقریباً 1 گھنٹہ کی ڈرائیو پر ہے اور پھر وہ سیئول جائیں گے جو یونیورسٹی سے دو گھنٹے کی دوری پر ہے۔ انہوں نے ایک بار پھر مجھ سے پک اپ سروس چیک کرنے کو کہا اور کہا اگر وہاں کوئی نہیں ہوا تو وہ مجھے یونیورسٹی چھوڑ کے آئیں گے۔ جب میں پک اپ سروس چیک کرنے گیا تو وہاں ایک شخص میرا انتظار کر رہا تھا۔ میں اس سے ملا اور اس نے مجھے کہا کہ وہ تمباکو نوشی کرنے گیا تھا۔ میں نے کپل کا شکریہ ادا کیا اور ڈرائیور کے ساتھ کار پارکنگ میں گیا۔ اس دوران میں نے کوریا میں ایک دوست عبد الکریم شاہ (اے کے)،

جو میرا MUET میں بیچ فیلو اور اچھا دوست تھا، میں نے اے کے سے میسینجر پے رابطہ کیا۔ اے کے نے ڈرائیور سے بات چیت کی اور اسے ڈراپ پوائنٹ بتایا۔ میں نے اپنا سامان گاڑی میں رکھا، یہ ہنڈئی کمپنی کی سوناٹا کار اور بائیں ہاتھ کی ڈرائیونگ کار تھی۔ 10 سے 15 منٹ کے بعد ہم مرکزی شاہراہ پر پہنچتے ہیں جو ایئرپورٹ کو انسان ANSAN شہر اسان سے جوڑتی ہے۔ راستے میں میں نے عالیشان عمارتیں اور سسپینشن برج SUSPENSION BRIDE دیکھے، جیسا کہ ہم ہالی ووڈ کی فلموں میں دیکھتے ہیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے میرا خواب سچ ہو گیا ہے۔ میں ڈرائیور سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور وہ بھی مجھ سے بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن ہم زیادہ بات نہیں کر سکے کیونکہ میں کورین نہیں جانتا تھا اور وہ انگریزی۔

ایک گھنٹہ کے بعد ہم ہانیانگ یونیورسٹی کے ڈارمیٹری 3 پہنچ گئے۔ ڈارمیٹری بنیادی طور پر امریکا میں ہاسٹل کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور ہاسٹل یورپ میں استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح امریکا میں ایلیویٹر اور یورپ میں لفٹ استعمال ہوتا ہے۔ کورین امریکی انگریزی کی پیروی کرتے ہیں اور ہم برطانوی انگریزی کی۔ بہرحال جب کار رکی تو میں نے دیکھا کہ عبدالکریم شاہ گیٹ پر میرا انتظار کر رہا ہے۔ برسات ہو رہی تھی، میں گاڑی سے اترا، اے کے سے ملا، اپنا سامان لیا اور ڈرائیور کا شکریہ ادا کیا۔ ڈرائیور نے مجھ سے ایک روپیہ بھی نہیں لیا کیوں کہ گاڑی یونیورسٹی کی طرف سے اسپانسر کی گئی تھی۔ رات کے گیارہ بج چکے تھے۔ ہم اے کے کے کمرے میں گئے۔ میں فریش ہوا اور پھر ہم مسلم کچن گئے۔ وہاں احمد علی شاہ (فارمیسی) اور احمد علی شاہ (نینو) سے ملاقات کی۔ اے کے کڑاہی بنا کر آیا تھا، فارمیسی روٹیاں بنا رہا تھا اور نینو نے چائے بنائی۔ جس رفتار سے فارمیسی روٹی بنا رہا تھا میں نے آج تک اس رفتار سے کسی کو روٹی بناتے نہیں دیکھا تھا۔ بھر حال رات کا کھانا کھایا، چائے پی، دوستوں سے تھوڑی بہت باتیں کیں اور پھر ڈارمیٹری آ کر سو گئے۔

ڈارمیٹری DORMITORY

اے کے اپنی لیب جانے سے پہلے مجھ سے کہہ گیا تھا تم فی الحال آرام کرو، وہ 12 بجے کمرے میں آئے گا، تب تک اٹھ کر تیار ہو جانا، یہ ہفتے کا دن تھا، میں صبح گیارہ بجے اٹھا، نہایا اور تیار ہو گیا۔ اے کے اور فارمیسی 12 بجے کے قریب کمرے میں آئے۔ پہلے ہم ڈارمیٹری کے آفس گئے۔ مجھے ڈارمیٹری آفس کے عملے نے بتایا تھا کہ میرے کمرے کا نمبر 254 ہے اور یہ کہ محمد عمیر خان عرف دادا میرا روم میٹ ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ کمرے کا پاس ورڈ حاصل کرنے کے لئے دادا سے رابطہ کریں اور ٹی بی کی فوری رپورٹ بھی جمع کروائیں۔ ڈارمیٹری میں رہنے کے لئے ہر سیمسٹر میں ٹی بی ٹیسٹ کی رپورٹ جمع کرنا پڑتی ہے۔ جیسے ہی ہم ڈارمیٹری آفس سے باہر نکلے تو اے کے اور فارمیسی زور زور سے ہنسنے لگے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ تمہیں جلد پتہ چل جائے گا۔ جب ہم ناشتے کے لئے مسلم کچن میں داخل ہوئے تو اے کے اور فارمیسی نے سب کو بتایا کیا کہ محمد عمیر خان عرف دادا میرا روم میٹ ہے...بس یہ سن کر سب ہنسنے لگے۔ پھر میں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تب مجھے بتایا گیا کہ دادا کے ساتھ رہنا بہت مشکل ہے۔ وہ روم میٹ کا پاسپورٹ اور اس کے پیسے چرا لیتا ہے۔ لہذا تمہیں جلد سے جلد اپنا کمرہ تبدیل کرنا چاہئے۔ لیکن میں نے اپنا خیال نہیں بدلا اور میں نے دادا کے ساتھ رہنے کا عہد کیا۔

مسلم کچن میں ناشتے کے بعد اے کے اور فارمیسی نے مجھے ہندے آپ HANDEAP کے قریب شاپنگ مال میں چلنے کے لیے کہا جہاں سے انہیں کچھ خریداری کرنی تھی۔ ہندے آپ ہماری یونیورسٹی کے قریب سب وے اسٹیشن کا نام ہے جس کو انگریزی میں HANYANG UNIVERSITY AT ANSAN بھی کہتے ہیں۔ ہم ہندے آپ جانے کے لئے یونیورسٹی کا شٹل لیتے تھے۔ یہ شٹل یا بس ڈائیو DAEWOO کمپنی کی تھی اور یہ طلباء کے لئے مفت تھی۔ میں سوچ رہا تھا کہ یہاں ڈائیو کمپنی کی بس اسٹوڈنٹ شٹل میں چل رہی ہے اور ہمارے ملک میں بیشتر یونیورسٹیز کی بسوں کی زبون حالی سے آپ واقف ہیں۔ اے کے اور فارمیسی نے مجھے باتھ روم کے لئے ایک ٹوکری خریدنے کا مشورہ دیا جس میں دانتوں کا برش، ٹوتھ پیسٹ، صابن اور شیمپو وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔ سامان خریدنے کے بعد ہم واپس ڈارمیٹری آئے اور کمرے کے پاس ورڈ کے لئے دادا سے رابطہ کیا۔ دادا اچھا انسان تھا لیکن اس کا کمرہ بہت بدبودار تھا۔ اس نے مجھے کمرے کا پاس ورڈ دیا اور تھوڑی دیر کے بعد اے کے، فارمیسی اور میں نے میرا سامان روم میں منتقل کر دیا۔ یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ کوریا میں اپنے تین سالوں کے دوران میں نے کبھی کوئی چابی

نہیں رکھی، ہر چیز پاسورڈ پر تھی چاہے وہ کمرہ ہو یا مکان، لیب ہو یا سائیکل، ڈارمیٹری ہو یا یونیورسٹی یا ڈپارٹمنٹ بلڈنگ۔ میں دادا کے ساتھ جتنا عرصہ بھی رہا ہمیشہ پریشان رہا۔ میں اپنا پاسپورٹ سوتے وقت تکیہ کے نیچے، نہاتے وقت بھی ساتھ، اور باہر نکلتے وقت اپنی جیب میں رکھتا تھا۔ کیونکہ کسی نے مجھے بتایا تھا کہ پیسہ اہم نہیں ہے لیکن اگر دادا نے تمہارا پاسپورٹ چوری کر لیا تو تم برباد ہو جاؤ گے۔ کچھ دن بعد ایک واقعہ پیش آیا۔ دادا نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے اے کے کو کمرے کا پاس ورڈ دیا ہے اور اے کے دادا کے اہم سامان اور تحقیقی اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے لئے ہمارے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس لئے میں نے ڈارمیٹری منیجر سے شکایت کی اور اس سے کہا کہ وہ مجھے دوسرے کمرے میں شفٹ کر دے۔ اسی دن مجھے ایک اور کمرہ دیا گیا جس میں ایک کورین میرا روم میٹ تھا۔ کیمپس میں کافی وقت گزارنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ دادا برا نہیں ہے لیکن وہ ایسا ماحول خود پیدا کرتا ہے تاکہ وہ روم میں اکیلا رہ سکے۔ کیمپس میں گزشتہ کچھ سالوں میں دادا کے ساتھ کچھ ایسے واقعات ہوئے تھے اس کی وجہ سے وہ اکیلا رہنا پسند کرتا تھا۔

ڈارمیٹری میں رہتے ہوئے میرے روم میٹ یہ رہے:

پہلا سیمسٹر: ایک کورین

دوسرا سیمسٹر: ڈاکٹر اویس

تیسرا اور چوتھا سیمسٹر: میں فیملی کے ساتھ ایک گھر میں رہا

پانچواں سیمسٹر: اعجاز علی بہر

چھٹا سیمسٹر: محمد عمران

کیمپس میں تین ڈارمیٹریز تھیں۔ ڈارمیٹری 1 اور 2 زیادہ تر کورین طلباء (لڑکے اور لڑکیاں) کے لئے تھیں۔ ڈارمیٹری 1 اور 2 بیس سے زائدہ منزلوں پر مشتمل تھیں۔ ڈارمیٹری 3 پاکستانی اور چینی طلباء کے لئے تھی۔ ڈارمیٹری 3 ایک U-SHAPED عمارت تھی جس میں 5 منزلیں تھیں۔ پہلی منزل پوسٹ پی ایچ ڈی کے لئے تھی جن کے کمروں میں اٹیچ باتھ روم تھے۔ یاد رہے کہ کوریا میں گراؤنڈ فلور پہلی منزل کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پہلی منزل میں ڈارمیٹری مینجمنٹ آفس، ایک ٹی وی ہال، لانڈری اور کپڑے خشک کرنے والی مشین، کپڑے پریس کرنے کا روم اور ایک پرنٹنگ مشین شامل تھی۔ تمام مشینیں 500 وون کے سکے پر چلتی تھیں، اس میں پرنٹنگ مشینوں سے لے کر واشنگ مشینیں اور کپڑے خشک کرنے والی مشینیں شامل تھیں۔

دوسری اور تیسری منزل کا بایاں سائیڈ پاکستانی طلبا کے لئے تھا اور باقی عمارت زیادہ تر چینی طلباء کے لئے تھی۔ ہر کمرے میں دو بیڈ، دو الماریاں، 2 ٹیبلز اور کرسی سیٹ، 2 بریکٹ فین، سنٹرلی کنٹرول ہیٹنگ اینڈ کولنگ سسٹم، ایک ڈسٹ بن اور ایک چھوٹا لاؤڈ اسپیکر تھا جو عام طور پر اہم اعلانات کے لئے استعمال ہوتا تھا۔ دوسری منزل پر مسلم طلبا کے لئے ایک مسجد بھی تھی۔ دوسری اور تیسری منزل پر مسلم طلبا کے لئے شاور روم کے خصوصی کمرے تھے۔ میں خصوصی شاور روم اس لئے کہہ رہا ہوں کیوں کہ ہمارے شاور روم میں پردے لگائے گئے تھے جبکہ کورین اور چینی شاور رومز میں دروازے یا پردے نہیں ہوتے۔ کوریا میں ایک ہی جنس (مرد ہوں یا عورت) بغیر پردے کے نہاتے تھے۔ ہمارے مذہب اور ثقافت کی وجہ سے انتظامیہ نے ہمارے شاور روم کے باہر پردے لگائے تھے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہمارے بیت الخلاء دوسروں سے مختلف تھے کیونکہ ہمارے بیت الخلاء میں پانی فراہم کرنے کے لئے BIDET موجود تھے۔ تاہم کورین اور چینی بیت الخلاء میں ٹشو پیپر استعمال کرتے تھے۔

ڈارمیٹری 1 اور 2 میں ریسٹورنٹ، کنٹین، جم، اے ٹی ایم مشینیں، شاپنگ اسٹورز جیسے جی ایس 25 GS25 اور سیون ایلیون SEVEN ELEVEN تھے۔ جی ایس 25 اور سیون ایلیون اسٹور کوریا میں ہر جگہ دستیاب ہیں جہاں پانی، جوس، کولڈ ڈرنکس، پھل اور روزمرہ استعمال کے لئے درکار ہر چیز موجود ہوتی ہے۔ تاہم ڈارمیٹری 3 میں ایسی سہولیات میسر نہیں تھیں۔ مسلمان طلباء (لڑکے اور لڑکیاں)، جو کورین یا چینی کھانا نہیں کھا سکتے تھے، ان کے لئے ایک ہال دیا گیا تھا، جسے مسلم کچن کہا جاتا ہے۔ ڈارمیٹری میں سائیکل اسٹینڈ، باسکٹ بال گراؤنڈ اور فٹ بال گراؤنڈ بھی تھا جس میں ہم عام طور پر کرکٹ کھیلتے تھے۔

مسلم کچن

مسلم طلباء (لڑکے اور لڑکیاں) جو کورین یا چینی کھانا نہیں کھا سکتے ان کے لئے مسلم کچن دیا گیا تھا جہاں وہ حلال کھانا پکا اور کھا سکتے تھے۔ کچن کا رقبہ تقریباً 1000 مربع فٹ تھا۔ کچن میں 100 کے قریب پاکستانی ممبر تھے۔ دوسرے ممالک جیسے ہندوستان، بنگلہ دیش، ایران، ملائیشیا، انڈونیشیا، مصر اور ازبکستان کے طلباء بھی مسلم کچن کے ممبر تھے۔ اگرچہ یہ ایک ہال تھا لیکن اس کے دو حصے تھے۔ ایک حصہ کھانا پکانے کے لئے استعمال ہوتا تھا جس میں چولہے، اوون، برتن اور مصالحے رکھنے کے لیے لئے جگہ تھی۔ جبکہ دوسرے حصے میں فرج اور ٹی وی تھا اور یہی حصہ بیٹھنے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔

مسلم کچن میں تقریباً 50 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی اور کچن کے باہر 100 افراد کے بیٹھنے کی گنجائش تھی۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے کچن کا تمام فرنیچر جیسے ٹیبلز اور کرسیاں اور فرج، چولہے، اوون اور ایک ٹیلی ویژن فراہم کیا تھا۔ کچن کو کنٹرول کرنے کے لئے کچن مینجمنٹ کمیٹی (KMT) نامی ایک ٹیم تھی۔ کے ایم ٹی کی ذمہ داریوں میں کچن کے برتن خریدنا اور برتنوں کی صفائی شامل تھی۔ برتن تمام لوگوں کے لئے عام تھے جبکہ مصالحے اور کھانا ذاتی تھا۔ کے ایم ٹی برتنوں کی صفائی اور خریداری کے لئے استعمال ہونے والی رقم ہر سیمسٹر جمع کرتی تھی۔

کچن کی صفائی ہفتہ وار اور سال میں دوبار کی جاتی تھی جسے گرینڈ کلیننگ کہا جاتا ہے۔ ہفتہ وار صفائی پر دو اور گرینڈ صفائی میں 30 افراد کام کرتے تھے۔ کے ایم ٹی کچن میں لوگوں کے گروپ بھی بناتی تھی تاکہ ہر ایک کو کوکنگ کرنے میں آسانی ہو جائے اور ساتھ ہی کسی کی پڑھائی بھی متاثر نہ ہو۔ ہر گروپ میں عام طور پر تین سے دس ممبر ہوتے تھے۔ گروپ میں ہر ایک کے کام طے تھے۔ جیسے ایک شخص خریداری کا ذمہ دار تھا، ایک سبزیاں یا گوشت کاٹنے کا، کوئی کھانے پکانے کا تو کوئی برتن دھونے کا۔ میرا پہلا گروپ سید صابر حسین شاہ بخاری (بخاری) اور جواد سریوال کے ساتھ تھا۔ میں اور جواد سامان خریدتے، اس کے ساتھ گوشت اور سبزیاں بھی کاٹتے، بخاری صرف سالن اور چائے بناتا۔ پھر ہم دونوں برتن بھی صاف کرتے تھے۔ ہمارا کچن گروپ تقریباً ایک سال جاری رہا۔

ہر ایک مختلف اوقات میں کچن میں جاتا۔ مثال کے طور پر ہم ارلی برڈز EARLY BIRDS تھے کیونکہ ہم صبح 8 بجے ناشتہ کرتے تھے۔ کچھ لوگ کوریںز کی طرح دوپہر 12 بجے سے 1 بجے تک دوپہر کا کھانا کھاتے

تھے۔ رات کے کھانے کا وقت شام 6 سے 7 بجے تک تھا جبکہ کچھ لوگ رات گئے کچن میں رات کا کھانا کھانے آتے تھے۔

زیادہ تر لوگ اتوار کے دن کھانا پکاتے تھے اور اسے ایک ہفتہ چلاتے تھے۔ اکثر لوگ ناشتہ انڈوں سے کرتے تھے۔ دوپہر اور رات کے کھانے میں سالن استعمال کرتے تھے۔ کچھ لوگ زیادہ تر دال پکاتے تھے جبکہ دوسرے مرغی یا بکرے کا گوشت پکایا کرتے تھے۔ اگر کوئی دال پکاتا تو سارا ہفتہ اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا تھا، اور اگر کسی نے گوشت پکایا تو وہ بڑی مشکل سے ایک یا دو دن چلتا تھا۔ کچن میں ایک دوسرے کا کھانا اٹھا کر کھانے کا ایک بڑا رواج تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کچن میں بکرے کا گوشت بہت قیمتی تھا، دوسری سب سے قیمتی چیز چائے کی پتی تھی۔ چائے کی پتی کی قیمت تقریباً 8000 وون تھی، لیکن اگر کوئی اسے کچن میں رکھتا تو یقیناً ختم ہی پاتا۔ کچن کے مشہور پکوانوں میں کڑھائی، دم پخت اور بریانی شامل تھے۔ پیر سے جمعہ تک لوگ اپنے پکے پکائے سالن کھاتے۔ تاہم ہفتے کے روز زیادہ تر لوگ باہر چلے جاتے تھے اور اتوار کے روز دوبارہ کھانا پکاتے تھے۔

ٹیلی ویژن کچن میں ایک بہت ہی اہم تفریح تھا۔ لوگ ناشتے میں خبریں سنتے تھے، کچھ دوپہر میں نئے ہندوستانی گانے سنتے تھے، کچھ 1990 کی دہائی کے پرانے ہندوستانی گانے سنتے تھے اور کچھ پرانی فلمیں دیکھتے تھے۔ یہی معمول رات کے کھانے پر بھی ہوتا تھا۔ رات والا گروپ انگریزی گانے سنتا تھا اور انگریزی فلمیں دیکھتے تھے۔ اس گروپ نے ٹیلیویژن اور اینڈرائیڈ ڈیوائسز کو آپس میں کنیکٹ کیا ہوا تھا جسے وہ مختلف آن لائن گیمز کھیلنے کیلئے استعمال کرتے تھے۔

مجموعی طور پر کچن کھانے، پینے، بات کرنے اور دماغ کو ریلکس کرنے کی ایک جگہ تھی۔ کچن ہمیشہ قہقہوں سے گونجتا تھا۔ لوگ کچن میں ذاتی زندگی اور تحقیقی امور پر سینئرز سے مشورہ کرتے تھے۔ کچن میں بہت پروگرام ہوا کرتے تھے جیسے کہ یوم آزادی کی تقریبات سے لے کر الوداعی تقریبات تک، عید سے لے کر ہر مذہبی اجتماع تک۔ ہم خود بڑے اجتماعات کے لئے کھانا پکاتے تھے۔ کچن میں کچھ ماسٹر شیف تھے جو ہر بڑے اجتماع کے لئے سب کچھ پکایا کرتے تھے۔ ہمارے سینئرز جیسے جنید امتیاز، علی احمد انصاری، عمر سلمان، وحید ارباب اور داؤد ادریس کھانا پکانے کے ماہر تھے۔ تھوڑے عرصے میں میں بھی ان میں سے ایک بن گیا اور میرے ذمے چائے بنانے کا کام تھا۔ پہلے مجھے تھوڑی بہت کوکنگ آتی تھی لیکن مسلم کچن نے مجھے شیف

بنا دیا۔ یونیورسٹی کی انتظامیہ ہم پاکستانیوں سے ہمیشہ ناراض رہتی تھی کیونکہ پاکستانی کچن کو کورین معیار کے مطابق صاف نہیں رکھتے تھے۔

ہانیانگ یونیورسٹی (ایریکا کیمپس)

ہانیانگ یونیورسٹی کوریا کی معروف نجی انجینئرنگ ریسرچ یونیورسٹیوں میں سے ایک ہے۔ اس یونیورسٹی کی بنیاد 1939 میں رکھی گئی تھی۔ ہانیانگ یونیورسٹی کی علامت ایک شیر ہے۔ یونیورسٹی کا مرکزی کیمپس سیئول میں ہے، اور یونیورسٹی کا ایک کیمپس گیونگی صوبے کے انسان شہر میں واقع ہے۔ یہ کیمپس سیئول سے تقریباً 40 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ کیمپس انسان شہر کے سادونگ انتظامی یونٹ میں واقع ہے۔ کوریا کے بہت سے صوبے ہیں، ہر صوبے میں کئی شہر ہیں، ہر شہر میں کئی اضلاع ہوتے ہیں (جسے "گو" کہا جاتا ہے) اور ہر ضلع میں متعدد انتظامی یونٹ ہوتے ہیں (جسے "دونگ" کہا جاتا ہے)۔ جیسا کہ گیونگی صوبہ ہے، انسان شہر ہے، سنگنا گو ضلع ہے اور سادونگ انتظامی یونٹ ہے.

ہانیانگ یونیورسٹی کا یہ کیمپس EDUCATION RESEARCH INDUSTRY CLUSTER AT ANSAN CAMPUS یا ERICA CAMPUS ایریکا کیمپس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایریکا کیمپس میں ایجوکیشن ریسرچ انڈسٹری کلسٹر ہے۔ ایریکا کیمپس میں 9 کالج اور 42 ڈپارٹمنٹس ہیں۔ کیمپس میں 3 گیٹ (مین گیٹ، ایسٹ گیٹ اور ویسٹ گیٹ) ہیں۔ مین گیٹ در حقیقت کوئی گیٹ نہیں ہے بلکہ صرف نام ہے جو یہ پیغام دیتا ہے کہ تعلیم سب کے لئے ہے، یہ گیٹ در حقیقت کیمپس میں داخل ہونے کا ایک خوبصورت راستہ ہے۔

کیمپس کی مرکزی عمارتیں یہ ہیں:

- انتظامی بلڈنگ
- انجینئرنگ بلڈنگز 1 سے 5
- سائنس اور ٹیکنالوجی بلڈنگ
- بزنس اسکول بلڈنگ
- دفتر برائے بین الاقوامی امور بلڈنگ
- طلباء کی فلاح و بہبود کی بلڈنگ
- ڈارمیٹری
- اسپورٹس کمپلیکس

- جم
- گیسٹ ہاؤس
- بینک
- ریسٹورنٹس
- کیفے ٹیریاز
- گراؤنڈز (فٹ بال، ٹینس، بیس بال)

کیمپس میں درج ذیل پروگراموں میں بیچلرز، ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی پیش کش کی جاتی ہے۔

- انجینئرنگ
- فارمیسی
- کمپیوٹر
- کاروبار اور انتظام
- آرٹس
- جنرل سائنس

انجینئرنگ بلڈنگز میں درج ذیل پروگرام بیچلرز، ماسٹرز، اور پی ایچ ڈی کے لئے پیش کش کی جاتی ہے۔

- انجینئرنگ بلڈنگ 1: کمپیوٹر اور روبوٹکس انجینئرنگ
- انجینئرنگ بلڈنگ 2: سول انجینئرنگ
- انجینئرنگ بلڈنگ 3: الیکٹریکل اور الیکٹرانکس انجینئرنگ
- انجینئرنگ بلڈنگ 4: الیکٹریکل اور الیکٹرانکس انجینئرنگ
- انجینئرنگ بلڈنگ 5: مکینیکل، کیمیکل، مٹیریل، انڈسٹریل اور میکاٹرونکس انجینئرنگ

زیادہ تر پاکستانی انجینئرنگ بلڈنگ 4 اور 5 میں تھے۔ انجینئرنگ بلڈنگ 5 میں ایک مسجد اور مسلمانوں کے لئے خصوصی بیت الخلاء تھے۔ میری لیب بھی انجینئرنگ بلڈنگ 5 میں تھی۔ انجینئرنگ بلڈنگ 5 کے تیسرے فلور پر ایک ہال تھا جو کھانے پینے اور گپ شپ کے لیے مختص تھا۔ جب ہم کام کر کر کے تھک جاتے تھے تو اس

ہال میں آ کر گپ شپ لگاتے۔ ہم دوستوں کی چھوٹی موٹی میٹنگز بھی اسی ہال میں کرتے تھے۔ میں اپنے دوستوں جیسے محمد عمران، عمران احمد، اعجاز کے ساتھ یہی بیٹھ کے گپ شپ کر تا تھا۔

ٹیمپ لیب TEMP LAB

پیر 29 فروری 2016 کے دن میں نے اے کے کے ساتھ ناشتہ کیا اور پھر وہ مجھے تھرمل انجینئرنگ اینڈ میٹیریل پراسیسنگ لیبارٹری (ٹیمپ لیب TEMP LAB) لے گیا۔ ٹیمپ لیب انجینئرنگ بلڈنگ 5 کی دوسری منزل پر ہے۔ یہ لیب 1992 میں قائم کی گئی تھی۔ پروفیسر وو سن کم (PROF.WOO SEUNG KIM) لیب کے انچارج ہیں۔

پروفیسر وو سن 06 جون 1959 کو سیئول میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ہاینانگ یونیورسٹی سے بیچلرز اور ماسٹرز کیا۔ پروفیسر کم نے امریکہ کی نارتھ کیرولینا یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پروفیسر کم مکینیکل انجینئرنگ کے شعبے میں پروفیسر ہیں، اس وقت وہ یونیورسٹی میں صنعتی مواصلات کے ڈائریکٹر بھی تھے۔ کچھ عرصے بعد پروفیسر ہانیانگ یونیورسٹی کے نائب صدر اور پھر صدر بنے۔ پروفیسر چند کتابوں اور سینکڑوں تحقیقی اشاعتوں کے مصنف ہیں۔

ٹیمپ لیب میں درج ذیل شعبوں کی ریسرچ کی جارہی تھی۔

- MODELLING AND ANALYSIS OF THERMAL SYSTEMS
- DESALINATION
- CARBON CAPTURE
- BIO GASIFICATION

اس وقت ٹیمپ لیب میں دو پاکستانی اور پانچ کورین طالب علم تھے۔

- بیک چولو (کورین)
- ام بے کیو (لیب چیف) (کورین)
- جیون وو جن (کورین)
- محمد واجد سلیم (فیصل آباد، پنجاب، پاکستان)
- اسد اللہ (فاٹا، پاکستان)
- ام چنجنگ (کورین)

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ کوریا میں ذات پات کا نظام بہت عام ہے۔ کورین نام سے پہلے ذات کا نام لکھتے ہیں۔ جیسا کہ میرے پروفیسر کی ذات کم تھی، کورین لیب میٹس کی ذات بَیک، ام اور جیون تھی۔ سب سے زیادہ عام اعلی کورین ذاتوں میں کم KIM،لی LEE اور پارک PARK ہیں۔ جیسا کہ کم جونگ ان جو کہ نارتھ کوریا کا وزیر اعظم ہے اس کی ذات بھی کم ہے۔

جب میں لیب میں داخل ہوا تو پہلے پاکستانی لیب میٹس سے ملا کیونکہ وہ دروازے کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے مجھے لیب چیف اور دوسرے کورین لیب میٹس سے متعارف کرایا۔ لیب چیف نے لینڈ لائن پر پروفیسر کو کال کی اور انھیں میری آمد کے بارے میں بتایا۔ پروفیسر نے ایک گھنٹے بعد ملنے کو کہا۔ لیب میں کچھ وقت گزارنے کے بعد میں اور لیب چیف پروفیسر کے دفتر گئے۔ پروفیسر کا دفتر ایک دوسری عمارت میں تھا۔ پروفیسر نے مجھے کوریا آنے اور لیبارٹری میں شامل ہونے کا خیر مقدم کیا، انہوں نے مجھے سخت محنت کرنے اور بہت سے ریسرچ پیپرز RESEARCH PAPERS شائع کرنے کا کہا۔ پروفیسر نے لیب کے چیف سے کہا کہ وہ ایک کمپیوٹر اور کچھ کتابیں مجھے دے دے۔ پروفیسر نے لیب کے چیف سے یہ بھی کہا کہ وہ یونیورسٹی کی تمام ضروریات کو پورا کرنے میں میری مدد کریں۔

پروفیسر سے ملاقات کے بعد ہم مکینیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے اسٹاف آفس گئے۔ لیب چیف نے مجھے عملے سے متعارف کرایا، انہوں نے مجھے ایک اسٹوڈنٹ کارڈ مہیا کیا جو یونیورسٹی کی تمام عمارتوں کو کھولنے، لائبریری سے کتابیں نکالنے اور ٹرانسپورٹیشن کارڈ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے مجھے یونیورسٹی رول نمبر، ای میل آئی ڈی اور پاس ورڈ بھی دیا۔ میرا رول نمبر 2016207449 تھا۔ یونیورسٹی کی ای میل آئی ڈی اور پاس ورڈ یونیورسٹی کے آن لائن پورٹل کے لئے تھا۔ پورٹل کے ذریعے سیمسٹر کورسز کا انتخاب کیا جاسکتا ہے، تمام مضامین کے لیکچر نوٹس ڈاؤن لوڈ کیے جا سکتے ہیں اور انرولمنٹ سرٹیفکیٹ سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تک پرنٹ کرسکتے ہیں۔

اس کے بعد لیب چیف نے مجھے لیب کا پاس ورڈ اور کچھ کتابیں دیں۔ اس نے مجھے تین ماہ میں کتابیں پڑھنے اور فورٹران FORTRAN سیکھنے کا کہا۔ اس نے کہا جب میں یہ سب کچھ کرلوں گا تو پھر پروفیسر آپ کو تحقیق / ریسرچ شروع کرنے کی اجازت دے گا۔ یہاں یہ بتانا لازمی ہے کہ یہ سارے کام کلاس لینے کے بعد جو ٹائم بچتا تھا اس میں کرنے پڑتے تھے۔ پیر سے جمعہ تک ہماری لیب کا وقت صبح 9 بجے سے رات 10 بجے تک تھا۔ دوپہر کے کھانے کا وقفہ دوپہر 12 بجے سے 1 بجے تک اور رات کے کھانے کا وقفہ شام 6 سے 7 بجے تک

تھا۔ ہفتہ کو لیب کا وقت صبح 9 بجے سے دوپہر 12 بجے تک تھا۔ اس کے بعد ہم ویکینڈ کو انجوائے کر سکتے تھے. ویکینڈ کی خوشی کا اصل احساس کوریا میں محسوس کیا گیا۔ ایک ہفتے کے کام کے بعد آرام کرنا اور گھومنے پھرنے کا الگ ہی مزہ تھا۔ گھومنے کے لئے بہت ساری جگہیں تھیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لیتی تھیں۔ سہولیات کی وجہ سے گھومنا پھرنا بہت آسان تھا۔ بہرحال لیب چیف نے مجھے سی پی یو، ایل سی ڈی، کی بورڈ اور ماؤس دیا۔ اس نے مجھے ونڈوز اور دیگر سافٹ ویئر انسٹال کرنے کے لئے کہا۔ کمپیوٹر سیٹ کرنا میرے لئے بہت مشکل تھا کیونکہ میں موٹا ہو چکا تھا۔ کمپیوٹر سیٹ کرنے کے لئے میں ٹیبل کے نیچے نہیں جا سکتا تھا۔ پاکستانی لیب میٹ مجھے اس صورتحال میں دیکھ کر ہنستے تھے۔ بڑی مشکل سے میں نے کمپیوٹر سیٹ کیا لیکن انسٹالیشن بہت مشکل تھی۔ لیب میٹ نے مجھے بتایا کہ مجھے پہلے لائبریری سے سی ڈی لینا چاہئے اور پھر انسٹالیشن کرنی چاہئے۔ مجھے انسٹالیشن میں جنید اقبال (جو عام طور پر امیر صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے) کی بہت مدد ملی۔ جنید اقبال کا تعلق سکھر سے تھا اور وہ ایک کمپیوٹر جینیئس GENIUS تھا۔ اس عمل کے دوران میں نے محسوس کیا کہ یہاں ہر کام مجھے خود ہی کرنا ہے۔ پاکستان میرے دفتر میں دو نائب قاصد اور کچھ اسسٹنٹ تھے اس لیے ابتدا میں یہ سب کرنا یہاں بہت مشکل تھا۔

پروفیسر ہفتے میں ایک بار ہم سے میٹنگ کرتے تھے۔ جس میں ہم گذشتہ ہفتے کی کارکردگی، اس ہفتے کی پیشرفت، اور اگلے ہفتے کے منصوبے پر بریفنگ دیتے تھے۔ میں نے یہ محسوس کیا کہ اس ہفتہ وار میٹنگ کی وجہ سے ہمیں وقت پر کام مکمل کرنے میں بہت مدد ملی۔ سال میں ایک بار پروفیسر ہمیں ہائکنگ HIKING پر لے جاتا۔ ہائکنگ ہمارے پروفیسر کا جنون تھا۔ ہائکنگ پہاڑوں پر چڑھنے کا نام ہے۔ پہاڑوں پر چڑھنا غیر معمولی ہے۔ ہائکنگ کے بعد ہم ایک ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا کرتے تھے۔ جب میں پہلی بار ھائکنگ کے لئے گیا تو میں پہاڑ پر اوپر جانے سے قاصر تھا۔ پروفیسر اور لیب میٹس اوپر پہنچ گئے لیکن میں بہت پیچھے تھا۔ پروفیسر نے سب کو بتایا کہ مجیب یہاں نہیں آسکے گا۔ لیکن جب میں بڑی مشکل سے اوپر پہنچا تو پروفیسر نے مجھے شاباش دی اور کہا کہ تم کر سکتے ہو۔

کوریا میں رہتے ہوئے میں نے اپنا زیادہ تر وقت لیب میں گزارا۔ ہم دن میں 10 سے 12 گھنٹے لیب میں کام کرتے تھے۔ لیب میں پرنٹنگ کی تمام تر سہولیات مفت تھیں۔ ہمارے پاس لیب میں فریج اور اوون بھی تھا اور آرام کے لئے ایک بستر بھی۔ ریسرچ کے بعد اگر سر درد ہوتا تو ہمارے ہاں چائے بنانے کا بھی انتظام تھا۔ لیب میں گرین ٹی اور کافی مفت دستیاب تھی۔

کوریامیں رہنے کے لئے اہم دستاویز

کسی بھی ملک میں آنے کے بعد کچھ اہم دستاویزات ضروری ہوتے ہیں، مجھے کوریا پہنچنے کے بعد مندرجہ ذیل دستاویزات کی ضرورت پڑی:

رجسٹریشن کارڈ:

کوریامیں زیادہ وقت گزارنے والے افراد کو جلد سے جلد اپنا رجسٹریشن کارڈ حاصل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ رجسٹریشن کارڈ جو کہ پاکستان میں نیشنل آئیڈنٹٹی (این آئی سی NIC) کارڈ یا قومی شناختی کارڈ کے نام سے جانا جاتا ہے، اسی طرح کوریامیں ایلین رجسٹریشن کارڈ (اے آر سی ARC) کارڈ ہوتا ہے۔ ایلین کارڈ سیل فون، سم، انٹرنیٹ اور بینکنگ کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ ایلین لفظ اشارہ کرتا ہے کہ ہم کوریا کا حصہ نہیں ہیں جیسا کہ اکثر ہالی ووڈ HOLLYWOOD کی فلموں میں دیکھا جاسکتا ہے ایلین ایک خاص مخلوق کو کہا جاتا ہے جو کسی دوسرے سیارے سے آتی ہے۔ آج کل جب میں یہ سفر نامہ لکھ رہا ہوں تو کچھ غیر ملکی اور خاص طور پر کچھ پاکستانی، جن میں سر فہرست زاہد حسین اور ڈاکٹر امان اللہ ہیں، یہ کوشش کر رہے ہیں کہ ایلین کارڈ کا نام تبدیل کر کے فارنر رجسٹریشن کارڈ یا غیر ملکی رجسٹریشن کارڈ رکھا جائے۔

ایلین کارڈ کے لئے پہلے ہمیں ایک سرکاری ویب سائٹ پر ایک تاریخ اور وقت بک کرنا پڑتا ہے۔ پھر اس تاریخ اور وقت پے مطلوبہ دستاویزات کے ساتھ امیگریشن آفیس جانا پڑتا ہے۔ مطلوبہ دستاویزات کی فہرست یہ ہے:

1. یونیورسٹی میں داخلہ کا سرٹیفکیٹ
2. یونیورسٹی کی جانب سے وظیفے کا سرٹیفکیٹ
3. ٹی بی ٹیسٹ رپورٹ
4. ڈارمیٹری مینیجر سے رہائشی سرٹیفکیٹ
5. پاسپورٹ
6. ویزا کی کاپی
7. سفید پس منظر کے ساتھ فوٹو گراف
8. 30000 وون فیس

9. درخواست فارم

جب میں پہلی بار امیگریشن آفس گیا تو مجھے یہ جان کر حیرت ہوئی کہ ان کے پاس میرے کوریا آنے سے لے کر اب تک کی ساری تفصیلات موجود تھیں۔ کوریا میں رہنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ امیگریشن آفس کو کسی بھی چیز میں تبدیلی جیسے سیل نمبر میں تبدیلی اور گھر کے پتے میں تبدیلی سے آگاہ کریں نہیں تو آپ کو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑے گا۔

بینک اکاؤنٹ:

دوسری اہم چیز بینک اکاؤنٹ کھلوانا تھا تاکہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن (ایچ ای سی) ہمارے اس اکاؤنٹ میں پیسے بھیج سکے وہاں کی کچھ خاص بینکوں کے نام یہ ہیں:

- CENTRAL BANK
- BANK OF KOREA
- KOREA DEVELOPMENT BANK
- INDUSTRIAL BANK OF KOREA
- NONGHYUP BANK
- CITIBANK KOREA
- KEB HANA BANK
- KB KOOKMIN BANK
- STANDARD CHARTERED
- SHINHAN BANK
- WOORI FINANCIAL GROUP
- WOORI BANK

میں نے اپنی یونیورسٹی میں موجود شنھان بینک میں اکاؤنٹ کھلوایا، وہاں اکاؤنٹ کھلوانا آسان بھی تھا اور اس کی دیکھ بھال بھی آسان تھی۔ وہاں اے ٹی ایم مشین سے پیسے نکلوائے جاسکتے تھے اور جمع بھی کروائے جاسکتے تھے۔ میں نے وہاں ایک ایسی بھی مشین دیکھی جو سکوں کو گن کر ان کے علیحدہ علیحدہ بنڈل بنا کر دیتی تھی۔

- انشورنس:

کوریا میں رہنے کیلئے انشورنس بھی ضروری ہے کیوں کہ اس ملک میں علاج و معالجہ بہت مہنگا ہے، اکیلے بندے کیلئے انشورنس کی سالانہ فیس 100000 وون ہے جبکہ خاندان کی انشورنس فیس ماہانہ 50000 وون ہے۔

- میڈیکل رپورٹ

کسی بھی ملک میں آنے کے بعد کچھ میڈیکل رپورٹ بھی کروائی جاتی ہیں۔ کوریا آنے کے بعد ہمیں ہر چھ ماہ کے بعد ٹی بی کی ٹیسٹ کروانی پڑتی تھی۔

- سم کارڈ

سم کارڈ خریدنے کا سب سے آسان طریقہ ہے آن لائن خرید نا۔ لیکن آف لائن خریداری کیلئے ایئرپورٹ یا شہر میں موبائل سروس فراہم کرنے والے اداروں کی شاپش سے خریدا جاسکتا ہے کوریا میں موبائل سروس فراہم کرنے والی کمپنیز کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

- KT (KOREA TELECOM) OLLEH
- SKT
- LG U+

نصابی سرگرمیاں

7 مارچ 2016 سے میری کلاسز کا آغاز ہوا۔ میں نے پہلے سمیسٹر میں چار مضامین کا انتخاب کیا۔ تین اساتذہ کورین پروفیسر تھے اور ایک بنگلہ دیشی پروفیسر تھا۔ مجھے بنگلہ دیشی پروفیسر کی کلاس میں میرا پہلا دن یاد ہے۔ جب میں اپنے دو پاکستانی لیب میٹس کے ساتھ کلاس میں داخل ہوا تو کوریئنز نے مجھے حیرت سے دیکھا کیونکہ میں بہت موٹا تھا۔ میرے ایک پاکستانی لیب میٹ واجد سلیم نے مجھے بتایا کہ کورین اس بارے میں بات کر رہے ہیں کہ تم موٹے ہو۔ لیکن کوریا میں تین سال میں میں نے کبھی کوریئنز کو ایک دوسرے کے بارے میں بات کرتے نہیں سنا۔ بحر حال کلاس میں میرے علاوہ تمام لوگ فٹ اور پتلے تھے۔ میں واقعی میں کلاس میں ایک طالب علم کی طرح نہیں بلکہ ایک استاد کی طرح لگ رہا تھا۔ مجھے اپنے ابتدائی دن یاد ہیں جب میں انجینئرنگ بلڈنگ 5 میں داخل ہوتا تھا تو بہت سے طلباء مجھے ہیلو پروفیسر کہتے تھے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ میں ایک عام طالب علم نہیں لگتا تھا۔ اس دن سے میں نے باقاعدگی سے جم جانا شروع کیا۔ میں نے اپنا وزن ایک سال میں 105 کلو گرام سے کم کر کے 83 کلو گرام کیا۔ کیمپس کے دوست اور جب میں پاکستان واپس آیا تو ہر کوئی میری فٹنس دیکھ کر حیران رہ گیا۔

میری پی ایچ ڈی کے دوران پہلا سمیسٹر سب سے مشکل سمیسٹر تھا۔ ایک سبجیکٹ جس کا نام NUMERICAL ANALYSIS FOR PARTIAL DIFFERENTIAL EQUATJNON تھا ہمیں ایسا لگا کہ اس نے ہمیں پریشان کر کے رکھ دیا۔ سبجیکٹ اتنا مشکل تھا کہ مجھے لگتا تھا اگر میں نے یہ سبجیکٹ پاس کر لیا تو پی ایچ ڈی کر ہی لوں گا۔ ایک اور دلچسپ مضمون جو میں نے پہلے سمیسٹر میں پڑھا وہ تھاTURBULENCE MODELING یہ ایک بہت ہی نیا سبجیکٹ تھا۔ میرے علم میں اس وقت پاکستان میں کوئی یونیورسٹی نہیں تھی جو اس سبجیکٹ کی پیش کش کر رہی ہو۔ یہ ایک بہت ہی مشکل سبجیکٹ تھا لیکن پروفیسر اچھے تھے لہذا ہم اس سے زیادہ پریشان نہیں تھے۔ دوسرے سمیسٹر میں MICRO ELECTRO MECHANICAL SYSTEMS نامی ایک سبجیکٹ بھی بہت مفید تھا۔ میری کلاسز چوتھے سمیسٹر تک جاری رہیں۔ ہر ایک سبجیکٹ کی اپنی اہمیت تھی لیکن میں انگریزی میں ریسرچ پیپر پبلشنگ اینڈ ریسرچ اخلاقیات کے عنوان سے ایک سبجیکٹ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سبجیکٹ سیئول کیمپس میں ایک فرانسیسی پروفیسر نے ہمیں پڑھایا، پروفیسر کا نام ایڈم ٹرنر تھا۔ پروفیسر ٹرنر پہلے پروفیسر تھے جنہوں نے ہمیں لرننگ مینجمنٹ سسٹم (ایل ایم ایس LMS) سے متعارف کرایا۔ ہم نے اپنے

تیسرے سیمسٹر یعنی کہ مارچ 2017 میں ایل ایم ایس کا استعمال کیا۔ پروفیسر نے کینوس CANVAS کو بطور ایل ایم ایس استعمال کیا۔ آج کل کورونا وائرس کی وجہ سے اور گھر پہ رہنے کی وجہ سے یہ سفرنامہ بھی لکھ رہا ہوں اور آن لائن کلاسز بھی لے رہا ہوں۔ اس وقت لاک ڈاؤن کی وجہ سے ہم بھی آن لائن کلاسز ایل ایم ایس کے ذریعہ لے رہے ہیں جو وقت کا تقاضا ہے۔ لیکن پروفیسر ٹرنر نے تین سال قبل ایسے سافٹ ویئر کا استعمال کیا تھا جو وقت کی ضرورت نہیں تھی لیکن ان کے سکھانے کا شوق تھا۔ بہر حال پروفیسر ٹرنر نے انگریزی گرامر، انگریزی میں تحقیقی مقالے لکھنے اور شائع کرنے کے گر سکھائے۔ ہم ہر سیمسٹر میں سیفٹی SAFETY کورس بھی کرتے تھے۔

ان مضامین کے علاوہ ہر سیمسٹر کی چھٹیوں میں کورین کلاسز یونیورسٹی کی طرف سے ہمارے لئے مفت میں منعقد کی جاتی تھیں تاکہ ہم روزمرہ کے معاملات میں کورین زبان بول سکیں۔

کوریا میں آپ کلاس میں کچھ بھی پہن کے آسکتے ہیں، آپ کھانے کے لئے کچھ بھی لاسکتے ہیں، بیئر کے علاوہ آپ پینے کے لئے کچھ بھی لاسکتے ہیں اور آپ موبائل بھی استعمال کرسکتے ہیں۔ اس پر کوئی کچھ نہیں کہے گا۔ لیکن آپ کو کلاس میں شور مچانے کی اجازت نہیں ہے۔ میں اپنے تجربات اور احساسات کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا کہ کورین طلباء اپنے پروفیسرز کا کتنا احترام کرتے ہیں۔ میرے پاس اس کے لئے واقعی کوئی الفاظ نہیں ہیں۔ اور بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اساتذہ اور پروفیسرز کی اتنی عزت نہیں کی جاتی ہے۔ کورین طلباء پروفیسرز سے زیادہ سوالات نہیں پوچھتے تھے، اس کی وجہ شرم نہیں بلکہ عزت تھی۔ دوسرے غیر ملکی طلبا پروفیسرز سے سوالات پوچھتے تھے۔ ایک اہم بات جو میں آپ کو بتاتا ہوں وہ یہ ہے کہ بیشتر کورین طلبا تعلیمی سرگرمیوں میں دوسرے طلبا کے لئے مددگار نہیں تھے۔ جبکہ دوسرے غیر ملکی طلباء جیسے یورپین اور چینی دوسرے طلبا کے لئے بہت مددگار ہوتے تھے۔

کلاسوں کے دوران میں نے بہت سے غیر ملکی دوست بنائے۔ ان میں سے شنگ جنگ منگ میرا بہت اچھا دوست تھا۔ وہ ایک چینی تھا اور اس کے والد چین میں ایک بہت بڑے بزنس مین تھے۔ وہ بہت اچھا انسان تھا۔ اس نے کلاس کے دوران مجھے پریشان دیکھنے پر میری مدد کرنا شروع کی اور یوں ہم دوست ہوگئے۔ اس نے میرے ساتھ تین سیمسٹرز تک تعلیم حاصل کی۔ وہ بھی ڈامیٹری 3 میں رہتا تھا۔ اس لیے ہم اکثر گپ شپ کرتے تھے اور ساتھ گھومنے پھرنے جاتے تھے۔ اس کے پاس اپنی گاڑی بھی تھی۔ اس نے ایک دن مجھے گدھوں کا کاروبار شروع کرنے کی پیش کش کی۔ اس نے کہا کہ کہ تم پاکستان میں گدھوں کا انتظام کرو

گے اور وہ انہیں چین بر آمد کریں گے۔ ایک گدھے کی قیمت کوئی دو لاکھ روپے تک کہہ رہا تھا اور چین میں اس کی قیمت تقریباً پانچ لاکھ تھی۔ میں نے تو اس کو منع کر دیا تھا لیکن مجھے یاد ہے کہ اس وقت پشاور میں گدھوں کے غائب ہونے کا رواج چل نکلا تھا۔

ریسرچ

ریسرچ ایک ایسا موضوع ہے جس پر میں کتاب لکھ سکتا ہوں۔ لیکن میں آپ کو بور نہیں کرنا چاہتا۔ میں صرف آپ کو کچھ باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ میرے پروفیسر نے مجھے کچھ کتابیں پڑھنے اور فورٹران FORTRAN سافٹ ویئر سیکھنے کو کہا۔ کتابیں پڑھنے اور سافٹ ویئر سیکھنے کے بعد میں نے لیب کے چیف سے پوچھا کہ اب کیا کرنا ہے؟ اس نے مجھے کہا کہ اگلی میٹنگ میں آپ پروفیسر سے پوچھنا۔ اگلی میٹنگ میں میں نے پروفیسر کو بتایا کہ میں نے کتابیں پڑھی ہیں اور سافٹ ویئر سیکھ لیا ہے، پروفیسر نے کہا، "ٹھیک ہے، آپ ریسرچ شروع کر دیں۔" میں نے پوچھا کیسے؟ اس نے کہا جیسے تمہاری مرضی۔ مجھے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ لیکن میں نے ایک ایسے عنوان پر کام کرنا شروع کیا جس میں مجھے تحقیق کرنے میں دلچسپی تھی جس کا تعلق شمسی توانائی سے تھا۔ میں نے دو سے تین ماہ سخت محنت کی اور سافٹ ویئر استعمال کر کے کچھ انتہائی اچھے ریسرچ نتائج بر آمد کیے۔ جب میں نے پروفیسر کو نتائج دکھائے تو اس نے کہا کہ پی ایچ ڈی اتنی آسان نہیں ہے اور یہ ریسرچ ایریا پی ایچ ڈی کے لئے موزوں نہیں ہے۔

میں نے دوبارہ پوچھا کہ اب میں کیا کروں؟ پروفیسر نے مجھے ایک پروفیسر، جس کا نام پروفیسر ینگ دی کم PROF. YOUNG DEUK KIM تھا، سے میٹنگ کے لیے کہا۔

ان دنوں میں بہت پریشان تھا۔ تقریباً سات ماہ گزر چکے تھے اور میں نے ابھی تک پی ایچ ڈی کا اصلی کام شروع نہیں کیا تھا۔ اس پریشانی کے دوران میں نے اپنے استاد اور ماسٹرز کے سپروائزر پروفیسر ڈاکٹر خانجی ہر یجن کو فون پر اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ خانجی صاحب نے مجھے بتایا کہ پی ایچ ڈی میں ایسا ہوتا ہے۔ انہوں نے ہمارے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر محمد اسلم عقیل صاحب کی کچھ آپ بیتی بھی بتائی۔ انہوں نے دلاسا دیا اور کہا کہ فکر نہ کرو، بس کام کرو، سب کچھ وقت پر ہو گا۔

پروفیسر ینگ دی کم کچھ عرصہ پہلے ہماری لیب میں طالب علم تھے اور 10 سال قبل انہوں نے یہاں سے ہی پی ایچ ڈی کی تھی۔ پروفیسر کم سعودی عرب سے پوسٹ پی ایچ ڈی کرنے کے بعد ہانیانگ یونیورسٹی کے مکینیکل انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ پروفیسر کم ایک نوجوان پروفیسر ہیں اور ان کی اپنی ریسرچ لیب تھی جو انرجی اینڈ انوائرمینٹل انجینئرنگ لیب کے نام سے مشہور تھی۔ میں نے ان سے میٹنگ کی، پروفیسر نے مجھے بتایا کہ ڈیسالینیشن DESALINTION اور کاربن کیپچر CARBON CAPTURE پر کام کریں کیونکہ یہ فیوچر ٹیکنالوجیز ہیں۔ میں نے پروفیسر سے کہا کہ وہ

مجھے کچھ وقت دیں تاکہ میں کوئی فیصلہ کر سکوں۔ بہت سارے تحقیقی مقالوں یا ریسرچ پیپرز کو پڑھنے کے بعد میں نے ڈیسالینیشن کو دلچسپ پایا اور پھر میں نے پروفیسر سے کہا کہ میں اپنی ریسرچ ڈیسالینیشن میں کرنا چاہوں گا۔ ڈیسالینیشن پانی کو صاف کرنے کا ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے سمندر کے پانی یا نمکین پانی سے نمک نکالا جاتا ہے تاکہ وہ وہ پینے کے قابل ہو جائے۔

میں نے ڈیسالینیشن کو مزید پڑھنا شروع کیا، ڈیسالینیشن میں مزید کئی ٹیکنالوجیز ہیں۔ ان میں سے کسی ایک ٹیکنالوجی کا انتخاب کرنا بہت مشکل تھا۔ بہت پڑھنے کے بعد میں نے میمبرین ٹیکنالوجی کا انتخاب کیا اور خصوصًا میمبرین ڈیسٹیلیشن MEMBRANEDISTILATION کا۔ میں نے تقریباً تین مہینوں تک ریسرچ پیپرز پڑھے، پھر اگلے تین مہینوں میں اس میٹلیب NMATLAB سافٹ ویئر پر ماڈلنگ کی، اور اس طرح ایک سال گزر گیا۔ دوسرے سال میں میں نے ریسرچ گیپ RESEARCH GAP ڈھونڈنا شروع کیا، خوش قسمتی سے مجھے ریسرچ گیپ جلدی سے مل گیا اور میں نے اس پر کام کرنا شروع کر دیا۔ اور جب میں نے اپنے ریسرچ پیپرز لکھنا شروع کر دیئے۔ پروفیسر ڈاکٹر بدر سومرو نے مجھے پی ایچ ڈی ریسرچ کے لئے ایک کتابچہ تحفے میں دیا تھا جو اس سارے عمل میں بہت مددگار ثابت ہوا ہے۔ جیسے ہی میں نے اپنے ریسرچ پیپر لکھنا ختم کیا، میں نے پروفیسر کو اس کا ریوو یا جائزہ کرنے کے لیے کہا۔ یہاں پر دوسرا سال بھی پورا ہوا۔ پروفیسر نے ریسرچ پیپرز ہائے امپیکٹ فیکٹر جرنلز میں جمع کروانے کو کہا۔ یہاں یہ یاد رہے کہ کوریا سے پی ایچ ڈی ضروری ہے بطور پہلے مصنف کم سے کم تین سے چار ریسرچ پیپرز ہائے امپیکٹ فیکٹر جرنلز میں شائع ہونے چاہئیں۔ لہٰذا میں نے مطلوبہ وقت کے اندر ریکوائرمنٹس پوری کیں اور پی ایچ ڈی تھیسس جمع کروا کر ڈیفنس دیا تاکہ میں اپنی تحقیق کو صحیح ثابت کر سکوں۔

پی ایچ ڈی سننے میں بہت آسان لگتی ہے، لیکن ایسا نہیں ہے۔ میں نے پی ایچ ڈی کے دوران اپنے بہت سے سینئرز کو مسجد میں آہیں بھرتے ہوئے سنا۔ جب بھی میں ان لوگوں کو دیکھتا تھا تو میں بہت پریشان ہوتا تھا۔ پی ایچ ڈی نے مجھے بھی بہت مشکلات سے دوچار کیا جس کا ذکر اگر میں یہاں کرنے بیٹھوں تو آپ بھی اکتا جائیں گے۔ یہاں میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پی ایچ ڈی انتھک محنت، مستقل مزاجی اور استقامت کا نام ہے۔ جب میں کوریا آ رہا تھا تب میں نے پروفیسر شوکت علی میمن سے ملاقات کی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ پی ایچ ڈی مستقل مزاجی کا نام ہے۔

ماڈلنگ سے لے کر ریسرچ گیپ تک اور ریسرچ پیپر لکھنے سے لے کر فائنل ڈیفنس تک کچھ بھی آسان نہ تھا۔ ہر مرحلے میں رکاوٹیں ہی رکاوٹیں تھیں لیکن جس نے بہت کچھ سکھایا۔ میں نے ڈگری حاصل کرنے کے لئے بہت ساری راتیں لیب میں گزاریں۔ گریجویشن کے ساتھ ساتھ کورین نے ہمیں یہ بھی سکھایا کہ اساتذہ کا احترام کیسے کیا جاتا ہے، نظم وضبط کس کو کہتے ہیں، سخت محنت کس کو کہتے ہیں، اور مستقل مزاجی کیا ہے۔ یہ میرے لئے زندگی میں سیکھنے کے لیے بڑے سبق تھے۔

ہانیانگ فیملی

وہ لوگ جو ہانیانگ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے تھے اور جو مسلم کچن استعمال کرتے تھے (چاہے وہ پاکستانی تھے یا کسی اور ملک سے، مسلمان یا غیر مسلم) ہانیانگ فیملی کا حصہ تھے۔ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ جب میں کوریا گیا تھا تو ہانیانگ یونیورسٹی میں تقریباً100 پاکستانی اور تقریباً10 غیر ملکی ہانیانگ فیملی کا حصہ تھے۔ ہانیانگ فیملی الیکشن کے ذریعے ایک صدر اور دو کو آرڈینیٹر منتخب کرتی تھی۔ صدر اور کو آرڈینیٹر کا کام یونیورسٹی اور باہر کے انتظامی امور کو دیکھنا ہوتا تھا۔ ہانیانگ فیملی کے پاس کمیونٹی فنڈ بھی تھا جسے فیملی فنڈ کہا جاتا ہے۔ یہ فنڈ فیملی میں ہنگامی صورتحال کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جیسے میڈیکل ایمرجنسیز، کسی کو ایمرجنسی میں پاکستان جانا وغیرہ۔

ایچ ای سی نے 2012 میں طلبا کو ہانیانگ بھیجنا شروع کیا تھا اور 2016 تک بہت سے سینئرز یونیورسٹی سے گریجویٹ ہوگئے تھے۔

ہم سے پہلے گریجویٹ ہونے والے سینئرز

نام	تعلق	ڈپارٹمینٹ	ملازمت کی جگہ
ڈاکٹر مصباح اللہ	پشاور	انڈسٹریل	UET PESHAWAR
ڈاکٹر شہریار محسن قریشی	کراچی	انڈسٹریل	NED KARACHI
ڈاکٹر راشد	پنجاب	نینو مٹیریل	
ڈاکٹر محمد اجمل	پشاور	سول انجنیئرنگ	UET PESHAWAR
ڈاکٹر عثمان اشفاق	پشاور	انجنیئرنگ سائنسز	GIKI SWABI

ڈاکٹر حمد بلال منہاس	پنجاب	مکینیکل انجنیئرنگ	ATOMIC ENERGY
ڈاکٹر محمد آصف	پنجاب	مکینیکل انجنیئرنگ	
ڈاکٹر فخر	خیبر پختونخواہ	فارمیسی	
ڈاکٹر فہیم اعجاز			
ڈاکٹر عابد یوسف	پنجاب	فارمیسی	
ڈاکٹر نعیم اقبال	میانوالی	کیمیکل انجنیئرنگ	
ڈاکٹر عبدالباسط	بھاولپور	مٹیریل انجنیئرنگ	IST ISLAMABAD
ڈاکٹر عزیر	ہزارہ	الیکٹریکل انجنیئرنگ	
ڈاکٹر احسان اللہ	ایبٹ آباد	لیکٹریکل انجنیئرنگ	
ڈاکٹر نذیر سادی	ہزارہ	میتھ میٹکس	
ڈاکٹر اقبال قاسم	خیبر پختونخواہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
ڈاکٹر وقار بیگ	ملتان	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	

ڈاکٹر نعیم معروف	ہزارہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
ڈاکٹر زاہد شمسی	پنجاب	میتھ میٹکس	
ڈاکٹر وسیم جتوئی	پنجاب	سول انجنیئرنگ	UET LAHORE
ڈاکٹر میان اشفاق	خیبر پختونخواہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	NUST ISLAMABAD
ڈاکٹر محمد سلیمان			
ڈاکٹر عمران نقوی			
ڈاکٹر کاشف محمد	لاہور	کیمیکل انجینیئرنگ	
ڈاکٹر ناصر سعید			

ہمارے زمانے میں بھی بہت سے سینئر تھے۔ اس حصے میں میں آپ کو ان سینئرز، خواتین، غیر ملکیوں دیگر دوستوں کے بارے میں بتاؤنگا کیونکہ یہ سفر نامہ ان کے ذکر کے بغیر نامکمل ہے.

سینئرز

نام: حسن حفیظ

تعلق: سیالکوٹ

ڈپارٹمینٹ: میٹالرجی اینڈ مٹیریلز

میری رائے: حسن حفیظ ہانیانگ فیملی کے سینئرز میں سے ایک تھے۔ وہ قد میں بہت لمبے تھے۔ حسن بھائی ایک ہنس مکھ انسان تھے اور ہمیشہ جونیئرز کو سپورٹ کرتے تھے۔ وہ ہانیانگ فیملی کے صدر بھی تھے۔

نام: جنید امتیاز

تعلق: اسلام آباد

ڈپارٹمینٹ: الیکٹرانکس

میری رائے: جنید امتیاز ایک بہت ہی امیر گھرانے سے تعلق رکھتے تھے لہذا لوگ انہیں ایلیٹ کلاس اور جے بھائی کہتے تھے۔ وہ ہمیشہ جونیئرز کو سپورٹ کرتے تھے اور ہانیانگ فیملی کے ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ملازمت کی جگہ: BHARIA UNIVERSITY ISLAMABAD

نام: علی احمد انصاری

تعلق: کراچی

ڈپارٹمینٹ: کمپیوٹر

میری رائے: علی بھائی بھی ہانیانگ فیملی کے سینئرز میں سے ایک تھے۔ وہ ہمیشہ جونیئرز کو سپورٹ کرتے تھے اور ہانیانگ فیملی کے ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ علی بھائی کا حس مزاح بہت اچھا تھا، علی بھائی کھانا پکانے کے بھی ماہر تھے۔

ملازمت کی جگہ UIT KARACHI

نام: عمر سلمان

تعلق: ملتان

ڈپارٹمینٹ: فارمیسی

میری رائے: وہ ہمیشہ جونیئرز کو سپورٹ کرتے تھے اور ہانیانگ فیملی کے ہر پروگرام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ عمر بھائی کا بھی حس مزاح بہت اچھا تھا، علی بھائی کھانا پکانے کے بھی ماہر تھے۔ عمر بھائی موٹے تھے لہذا لوگ انہیں موٹا کہتے تھے۔ عمر بھائی اور علی بھائی کی جوڑی موٹو پتلو کی جوڑی کی طرح تھی۔

نام: وحید ارباب

تعلق: پشاور

ڈپارٹمینٹ: کمپیوٹر

میری رائے: وحید ارباب ہر طرح کے کھیل کھیلتا تھااور وہ ان سب میں ماہر تھا۔ وہ کھانا پکانے کا بھی ماہر تھا۔۔ ارباب وحید بھائی وہ بہت اچھی کورین زبان بولتا تھااور وہ موبائل کا کاروبار بھی کرتا تھا۔

ملازمت کی جگہ MANSHERA UNIVERSITY

نام: ارسلان عارف

تعلق: پشاور

ڈپارٹمینٹ: الیکٹریکل

میری رائے: ارسلان بھائی ہر طرح کے کھیل کھیلتے تھے اور وہ ان سب میں ماہر تھے۔ وہ ہمیشہ جونیئرز کو سپورٹ کرتے تھے۔ ارسلان بھائی کو کوریا سے جیسے محبت ہوگئی تھی، وہ ہم سے پہلے بھی کوریا میں تھے اور ہمارے بعد بھی۔ مسلم کچن کے حصے میں رات کے گروپ کا ذکر کر آیا، ارسلان بھائی اس رات کے گروپ کے لیڈر رہتے تھے۔ ان کی گینگ میں عمیر، مشرف، بضت، اکرام بھائی اور بہت سے لوگ وقتاً فوقتاً شامل ہوتے رہتے اور چھوڑتے تھے۔ ان کا گروپ رات دیر گئے تک کچن میں بیٹھا رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے گروپ پے سب سے زیادہ پتی چوری کے الزام لگتے تھے۔ جہاں سارے لوگ پی ایچ ڈی کی افراتفری میں رہتے تھے، اس گروپ کو دیکھ کر لگتا تھا کہ یہ پکنک پہ آئے ہیں۔ در حقیقت کچن کو زندہ انہی لوگوں نے رکھا تھا۔

ملازمت کی جگہ :GIKI SWABI

نام: داؤد ادریس

تعلق: کراچی

ڈپارٹمینٹ: انڈسٹریل

میری رائے: داؤد اپنی بریانی کے لئے جانا جاتا تھا۔ وہ ہانیانگ فیملی کے ہر پروگرام میں سب سے آگے ہوتا تھا۔

ملازمت کی جگہ: DUET KARACHI

نام: جنید اقبال
تعلق: سکھر
ڈپارٹمینٹ: کمپیوٹر
میری رائے: جنید بھائی ہانیانگ فیملی میں ایک کمپیوٹر جینئیس تھا۔ وہ آئی ٹی کے ہر مسئلے میں ماہر تھے۔ جنید بھائی تبلیغی جماعت کے سربراہ بھی تھے، لہذا تمام تر لوگ انہیں امیر صاحب بلاتے تھے۔
ملازمت کی جگہ QUEST LARKANA

نام: **یوسف علی**
تعلق: پشاور
ڈپارٹمینٹ: الیکٹریکل
میری رائے: یوسف علی بھی ہانیانگ فیملی کے سینئرز میں سے ایک تھے۔ انہیں گفتگو اور تقاریر کا بہت شوق تھا۔ وہ ایک سیاسی پارٹی کے بہت بڑے سپورٹر تھے۔ انہوں نے ہانیانگ فیملی کے صدر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دیں۔ اس دوران انہوں نے کچھ ایسے اقدامات کیے جس کی وجہ سے وہ ہر محفل میں نشانہ بنتے تھے۔ انہیں ہمیشہ صدر رہنے کا خطاب دیا گیا، آج تک لوگ انہیں یوسف پریزیڈنٹ بلاتے ہیں۔ یوسف بھائی کے ساتھ سینئرز بہت مذاق کرتے تھے لیکن انہوں نے کبھی اس چیز کو مائنڈ نہیں کی۔
ملازمت کی جگہ GOMAL UNIVERSITY

یوسف علی ایک ٹوئر پے بنا کسی وجہ کے تقریر کرتے ہوئے

اس کے علاوہ بھی بہت سینئر تھے جن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

نام	تعلق	ڈپارٹمینٹ	ملازمت کی جگہ
محمد واجد سلیم	فیصل آباد	میکینیکل انجنیئرنگ	UET LAHORE
وقار امان	خیبر پختونخواہ	فارمیسی	
سجاد	پنجاب	نینو مٹیریل	
عالم زیب	خیبر پختونخواہ	فارمیسی	
شہزاد گل	کراچی	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	DHA SUFFA UNIVERSITY
حماد	ملتان	سول انجنیئرنگ	
محمد شہزاد	پنجاب	اینتھروپولوجی	

عرفان ریاض	پنجاب	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	ATOMIC ENERGY
اویس	پنجاب	نینو مٹیریل	
حضرت حسین	خیبر پختونخواہ	نینو مٹیریل	
عمر امین	کراچی	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
خرم جاوید	فیصل آباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
سلمان خالق	پنجاب	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
محمد ارسلان انصاری	ٹنڈو اللہ یار	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	DUET KARACHI
عمر مصطفی	حیدرآباد	فارمیسی	
نادر	پنجاب	مٹیریل انجنیئرنگ	
یاور	حیدرآباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	NED KARACHI
ثاقب علی خان	ایبٹ آباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
بابر رمضان	فیصل آباد	انڈسٹریل انجنیئرنگ	
سفیان	حیدرآباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
ثاقب علی	حیدرآباد	ٹیلیکام انجنیئرنگ	DUET KARACHI
صابر شاہ بخاری	رانی پور	الیکٹریکل انجنیئرنگ	SUKKUR IBA
عبدالکریم شاہ (اے کے)	کنڈیارو	کیمیکل انجنیئرنگ	DUET KARACHI
میاں امتیاز (نام ہی کافی ہے)	خیبر پختونخواہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	UET PESHAWAR SWABI CAMPUS

کاشف میمن	حیدرآباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	BAHAWALPUR
عادل انصاری	حیدرآباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	QUEST LARKANA
سعد میمن	حیدرآباد	انڈسٹریل انجنیئرنگ	MUET JAMSHOR
زوہیب کمبوہ	سکھر	میکاٹرونکس	QUEST LARKANA
اسد گورایا	گجرانوالا	کمپیوٹر انجنیئرنگ	
محمد وقاص	اتھل، بلوچستان	فارمیسی	
عبیداللہ خان	خیبرپختونخواہ	سول انجنیئرنگ	
عبید راجپوت	نواب شاہ	کمپیوٹر انجنیئرنگ	
قاسم علی قریشی	ایبٹ آباد	الیکٹریکل انجنیئرنگ	SUKKUR IBA
تراب	پنجاب	سول انجنیئرنگ	
ساجد خان	سکھر	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	SUKKUR IBA
ایوب	کوئٹہ	الیکٹریکل انجنیئرنگ	BUITEMS QUETTA
نعمان بلوچ	کوئٹہ	الیکٹریکل انجنیئرنگ	BUITEMS QUETTA
محسن علی	ایبٹ آباد	ٹیلیکام انجنیئرنگ	
سلمان حبیب	لاہور	انڈسٹریل انجنیئرنگ	UET LAHORE
احسان احمد	کشمیر	مٹیریل انجنیئرنگ	
فیضان	کراچی	کیمیکل انجنیئرنگ	NED KARACHI
عابد	پنجاب	روبوٹکس	GIKI

بظت	کراچی	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
مشرف	کراچی	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
آصف حسین	ملتان	الیکٹریکل انجنیئرنگ	UMT LAHORE
وقاص طور	صادق آباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	KHAWAJ FAREED UNIVERSITY
خرم جددون	ایبٹ آباد	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	
محمد ارسلان	پنجاب	مٹیریل انجنیئرنگ	
عبدالمنان	پنجاب	روبوٹکس	UET LAHORE CHAKWAL CAMPUS
تنویر	پنجاب	الیکٹریکل انجنیئرنگ	
مدثر رضا	پنجاب	الیکٹریکل انجنیئرنگ	
اکرم	حیدرآباد	فارمیسی	SINDH UNIVERSITY
شہید	خیبر پختونخواہ	فارمیسی	
شاہد عتیق	پنجاب	الیکٹریکل انجنیئرنگ	
محمد عمیر خان	کراچی	انڈسٹریل انجنیئرنگ	DUET KARACHI
آصف ملک	ملتان	الیکٹریکل انجنیئرنگ	
وقار	پنجاب	الیکٹریکل انجنیئرنگ	

خواتین

کچھ خواتین بھی ہانیانگ فیملی کا حصہ تھیں جن کے نام یہ ہیں۔

نام	تعلق	ڈپارٹمینٹ	ملازمت کی جگہ
مس فضا عبید	نواب شاہ	کمپیوٹر انجنیئرنگ	QUEST NAWABSHAH
مس اسما فسیع	حیدرآباد	کمپیوٹر انجنیئرنگ	MUET JAMSHORO
مس ثونیا	پنجاب	انڈسٹریل انجنیئرنگ	MUET JAMSHORO
مس ماریہ	ملتان	انڈسٹریل انجنیئرنگ	
مس صبینا	پنجاب	میتھ میٹکس	
مس ثمر	حیدرآباد	کمپیوٹر انجنیئرنگ	MUET JAMSHORO
مس زینب	ایران	کمپیوٹر انجنیئرنگ	
مس لبنا	کشمیر	مٹیریل انجنیئرنگ	
مس ایمن	پنجاب	مٹیریل انجنیئرنگ	
مس آمنہ	پنجاب	نینو مٹیریل	
مس اقرا	گلگت	کیمیکل انجنیئرنگ	

مس کریما	بہاولپور	مٹیریل انجینئرنگ	
مس نوشین	پنجاب	فزکس	
مس ثمرینا	ایبٹ آباد	مٹیریل انجنیئرنگ	
مس شانزہ	گجرانوالہ	کمپیوٹر انجنیئرنگ	

غیر ملکی

بہت سارے غیر ملکی طلباء بھی ہانیانگ فیملی کا حصہ تھے جن کے نام یہ ہیں۔

ہندوستان: جے کے سنگھ

ہندوستان: نواج میلانی (مٹیریل انجنیئرنگ)

بنگلہ دیش: حمید الاسلام (کمپیوٹر انجنیئرنگ)

ایران: زینب (کمپیوٹر انجنیئرنگ)

مصر: احمد (مٹیریل انجنیئرنگ)

سوڈان: فتح کریمی (کمپیوٹر انجنیئرنگ)

دوست

اس حصے میں میں آپ کو اپنے کچھ دوستوں کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں۔

عمران احمد

عمران احمد کا تعلق لاہور سے تھا لیکن وہ پشاور میں رہائش پزیر تھا۔ وہ ایک مکینیکل انجینئر تھا لیکن انڈسٹریل انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔ وہ میرا نیچ میٹ تھا۔ وہ اپنے کاموں اور سرگرمیوں سے ہمارے چہروں پر مسکراہٹیں لاتا تھا۔ وہ گٹار بجانے کا ماہر تھا۔ ہم نے کئی ثقافتی واقعات میں ساتھ حصہ لیا اور ایک ساتھ چکن رول بھی فروخت کیے۔

ملازمت کی جگہ: UET PESHAWAR

محمد عمران

محمد عمران احمد کا تعلق ملتان سے تھا۔ وہ ایک انڈسٹریل انجینئر تھا۔ وہ میرا نیچ میٹ تھا، وہ میرا روم میٹ بھی تھا۔ محمد عمران گوشت کھانے اور آوارگی کا شوقین تھا۔ وہ میٹ لیب کا ماہر تھا اسی لئے لوگ اسے استاد بلاتے تھے۔ محمد عمران ہانیانگ فیملی کا صدر بھی رہا۔ محمد عمران کو گوشت کھانے کی کیٹیگری میں پلاٹینیم ملا ہوا تھا مطلب کے وہ اکیلا ایک کلو گوشت کھا سکتا تھا۔

ملازمت کی جگہ NUST ISLAMABAD

احسن انصاری

احسن انصاری کا تعلق حیدرآباد سے تھا۔ وہ کمپیوٹر انجینئر تھا۔ احسن MUET میں میرا بیچ میٹ بھی تھا اور ہم MUET میں ملازمت کے دوران کولیگ بھی رہے۔ کوریا میں ہماری ساتھ گھومنے پھرنے اور کھانے پینے کی بہت یادیں وابستہ ہیں۔

ملازمت کی جگہ: MUET JAMSHORO

ضیاء رحمان

ضیاء رحمان کا تعلق لاہور سے تھا۔ وہ میکاٹرنک انجینئر تھا اور روبوٹکس میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔ وہ میرا بیچ میٹ تھا۔ وہ حافظ قرآن تھے اس لیے مسجد میں امامت بھی کرتے تھے۔ حافظ صاحب شریف النفس انسان تھے۔ ہم آخری چھ ماہ میں کچن گروپ میٹس بھی تھے۔

ملازمت کی جگہ: AIR UNIVERSITY ISLAMABAD

محمد حفیظ

محمد حفیظ کا تعلق سوات سے تھا۔ وہ مائننگ انجینئر تھا۔ ہم آخری چھ ماہ میں کچن گروپ میٹس بھی تھے۔ حفیظ کے ساتھ گھومنے پھرنے اور کھانے پینے میں بہت سی یادیں ہیں۔ حفیظ کو گوشت کھانے کی کیٹیگری میں پلاٹینیم ملا ہوا تھا مطلب کے وہ اکیلا ایک کلو گوشت کھا سکتا تھا۔

ملازمت کی جگہ BUITEMS QUETTA

عبدالمنتقم ناجی

عبدالمنتقم تونسہ شریف سے تھا۔ وہ مائننگ انجینئر تھا۔ اسے لوگ ناجی کہہ کر بلاتے تھے۔ ناجی باتیں کرنے کا ماہر تھا لیکن کام میں بے انتہا سست۔ وہ گھنٹوں کچن میں بیٹھا رہتا تھا۔

ملازمت کی جگہ: BUITEMS QUETTA

اعجاز علی بھر

اعجاز علی کا تعلق لاہور سے تھا۔ وہ مٹیریل انجینئر تھا۔ وہ میرا یچ میٹ تھا اور روم میٹ بھی رہا۔ اعجاز باتیں کرنے اور تقاریر کا ماہر تھا لیکن کام چور تھا۔ اس کا انداز بیاں طارق عزیز جیسا تھا۔ ہم نے کئی پروگرامز میں ساتھ تقریریں بھی کیں۔ اعجاز کے ساتھ میری بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ اعجاز کا ایک قول بہت مشہور تھا.MASSIVE SUCCESS IS THE BEST REVENGE

عمیر سیال

عمیر سیال کا تعلق جھنگ سے تھا۔ وہ ایک روبوٹک انجینئر تھا۔ وہ بہت لمبا تھا۔ بہت سے لوگ ملنگی بنایا کرتے تھے۔ ملنگی یاروں کا یار تھا۔

ملازمت کی جگہ UET LAHORE

کچھ دیگر دوستوں اور بیچ میٹس میں یہ نام شامل ہیں:

نام	تعلق	ڈپارٹمینٹ	ملازمت کی جگہ
اسد اللہ	فاٹا	میکینیکل انجنیئرنگ	BUITEMS QUETTA
عمیر خان	پشاور	انڈسٹریل انجنیئرنگ	UET PESHAWAR
اسد گورایا	گجرانوالا	کمپیوٹر انجنیئرنگ	
وقاص اقبال	فیصل آباد	انڈسٹریل انجنیئرنگ	
نعمان ستار	فیصل آباد	سول انجنیئرنگ	UET LAHORE
مہران	پشاور	انڈسٹریل انجنیئرنگ	
بابر جمیل	ایبٹ آباد	روبوٹکس	
احمد	فیصل آباد	میکاٹرونکس	
جمیل احمد	کوئٹہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ	BUITEMS QUETTA
ہاشم	پنجاب	میکاٹرونکس	
شیراز	فیصل آباد	میکاٹرونکس	
عثمان	پنجاب	میکاٹرونکس	
وقاص احمد	لاہور	انڈسٹریل انجنیئرنگ	NUST ISLAMABAD
میاں طیب	لاہور	انڈسٹریل انجنیئرنگ	UET LAHORE

سندھی دوست

ان دوستوں کے علاوہ سندھی بولنے والے دوستوں کا بھی ایک گروپ تھا۔ ان میں اکثر کا تعلق سید خاندان سے تھا۔

عبدالکریم شاہ (اے کے)

عبدالکریم شاہ کا تعلق کنڈیارو سے تھا۔ وہ کیمیکل انجینئر تھا۔ اے کے ایک اچھا اور بہت سادہ انسان تھا۔ وہ اتنا سادہ تھا کہ ہم اسے مولائی کہتے تھے۔ اے کے بہت محنتی تھا۔ وہ ہر نئے آنے والے کا تہہ دل سے استقبال کرتا تھا۔ میں اکثر رات دیر تک اس کے ساتھ بیٹھتا تھا۔ وہ 1990 کی دہائی کے ہندوستانی گانے سنتے ہوئے تھیسز لکھتا تھا اور میں چائے بناتا تھا۔ اس نے کبھی بھی کسی کو کسی کام کے لئے انکار نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ گھومنے پھرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا۔ وہ کیمیکل لیب میں کسی کیمیائی عمل پے کام کرتا تھا، لہذا اسے ہمیشہ پمپ چلانے اور بند کرنے کی پڑی رہتی تھی۔ جب بھی ہم پوچھتے کہ 'کہاں جارہے ہو؟ اس کا جواب ہوتا تھا پمپ چلانے۔

ملازمت کی جگہ DUET KARACHI

صابر حسین شاہ بخاری

صابر حسین شاہ بخاری کو "بخاری" کے نام سے جانا جاتا تھا۔ بخاری کا تعلق رانی پور سے تھا۔ وہ ایک الیکٹریکل انجینئر تھا اور یونیورسٹی کے چند لوگوں میں سے ایک تھا جو پروفیسر اسکالرشپ پر پی ایچ ڈی کرنے یہاں آئے تھے۔ وہ ہماری یونیورسٹی کی مشکل ترین لیب میں تھا۔ وہ ایک غیر معمولی باصلاحیت اور ریسرچ پیپر پرنٹنگ مشین تھا۔ وہ کرکٹ کا اچھا کھلاڑی تھا۔ بخاری اور میں ایک سال تک کچن گروپ میں ساتھ رہے۔

ملازمت کی جگہ SUKKUR IBA

احمد علی شاہ (فارمیسی)

احمد علی شاہ کا تعلق حیدرآباد سے تھا۔ وہ فارمیسی کا فارغ التحصیل تھا۔ ہمارے ہاں دو احمد علی شاہ تھے اور چونکہ وہ فارمیسی میں تھا اس لیے اس کو فارمیسی بلاتے تھے۔ وہ وقت کا بہت حساب کتاب رکھتا تھا۔ مثال کے طور پر کھانے کا وقفہ 1 گھنٹہ تھا، لیکن وہ 20 منٹ میں کھانا کھاتا اور لیب چلا جاتا۔ اس کے جم جانے کا ٹائم مقرر تھا۔ وہ جذباتی انسان تھا۔ اس کے روٹی جلدی میں بنانے کا ریکارڈ کوئی نہیں توڑ سکا۔

ملازمت کی جگہ SINDH UNIVERSITY

احمد علی شاہ (نینو)

احمد علی شاہ کا تعلق سکھر سے ہے۔ اصل میں وہ الیکٹرانکس انجینئر تھا لیکن وہ نینو مٹیریل میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا یہی وجہ ہے کہ ہم انہیں نینو کہتے تھے۔ نینو وقت بچانے کے لئے ہمیشہ سائیکل پر سوار رہتا تھا۔ ہفتے میں ایک بار اس کی خریداری کا وقت بھی مقرر تھا۔

ملازمت کی جگہ SUKKUR IBA

صبب علی شاہ

صبب علی شاہ کا تعلق سکرنڈ سے تھا۔ وہ زرعی انجینئر تھا۔ صبب کو سب کچھ سیکھنے میں بہت دلچسپی تھی۔

ان کے علاوہ دیگر دوست یہ تھے۔

نواب فصیح قریشی

نواب فصیح قریشی کا تعلق حیدرآباد سے تھا۔ وہ کمپیوٹر انجینئر تھا۔ فصیح صاحب دوسری یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کرتے تھے لیکن وہ ہماری یونیورسٹی کے قریب ہی رہتے تھے اس لئے وہ بھی ہمارے گروپ کا حصہ رہے۔ کوریا آنے سے پہلے فصیح صاحب پاکستان میں نادرا میں کام کرتے تھے۔ وہ باتوں کے ماہر تھے۔ بگ ڈیٹا فصیح صاحب کی ریسرچ کا موضوع تھا اور وہ ہمیشہ اسی کی بات کرتے تھے لہذا سب دوست فصیح صاحب کو بگ ڈیٹا کہتے تھے۔

ملازمت کی جگہ SKKU KOREA

عبدالرحیم انصاری

عبدالرحیم انصاری کا تعلق حیدرآباد سے تھا۔ وہ بائیو میڈیکل انجینئر تھا۔ وہ آن لائن شاپنگ اور بریانی بنانے کا ماہر تھا۔ لیکن وہ بہت ہی سست تھا۔ وہ دو دن تک سو سکتا تھا اور بیت الخلاء میں فیس بک استعمال کر کے گھنٹوں گزارا کرتا تھا۔ عبدالرحیم نے مجھے 70000 وون میں آن لائن سائیکل بھی منگوا کے دی تھی۔

ملازمت کی جگہ MUET JAMSHORO

عبدالرحیم انصاری سائیکل اسیمبل کرتے ہوئے

سنیل کمار

سنیل کمار اصل میں عمر کوٹ سے تھا، لیکن کراچی میں رہائش پذیر تھا۔ وہ الیکٹریکل انجینئر تھا۔۔ سنیل بریانی بنانے کا ماہر تھا۔

ملازمت کی جگہ GIKI SWABI

جوادسیریوال

جوادسیریوال کا تعلق ٹنڈوالایار سے تھا۔ وہ الیکٹریکل انجینئر تھا۔۔ وہ پڑھنے لکھنے میں غیر معمولی ہوشیار تھا۔ وہ سائنسی وضع پر ایک اچھی بحث کر تا تھا۔ اسے لوگ کمانڈو کہتے تھے کیونکہ وہ قد میں چھوٹا اور دبلا پتلا تھا۔ ملازمت کی جگہ BBSUTSD KHAIRPUR

حریف کیریو

حریف کیریو کا تعلق سکرنڈ سے تھا۔ وہ توانائی اور ماحولیات کا انجینئر تھا۔ وہ ہمارے گروپ میں ایک عاشق مزاج بندہ تھا۔

سلمان میمن

سلمان میمن کا تعلق حیدرآباد سے تھا۔ وہ پیٹرولیم انجینئر تھا لیکن مکینیکل میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا۔ سلمان MUET میں میرا اسٹوڈنٹ بھی تھا . کوریا میں ہم لیب میٹ تھے۔ سلمان فلموں اور گانوں کا بہت شوقین تھا.

صدام سومرو

صدام سومرو کا تعلق لاڑکانہ سے تھا۔ وہ مکینیکل انجینئر تھا۔ صدام MUET میں میرا اسٹوڈنٹ بھی تھا . کوریا میں ہم لیب میٹ تھے .

عرفان ختک

عرفان ختک کا تعلق سانگڑھ سے تھا. وہ انڈسٹریل انجینئر تھا اور انڈسٹریل میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا . عرفان MUET میں میرا اسٹوڈنٹ بھی تھا. عرفان ایک بہترین باؤلر تھا . وہ بہت جذباتی تھا۔ عرفان کو آپ کتنا بھی سمجھاؤ لیکن اس پے کچھ بھی اثر نہیں ہوتا تھا۔

عمیر سولنگی

عمیر سولنگی کا تعلق لاڑکانہ سے تھا لیکن حیدرآباد میں رہائش پذیر تھا۔ عمیر ایک الیکٹرونکس انجینئر تھا۔

جونیئرز

نام	تعلق	ڈپارٹمینٹ
بلال	پشاور	انڈسٹریل انجنیئرنگ
جہانزیب	گجرانوالہ	کمپیوٹرانجنیئرنگ
گوہر	فیصل آباد	انڈسٹریل انجنیئرنگ
محسن	فیصل آباد	سول انجنیئرنگ
ابتسام	پشاور	انڈسٹریل انجنیئرنگ
غلام مصطفی	ایبٹ آباد	روبوٹکس
منصور	فیصل آباد	میکاٹرونکس
سمیع	کوئٹہ	الیکٹرانکس انجنیئرنگ
قاسم	پنجاب	مٹیریل انجنیئرنگ
رضوان	فیصل آباد	میکاٹرونکس

ہانیانگ المنائی

یہاں یہ بتاناضروری ہے کہ پاس آئوٹ ہونے کے بعد بھی ہمارارشتہ بہت مضبوط ہے۔ہم سب فیس بک، واٹس ایپ اور کاکاوسے آپس میں جڑے ہوئے ہیں۔اس کے علاوہ کبھی کبھار ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں۔

سادونگ میں آوارگی

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا تھا کہ ہماری یونیورسٹی سنگنو گو کے علاقے سادونگ میں واقع ہے۔ سادونگ میں بہت سی دکانیں، کیفے اور ریسٹوراں تھے۔ خاص طور پر ہمارے لئے ایک اسٹور "لکی مارٹ LUCKY MART" تھا، جسے مائی شاپ بھی کہا جاتا ہے۔ جب ابتدائی پاکستانی یہاں آتے تھے تو انہیں لکی مارٹ سے حلال گوشت، مصالحے اور چائے کی پتی وغیرہ ملتی تھی۔ چونکہ دکان کی مالک ایک 80 سالہ کورین خاتون تھی اس لئے اس دکان کو پاکستانیوں نے مائی شاپ کہنا شروع کیا۔ میں بھی اسی دکان سے چیزیں خریدتا تھا۔ میں آپ کو کچھ چیزوں کی قیمت بتانا چاہوں گا۔

- چکن 5000 وون یا 500 روپے فی کلو
- بیف 13000 وون یا 1300 روپے فی کلو
- میمنا 18000 وون یا 1800 روپے فی کلو
- ٹماٹر 5000 وون یا 500 روپے فی کلو
- چائے کی پتی 8000 وون یا 800 روپے فی کلو
- گندم کا آٹا 1000 وون یا 100 روپے فی کلو
- کوکنگ آئل 5000 وون یا 500 روپے فی لیٹر
- سیب 5000 وون یا 500 روپے فی کلو
- انڈے 1000 وون یا 100 روپے فی درجن

سادونگ میں پیزا کی کئی دکانیں تھیں جیسے پیزا ہٹ، مسٹر پیزا، ہر پیزا اور اسکول پیزا۔ اسکول پیزا کا پیزا سب سے سستا تھا۔ ایک چیز پیزا کی قیمت 7000 وون 700 روپے تھی۔ ہم عام طور پر چیز پیزا، شرمپ پیزا اور ویجیٹیبل پیزا کھاتے تھے۔

یونیورسٹی کے مین گیٹ کے قریب ایک مشہور فرائز کی ایک دکان بھی تھی جس کا نام POMME FRITES تھا۔ چھوٹے چپس باکس کی قیمت 10000 وون یا 1000 روپے تھی۔

وہاں ایک میکسیکن ریستوران بھی تھا جس کا نام "ڈاسمس "DOSMAS تھا۔ یہ ایک فاسٹ فوڈ ریستوران تھا، ہم وہاں بریٹو BURRITO کھایا کرتے تھے۔ بریٹو ایک رول کی طرح تھا۔ جس میں چاول، چپس اور سبزیاں شامل ہوتی تھیں۔ اس کی قیمت 5000 وون یا 500 روپے تھی۔ میکسیکن بریٹو بہت مصالہ دار تھا۔

ڈاسموس پہلی جگہ تھی جہاں پر میں نے کمپیوٹر پر آرڈر دیا تھا۔ آرڈر کے بعد آپ پیسے نقد یا ایک کارڈ کے ساتھ یا مشین میں ڈال سکتے ہیں۔ آج کل یہ سسٹم پاکستان میں بھی عام ہے۔

وہاں ٹوسٹ کی بھی ایک مشہور دکان تھی جس کا نام ISAAC تھا۔

POMME FRITES کے فنگر فرائیز

ISAACکاٹوسٹ

بریٹو

سادونگ میں کئی کافی شاپز تھے جیسے کہ

- اسٹاربکس STARBUCKS
- ایدیا کوفی
- ونڈمل کیفے

وہاں ایک مشہور جوس کی دکان بھی تھی جس کا نام جوسی JUICY تھا۔
وہاں پیرس بیگیوٹ PARIS BAGUETTE نامی ایک مشہور بیکری بھی تھی۔
یونیورسٹی کے مین گیٹ کے ساتھ ہی ایک انڈین ریستوران تھا جس کا نام کنزا انڈین ریسٹورنٹ تھا۔ کوریا میں حلال ریستورانوں میں کھانا بہت مہنگا تھا۔
وہاں ایک ازبک حلال ریسٹورنٹ بھی تھا۔
اس کے علاوہ مختلف انڈین اور پاکستانیز ریسٹورنٹس کھلتے اور بند ہوتے رہتے تھے۔
اس کے علاوہ وہاں بہت سے کورین ریسٹورنٹس بھی تھے۔ جن میں ہم کبھی گئے ہی نہیں۔ چند ایسے کورین ریسٹورنٹس میں ہم جاتے تھے کیوں کہ وہاں مچھلی ملتی تھی۔
سادونگ میں بہت سے سیلون تھے جو دونوں جنسوں کے لئے تھے۔ زیادہ تر خواتین ہی بال کاٹتی تھیں۔ بال کٹوانے کے عام چارجز 8000 وون یا 800 روپے تھے۔
اس کے علاوہ کئی کنوینیٹ اسٹور، درزی، موچی، ہارڈویئر اسٹور نیز ہر چیز کی دکان وہاں موجود تھی۔
یونیورسٹی کے قریب سوئمنگ پول بھی تھا جہاں میں تیراکی سیکھتا تھا۔
یونیورسٹی کے قریب اسنوکر کی کئی دکانیں تھیں جہاں ہم اسنوکر کھیلتے تھے۔
بیشتر پاکستانی فیملیز بھی یونیورسٹی کے مین گیٹ کے قریب سادونگ میں ہی رہتی تھیں۔
میں بھی فیملی کے ساتھ وہیں رہتا تھا۔ سادونگ میں ایک کمرے کے مکان کا کرایہ تقریباً تین لاکھ وون تھا۔
ہمیں پی ایچ ڈی کے دوران ایچ ای سی نو لاکھ وون دیتی تھی جس میں فیملی کے ساتھ گزارا کرنا بہت مشکل تھا۔
سادونگ میں متعدد پارکس تھے لیکن آنسان لیک پارک مشہور تھا۔ سادونگ کے پاس ایک پانی کی نہر بھی تھی جس کا پانی کسی پہاڑی سلسلے سے آتا ہے، اس نہر میں گندہ پانی مکس کر کے سمندر میں چھوڑ دیا جاتا تھا۔ اس نہر

کی لمبائی تقریباً10 کلومیٹر تھی، اس میں مختلف اقسام کی مچھلیاں بھی تھی جنہیں کوئی پکڑ تا نہیں تھا۔ نہر کے دونوں طرف واکنگ اور سائیکلنگ ٹریک تھا۔

ہمارے کیمپس کے آس پاس تین سب وے اسٹیشن تھے۔ ہندے آپ، سنگنو کسو اور جنگانگ۔ کیمپس سے مختلف بسیں تینوں سب وے اسٹیشنز تک جاتیں تھیں۔ کیمپس کی شٹل ہندے آپ جاتی تھی جو ہمارے لئے مفت تھی۔ ویسے عام بس کا کرایا1250 وون تھا۔ بس اور سب ویز آپس میں جڑے ہوئے تھے۔ اگر آپ بس لیتے ہیں اور بس چھوڑنے کے 30 منٹ کے اندر سب وے لیتے ہیں تو پھر اس سے کوئی معاوضہ نہیں ہو گا۔

ہندے آپ کے بعد کیمپس شٹل لوٹے اور ہو مپلس جاتی تھی۔ لوٹے اور ہو مپلس بڑے شاپنگ مالز ہیں اور ان کی چین پورے ملک میں موجود ہے۔ لوٹے اور ہو مپلس میں اکثر پاکستانی خریداری کم اور گھومنے زیادہ جاتے تھے۔ دونوں مالز میں کئی ریسٹورنٹس بھی تھے۔ لوٹے میں سینما اور بچوں کے کھیلنے کودنے کا ایریا بھی تھا۔

ہم اکثر پیدل جنگانگ جاتے تھے، جنگانگ ہمارے کیمپس سے تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت پر تھا۔ جنگانگ ایک جدید شہر تھا جس میں بہت سی دکانیں، کیفے، کلبز، بار ریستوران اور ہوٹل تھے۔ جنگانگ کے مشہور ریستوران میں ایشلے (بفیٹ ریستوراں)، سشی ریسٹورنٹ، پیزا ہٹ، لوٹیریا، میکڈونلڈز، برگر کنگ اور باسکن روبن شامل تھے۔ جنگانگ میں ایک سی جی وی سنیما بھی تھا۔ ہم بولنگ کرنے یا بیس بال کھیلنے جنگانگ ہی جایا کرتے تھے۔

غیر نصابی سرگرمیاں

کیمپس میں اور کیمپس کے باہر غیر نصابی سرگرمیاں منعقد کی جاتی تھیں اور سب ہی ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے سے ریسرچ کے ٹینشن کو دور کیا جاتا تھا۔ ان غیر نصابی سرگرمیوں کا اہتمام ہانیانگ یونیورسٹی، ہانیانگ فیملی، کوریا میں پاکستانی کمیونٹی، کورین حکومت اور غیر سرکاری تنظیمیں کیا کرتی تھیں۔

• ہانیانگ یونیورسٹی فیسٹیولز

ہانیانگ یونیورسٹی میں ہر سال مختلف فیسٹیول منعقد ہوتے ہیں۔ ہر سیمسٹر کے اختتام پر ایک خاص فیسٹیول / فنکشن لگایا جاتا ہے جس میں کوریا کے نامور گلوکاروں کو بلایا جاتا ہے۔ فیسٹیول میں سے ایک مشہور کورین گلوکار PSY سے بھی آیا تھا جس کا گانا گنگم اسٹائل دنیا بھر میں مشہور ہے۔ یہ فیسٹیول واحد موقع تھا جس میں کورین طلبا کو کیمپس میں شراب پینے کی اجازت دی جاتی تھی۔ فیسٹیول میں ہزاروں طلباء کے علاوہ اور لوگ بھی شرکت کرتے تھے لیکن میں نے ان فیسٹیول میں کبھی افراتفری نہیں دیکھی۔
ان فیسٹیول کے علاوہ اور بھی فیسٹیول منعقد کیے جاتے تھے جیسے فوڈ فیسٹیول، کلچرل فیسٹیول وغیرہ۔ ان فیسٹیول میں ہمیں اپنا کھانا اور ثقافت دکھانے کا موقع ملتا تھا۔ ان فیسٹیول میں ہم اپنا کھانا اور کلچر شیئر کرتے تھے اور عمران احمد ان میں میرا کرائم پارٹنر ہوتا تھا۔

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے ہی بتایا کہ ہانیانگ فیملی کیمپس میں رہنے والے لوگوں کے مابین ایک رشتہ تھا۔ اس فیملی میں بہت ساری دینی سرگرمیاں، ثقافتی سرگرمیاں، قومی دن، فیسٹیول، سالگرہ اور کھیلوں کی تقاریب منعقد کی جاتی تھی۔

• مذہبی سرگرمیاں

ہانیانگ فیملی عید الفطر، عید الاضحی، رمضان، عید میلادالنبی اور عاشورہ جیسے ہر طرح کے مذہبی پروگرام مناتی تھی۔ وہاں لوگوں میں مذہبی طور پر محبت اور اتحاد تھا۔ بظاہر فرقہ واریت نہیں تھی۔ سب لوگ ساتھ نماز پڑھتے اور تہوار مناتے تھے۔ کاش پاکستان میں بھی تمام فرقوں کے مابین اس قدر محبت اور اتحاد ہو۔

وہاں سب مذہبی سرگرمیوں کے لئے جمع ہوتے تھے۔ ہانیانگ فیملی ہر پروگرام کیلئے مختلف پکوان بناتی تھی۔ تمام طلبا پروگرام کو ترتیب دینے کے لیے مل جل کر کام کرتے تھے۔ غیر مسلم دوستوں کے ساتھ ھولی بھی منائی جاتی تھی۔

• ثقافتی سرگرمیاں

ہانیانگ یونیورسٹی اور ہانانگ فیملی کے ذریعہ ہر سال کیمپس میں ثقافتی میلے بھی لگائے جاتے تھے۔ ہم نے بھی میلے میں حصہ لیا اور سندھ کی ثقافت کو پروان چڑھایا۔

• قومی دن

ہانیانگ فیملی پاکستان کی قرارداد (23مارچ)، یوم آزادی (14 اگست) اور یوم دفاع (6 ستمبر) کو بھی مناتی تھی ۔ پر آزادی کا دن بڑے پیمانے پر منایا جاتا تھا۔

• الوداعی پارٹی

ہانیانگ فیملی سال میں دوبار الوداعی پارٹی، موسم بہار کے سیمسٹر کی الوداعی پارٹی اور موسم سرما کے سیمسٹر کی الوداعی پارٹی مناتی تھی۔ بیشتر طلباء الوداعی پارٹی منانے کے لئے رقم دیتے تھے۔ لوگ فارغ التحصیل طلبا کے لئے خصوصی نظمیں لکھتے تھے۔ ہمارے ایک سینئر ڈاکٹر، عبدالباسط صائم، شاعری لکھنے میں بہت مددگار تھے۔ میں نے بہت سی الوداعی تقریبات کا اہتمام کیا اور یہاں تک کہ شاعری بھی کیں۔ الوداعی پارٹی کو یونیورسٹی کے دفتر برائے بین الاقوامی امور کی بھی سپورٹ ہوتی تھی۔

• سالگرہ

ایک کنبہ ہونے کے ناطے طلباء ایک دوسرے کی سالگرہ مناتے تھے۔ وہ کیک خریدتے تھے، پکوان تیار کرتے تھے اور طلباء کو سالگرہ کی مبارکباد دیتے تھے۔

• کھیل

ویسے تو ہم ہر ہفتے کے آخر میں کرکٹ اور فٹ بال کھیلتے تھے لیکن جب کورین چوسک مناتے تھے تو ہم مختلف ٹورنامنٹ منعقد کررتے تھے۔ چوسک ایک ایسا تہوار ہے جس میں کورین اپنے والدین کے ساتھ ملنے جاتے تھے۔ اسے ہوم کمنگ ڈے بھی کہتے ہیں۔ یہ ہمارے ملک میں عید کی طرح ایک لمبی چھٹی ہوتی ہے۔ چوسک میں بیشتر دکانیں اور ریستوران بند ہوتے ہیں۔ اسی لئے ہم ان لمبی چھٹیاں کو مختلف کھیلوں کے انعقاد میں گزارتے تھے۔ کرکٹ ٹورنامنٹ انتہائی پسندیدہ سرگرمیوں میں سے ایک تھا۔ چونکہ ہم تقریباً 100 افراد تھے، ہم پانچ سے چھ ٹیمیں بناتے تھے۔

کھیلوں کے سازوسامان، مشروبات، اور کھانے (زیادہ تر پیزا) جیسے تمام اخراجات پورے کرنے کے لئے ہر کھلاڑی 5000 وون دیتا تھا۔ ٹورنامنٹ عام طور پر 2 سے 3 دن تک جاری رہتا تھا۔ کرکٹ ٹورنامنٹ ایک تفریح کن اور یادگار تقریب تھی۔ مجھے واقعی ان دنوں کی کمی محسوس ہوتی ہے۔

• ٹوئرز

ہانیانگ فیملی اپنے ممبروں کے لئے انڈسٹریل ٹوئرز کا اہتمام کرتی تھی۔

ہانیانگ فیملی کے علاوہ جو ہماری مقامی برادری تھی، کوریا میں تین اور پاکستانی کمیونٹیز تھیں۔

پاکستان اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کوریا(پی ایس اے سیPSAK)

پاکستان بزنس کمیونٹی کوریا

پاکستان ورکرز کمیونٹی کوریا

کوریا میں 2016 میں تقریباً1100 طلبا، 600 تاجر اور 4200 کارکن تھے۔

پاکستان اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کوریا میں رہنے والے طلبا کے لئے ایک ذریعہ تھا کہ وہ زندگی کے ہر شعبے میں ایک دوسرے سے مربوط / مدد کرتا تھا۔ اس ایسوسی ایشن کی ایک کابینہ تھی جس میں صدر، نائب صدر، سکریٹری اور دیگر شامل تھے۔ ہر سال ایسوسی ایشن صدر، نائب صدر، سکریٹری، اور دیگر کو منتخب کرنے کے لئے انتخابات کرواتی تھی۔ کوریا میں جشن آزادی بڑے پیمانے پر منائی جاتی تھی۔ کوریا میں پاکستانی سفارت خانے اور پاکستان بزنس کمیونٹی کوریا جشن آزادی کی تقریب بڑے پیمانے پر منانے میں مدد کرتے تھے۔ اس تقریب کے لئے مختلف پاکستانی گلوکار کوریا آئے تھے۔ میں نے متعدد پروگراموں میں حصہ لیا جن میں بلال

کو ایک دفعہ مدعو کیا گیا تھا، اور عطاء اللہ عیسیٰ خیلوی کو دوسرے پروگرام میں مدعو کیا گیا تھا۔ تقریب کے بعد برادری ظہرانے اور عشائیہ فراہم کرتی تھی ۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے وہاں بھی ہمارے پروگرام افراتفری کا شکار ہوتے تھے۔ ایک پروگرام میں میں نے ایک کورین وزیر سے سنا کہ پاکستان اور کوریا کو یک وقت آزادی ملی تھی۔ پاکستان نے ترقیاتی منصوبے بنائے جو کورین کو بھی دیئے گئے۔ کوریائی عوام نے ترقیاتی منصوبوں کے مطابق کام کیا اور اب وہ کہاں ہیں۔ تاہم ہم نے اس کی منصوبہ بندی کی لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہوا اور ہم اب کہاں ہیں۔

• کورین حکومت اور غیر سرکاری تنظیمیں

ان سرگرمیوں کے علاوہ کیلیے اور دوستوں کے ساتھ بھی بہت گھوما پھرا۔ اس کے علاوہ کوریا کی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں نے مفت میں بہت گھوما پھرایا۔ گھومنے پھرنے کی تفصیلات آگے بتاؤں گا۔ تاہم یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ کوریا ایک مفت سیاحت کا ملک بھی ہے۔ مختلف کورین کمپنیاں غیر ملکیوں کو مفت گھومنا پھرنا فراہم کرتی ہیں۔ سیاحوں کے اخراجات عام طور پر کورین حکومت یا کسی غیر سرکاری تنظیم کے ذریعہ ادا کیے جاتے ہیں۔ گھومنے پھرنے میں نقل وحمل، کھانا اور رہائش شامل ہیں۔

ان ٹوئرز کا مقصد کوریائی سیاحت کو فروغ دینا تھا۔ بہت سارے سیاح کوریا نہیں جاتے ہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ کوریا سیاحت کا ملک نہیں ہے اور یہاں حلال خوراک سے متعلق مسائل ہیں۔ کوری حکومت خاص طور پر عرب ممالک کے لوگوں کو راغب کرنے کے لئے ان ٹوئرز کا استعمال کرتی ہے۔ میں نے مفت ٹوئرز پر کئی مقامات کا بھی دورہ کیا۔ میں واوو کوریا WOW KOREA کے نام سے ایک سال کے ٹوئر پروگرام میں بھی شامل ہوا اور چار ٹوئرز کئے۔ ہر ٹور 3 سے 4 دن کا تھا۔ ٹوئرز کے بعد ہمیں سوشل میڈیا پر ان جگہوں کو فروغ دینا تھا۔ واوو کوریا ٹیم میں ہ 40 غیر ملکی تھے۔ ہم پہلے ٹوئر پر گانگ ون، دوسرے ٹوئر میں بوسان، تیسرے ٹوئر میں دانگجن اور آخری ٹوئر میں گویانگ گئے تھے۔

میں کوریا میں حلال فوڈ انسپکٹر بھی تھا۔ مجھے ایک سال کی مدت کے لئے کورین مسلم فیڈریشن (کے ایم ایف KMF) نے منتخب کیا تھا۔ کے ایم ایف ہم سے حلال ریستوران دیکھنے کو کہتے تھے۔ ہم حلال ریستوران میں عام گاہک کی حیثیت سے کھانا کھاتے اور کھانے کے معیار اور مقدار کے بارے میں کے ایم ایف کو رپورٹ کرتے تھے۔

ویکیشن

ہمارا پروفیسر ہر سال ہر ایک کو تقریباً 15 سے 20 دن کی چھٹی دیتا تھا۔ ہر سال میں دو سیمسٹر بریک ہوتے تھے: سردیوں کا سیمسٹر بریک اور گرمیوں کا سیمسٹر بریک۔ پاکستان میں موسم گرما بہت گرم ہے اور کوریا میں موسم سرما بہت سرد، اس لئے ہم پاکستان میں سردیوں کی چھٹیاں گزارتے تھے۔ جو کوئی بھی پاکستان جانے کا خواہاں ہو وہ ٹکٹ مہینوں پہلے ہی بک کرا دیتا تھا اور خریداری شروع کر دیتا تھا۔ سب کے پاس تحفوں کی فہرست ہوتی تھی۔

میرا ایک لیب میٹ جس کا نام سلمان میمن ہے مارچ 2017 میں کوریا آیا تھا اور وہاں پہنچنے کے ایک ہفتہ کے بعد ہی ڈائیسو DAISO سے تقریباً ایک لاکھ وون کی شاپنگ کی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ پاکستان جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ پھر شاپنگ کیوں؟ اس نے کہا کہ وہ دو سال بعد پاکستان جائے گا لیکن ابھی سے جانے کی تیاری کر رہا ہے۔

پاکستان جانے والوں کو الوداعی پارٹی بھی دی جاتی تھی لیکن پاکستان سے واپسی پر تمام لوگوں کے لئے مٹھائیاں لانا ضروری تھا۔ ہم کوریا سے پاکستان آنے کے لئے مختلف ایئر لائنز استعمال کرتے تھے جیسے کہ:

- ایئر چائنا جو وایا بیجنگ آتی تھی AIR CHINA VIA BEIJING
- تھائی ایئر جو وایا بینکاک آتی تھی THAI AIR VIA BANGKOK
- قطر ایئر جو وایا دوحا آتی تھی QATAR AIR VIA DOHA
- ایمیریٹس جو وایا دبئی آتی تھی EMIRATES VIA DUBAI

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ ایئر چائنا بہت سستی تھی۔ ایئر چائنا صبح 9 بجے کوریا سے روانہ ہوتی تھی اور شام 7 بجے اسلام آباد اور رات 10 بجے کراچی پہنچتی تھی۔ وہی فلائٹ رات 12 بجکر 10 منٹ پر کراچی سے کوریا کے لئے روانہ ہوتی تھی۔

جب بھی ہوائی جہاز کے ٹائر پاکستان کے رن وے پر لگتے تھے تو ایک دل میں عجیب و غریب خوشی محسوس ہوتی تھی جو میں الفاظ میں نہیں بتا سکتا۔ یہ ایک فطری احساس تھا۔ میں اپنی فیملی سے ملنے کے احساس کو الفاظ میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن کراچی ایئر پورٹ پر لینڈ نگ کے بعد سب کچھ یوں لگتا تھا جیسے اندھیرا اور دھول پڑی ہو۔

مجھے چھٹیوں میں شروع کے ایام میں چلنے پھرنے یا گاڑی چلانے میں دشواری ہوتی تھی۔ کیونکہ کوریا میں پورا سال گاڑی کا استعمال نہیں کرتے تھے اور سڑک عبور کرنے کے لئے پیڈسٹریل کا استعمال کرتے تھے۔ چھٹیوں کے دوران میں اپنا زیادہ تر وقت فیملی اور دوستوں کے ساتھ گزارتا تھا۔ لنچ سے لیکر ڈنر تک کی دعوتیں ہوتی تھیں اور گھومنا پھرنا الگ۔ چھٹیوں کے دوران ریسرچ کی ٹینشن ختم ہوجاتی تھی اور اگلے سال کے لئے تازہ دم ہوجاتے تھے۔

کوریا میں فیملی کے ساتھ گذارا ہوا وقت

اکثر شادی شدہ لوگ کچھ وقت کیلئے فیملی کو کوریا میں بلا لیا کرتے تھے اور میں نے بھی یہی منصوبہ بندی کی۔ دوسرے سال میں اپنی فیملی کو کوریا لے آیا، فیملی کو کوریا بلانے کیلئے مطلوبہ دستاویزات بنوانا بھی ایک مشکل مرحلہ تھا۔ اس میں پروفیسر سے اجازت کا لیٹر لیا اور کورین کورٹ سے ایفوڈیوٹ بھی شامل تھا۔ یہ دستاویزات ویزہ کیلئے مطلوب تھے۔ پہلے سال کی چھٹیاں مکمل کرنے کے بعد میں اپنی شریک حیات اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایمیرٹس ایئر لائن سے براستہ دبئی کوریا پہنچے۔

فیملی والے لوگ مین گیٹ (جسے سادونگ کہا جاتا ہے) کے پاس رہتے تھے۔ اس لئے میں نے بھی وہاں ایک گھر کرایہ پر لیا۔ سادونگ میں ایک کمرے والے گھر کا کرایہ ماہانہ تقریباً (30000) وون تھا۔ ہمیں ایچ ای سی کی جانب سے ماہانہ (90000) وون ملتا تھا اس لئے اتنے پیسوں میں فیملی کے ساتھ گذارہ کرنا کافی مشکل تھا۔

فیملی کے ساتھ میرا معمول اس طرح رہا کہ میں صبح کا ناشتہ کرکے یونیورسٹی چلا جاتا تھا، دوپہر کو اہلیہ اور بیٹا یونیورسٹی پارک میں آجاتے تھے وہاں بیٹھ کر ہم لنچ کیا کرتے تھے۔ پھر وہ گھر چلے جایا کرتے تھے اور میں لیب واپس۔ پھر میں چھ بجے عشائیہ کیلئے گھر آجایا کرتا تھا، اور سات بجے سے دس بجے تک لیب میں کام ختم کرنے کے بعد واپس گھر آجایا کرتا تھا۔ ہفتہ اور اتوار کو فیملی کے ساتھ باہر گھومنے نکل جایا کرتے تھے۔

میرا اور میرے ساتھ احباب کا زیادہ تر وقت لیب میں گذرتا تھا اس لئے فیمیلیز اپنے پروگرام خود ہی مرتب کیا کرتی تھیں۔ اکثر پاکستانی فیمیلیز کے بچے گھروں میں رہتے تھے۔ البتہ کچھ ڈے کیئر یا اسکول جاتے۔ کیونکہ وہاں ڈے کیئر اور اسکولنگ بہت مہنگی ہے۔

کوریا میں فیملی کے ساتھ بغیر انشورنس رہنا ناممکن ہے۔ چھوٹی سے چھوٹی بیماری کے علاج کا بل بھی لاکھوں میں آتا تھا۔

فیملی کو ساتھ رکھنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ انسان ذہنی پریشانی سے آزاد ہو جاتا ہے خواہ وہ پریشانی ریسرچ کی ہو، کھانے پکانے کی ہو یا کپڑے دھونے کی۔ اسکالرشپ کے پیسے کم ہونے کی وجہ سے فیملی کو زیادہ عرصہ تک رکھنا ممکن نہیں تھا۔

کورین میری نظر سے

اس سیکشن میں میں آپ کو کورین کے بارے میں بتاؤں گا جیسے میں نے ان کو دیکھا۔ سب سے پہلے یہ بتانا ضروری ہے کہ کورین بچے اور عمر رسیدہ لوگ جلد سو جاتے ہیں جبکہ نوجوان دیر سے سوتے ہیں۔ عمر رسیدہ لوگ رات 10 بجے تک سو جاتے ہیں اور صبح 5 یا 6 بجے کے درمیان اٹھ جاتے ہیں۔ نوجوان طبقہ رات کے 1 یا 2 بجے تک سو جاتے ہیں اور صبح 7 یا 8 کے درمیان اٹھ جاتے ہیں۔

اکثر لوگ صبح نہا کے نہیں آتے کیونکہ وہاں صبح نہانے کا کوئی رواج نہیں۔ اکثر کورین، چینی اور جاپانی لوگ سونے سے پہلے نہاتے ہیں۔

زیادہ تر گھریلو ناشتہ کر کے آتے ہیں، ناشتہ کا وقت صبح 7 یا 8 ہے۔ باقی ہاسٹل میں رہنے والے طلباء جب لیب میں آتے تو ان کے ہاتھوں میں بلیک کافی کا کپ ہوتا تھا، جو سردیوں میں گرم اور گرمیوں میں ٹھنڈہ ہوتا تھا۔ بلیک کافی میں دودھ اور چینی نہیں ہوتی تھی۔ ہر ایک صبح 8 یا 9 بجے تک اپنے اپنے دفتر یا کلاس یا لیب میں پہنچ جاتا۔ وہاں پورے 12 بجے لنچ / دوپہر کے کھانے کا وقت ہوتا تھا۔ ہر ایک دوپہر کے کھانے پر باہر جاتا۔ کورین عام طور پر ریستورانوں میں روٹی کھاتے ہیں۔ وہاں کوئی کتنا ہی مصروف ہو لیکن 12 سے 1 بجے کے درمیان کام نہیں کرتا تھا۔ اس دوپہر کے کھانے کے وقفے پر سب روٹی کھاتے اور دوستوں کے ساتھ بات چیت کرتے۔ رات کے کے کھانے کا وقت 6 بجے تھا اور لنچ ٹائم کی طرح بغیر کسی وقت ضائع کیے وہ 6 بجے ڈنر پر جاتے اور 7 بجے واپس آجاتے۔ اور رات دیر گئے تک کام میں مصروف رہتے۔ کوریائی ہر کھانے کے بعد برش کرتے تھے۔

کوریا میں ذات پات کا نظام بہت عام ہے۔ کورین نام سے پہلے ذات کا نام لکھتے ہیں۔ جیسا کہ میرے پروفیسر کی ذات کم تھی، کورین لیب میٹس کی ذات بَیک، ام اور جیون تھی۔ سب سے زیادہ عام اعلی کورین ذاتوں میں کم KIM، لی LEE اور پارک PARK ہیں۔ جیسا کہ کم جونگ ان جو کہ نارتھ کوریا کا وزیر اعظم ہے اس کی ذات بھی کم ہے۔

کوریا والے اچھے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے کا شوق رکھتے تھے۔ وہ سب کچھ برانڈیڈ BRANDED پہنتے تھے۔ اگرچہ کورین لباس عام طور پر یونیسیکس UNISEX ہوتا ہے مطلب کہ لڑکوں اور لڑکیوں کے لباس جیسے شرٹ، جینز اور جوتوں میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ کوریز کے کپڑے سیزن وائز ہوتے تھے۔ ایک موسم سرما میں جو کپڑے پہنے گئے وہ دوسرے موسم سرما کے لئے نہیں رکھے جاتے تھے۔ سیزن کے

استعمال شدہ کپڑے ایک گرین باکس میں ڈالتے تھے جہاں سے وہ دوسرے ممالک میں بر آمد کئے جاتے تھے۔ میں نے کبھی بھی کورین کے لباس پر روٹی یا کسی اور چیز کا داغ نہیں دیکھا۔

کورین پرفیوم کے بھی بڑے شوقین تھے۔ مہنگے مہنگے پرفیوم استعمال کرتے تھے۔ لیکن ان کے پرفیوم لائٹ ہو تے تھے، وہ ہمارے پرفیوم سے الرجک تھے کیونکہ ہمارے پرفیوم ہارڈ ہوتے تھے۔

ان کی ہیئر کٹنگ پروپر PROPER ہوتی تھی۔ زیادہ تر لڑکوں اور لڑکیوں کے بال کٹوانے کے سیلون ایک ہی ہوا کرتے تھے۔

کورین لڑکیوں کا میک اپ کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔

کوریا میں آنکھوں، ناک، ہونٹوں اور جسم کے کچھ حصوں کی سرجری بھی ایک عام بات ہے۔ کوریا کی سرجری دنیا بھر میں مشہور ہے۔

کوریا میں علاج بہت مہنگا ہے۔ یاد رہے کہ کوریا میں انشورنس کے بغیر علاج کروانا ناممکن ہے۔

کورین آہستہ اور ہلکی آواز سے بولتے تھے۔ کورین بولنے میں بہت اچھے تھے،۔ تمام پولائیٹ وے میں بولتے اور جلدی جلدی سے بات نہیں کرتے تھے۔

کورین کھانے پینے میں چینی، تیل اور نمک نہ ہونے کے برابر ہے۔ صحت مند کھانے، ورزش اور ویک اینڈز پر گھومنے کی وجہ سے کوریز کی اوسط عمر تقریباً 80 سال ہے۔ جو پاکستانی یا دوسرے ایشیین ممالک سے کہیں زیادہ ہے۔

کوریز کے ہاں کافی شاپز پر وقت گزارنے کا بہت ٹرینڈ یا رجحان ہے۔ کافی شاپ میں کافی پینے کے ساتھ ساتھ آفس کے کام بھی کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب ایک ٹرینڈ متعارف کروایا گیا ہے جس کو کوفیس COFFICE کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کافی پینے کے ساتھ ساتھ آفس کا کام کرنا۔

پورا ہفتہ کام کرنے کے بعد کورین ہفتے کے آخر میں یعنی کہ ویکینڈ / (ہفتہ اور اتوار) گھومتے پھرتے ہیں۔ اس کے برعکس ہم پاکستانی ہفتے کے آخر میں سونا پسند کرتے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس قوم کو اتنی کم نیند کیسے آتی ہے؟ نوجوان ویکینڈ پے شہر میں گھومتے پھرتے ہیں یا کلب جاتے ہیں۔ کپلز ویکینڈ پہ پارک اور کلب جاتے ہیں جبکہ بزرگ ویکینڈ پے پہاڑوں پے ہائیکنگ پے جاتے ہیں یا موٹر سائیکلوں پر گھومنے نکل جاتے ہیں .

کوریا میں کیش کا استعمال بہت کم ہے۔ تقریباً ہر چیز کارڈ پے یا آن لائن خریدی جاتی ہے۔ زیادہ تر آن لائن خریداری جی مارکیٹ GMARKET یا کوپانگ COUPANG سے کی جاتی ہے۔ زیادہ تر کیش کا استعمال ٹی منی کو ریچارج کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم کوریا میں کیش کم ہی رکھتے تھے۔
کوریا میں چابی کا استعمال بھی کم سے کم ہے۔ جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا تھا کہ ہاسٹل کے کمرے سے لے کر انجینئرنگ بلڈنگ تک سب کچھ پاس ورڈ یا کارڈ پر تھا۔
میں نے اپنے تین سالوں کے دوران کبھی بھی کوریز کو لڑتے نہیں دیکھا یا تیز بات کرتے نہیں سنا۔ ایک بار ایک ازبک ایک معاملے پر ایک کورین سے تیز بات کر رہا تھا لیکن کورین نہ تو تیز بولا اور نہ ہی اسے دھمکایا۔
یہاں یہ یاد رہے کہ اگر دو افراد کے مابین کوئی جھگڑا ہوا اور جس نے ہے پہلے ہاتھ لگایا تو وہ شخص جرم کا مرتکب ہو گا۔ اس لئے وہاں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا تھا۔ کوریا میں جنسی زیادتی کا الزام ثابت ہونے پر اسے سزا کے طور پر نامرد کر دیا جاتا ہے۔
کورین صبح گھر سے نکلنے سے پہلے دو کام کرتے تھے: موبائل پر موسم چیک کرتے اور ایک چھتری UMBRELLA اٹھا لیتے۔ کوریا کا موسم انپریڈکٹیبل UNPREDICTABLE ہے یعنی ہم یہ پیشن گوئی نہیں کر سکتے کہ برف باری ہو گی یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیگ / پرس میں ہمیشہ ان کے پاس چھوٹی چھتری ہوتی ہے۔
کوریا میں لیبر / مزدوری بہت مہنگی تھی۔ مثال کے طور پر ایک موٹر سائیکل جس کی قیمت 70 ہزار وون ہے اس کا ٹائر 30 ہزار وون کا تھا اور اگر اس کی ٹیوب پنکچر ہو جائے تو اس کو پنکچر لگانے کی مزدوری / معاوضہ 10 ہزار وون ہوتا۔ اسی طرح اگر آپ کو 20 ہزار وون میں پینٹ مل جاتی لیکن اس کو الٹر کرنے کی مزدوری / معاوضہ 10 ہزار وون ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ پرانی چیزوں سے زیادہ نئی چیزوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ پرانی گاڑیوں کی ٹیکس کی شرح بھی زیادہ ہے۔
کورین کبھی بھی کسی کی طرف نہ ہی دیکھتے اور گھورتے تھے۔ آپ کو سب وے چلتے پھرتے ایسے لگے گا جیسا کہ آپ سب وے میں اکیلے ہوں۔
کورین کی ایک بری عادت یہ تھی کہ وہ موبائلوں میں مدہوش رہتے تھے۔ کچھ توجہ موبائل سے آنکھ نہیں نکالتے تھے۔

کورین کمپیوٹر گیمز کے بھی بہت شوقین ہیں۔ اتنے شوقین کے وہاں آن لائن کمپیوٹر گیمز کے ٹورنامنٹ ہوتے ہیں۔

اکثر کورین پاکستانیوں کو کم پسند کرتے تھے۔ اس بات کا ثبوت یہ کہ اگر کسی ریسٹورنٹ پے پاکستانی ریسٹورنٹ لکھا ہوتا تو کورین وہاں کم جاتے تھے لیکن اگر کہیں انڈین ریسٹورنٹ ہوتا تو کورین اسے زیادہ ترجیح دیتے۔ اگر آپ سب وے میں سفر کرتے ہیں اور کوئی آپ سے پوچھتا ہے کہ آپ کہاں سے ہیں؟ اور آپ کہتے ہیں کہ میں پاکستان سے ہوں تو یا وہ سیٹ تبدیل کر لیتے یا وہاں سے اٹھ جاتے۔ اس لئے کچھ دوست اپنے آپ کو دبئی کا عرب کہتے تھے جس کے بہت مطلب ہیں۔ بد قسمتی سے یہ امیج بھی ہمارا اپنا ہی بنایا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ دہشت گردی کا داغ ہم پر ہے۔

کوریا ایک ترقی یافتہ ملک ہے لیکن کوریا کی کرنسی پاکستان سے کم ہے۔ پاکستان میں آج کل ایک ڈالر کی قیمت 165 روپے ہے جبکہ کوریا میں ڈالر 1200 وون کے آس پاس ہے۔ لیکن وہاں کے لوگوں کی آمدنی ہمارے ملک کے لوگوں سے کہیں زیادہ ہے۔ عام طور پر ایک شخص کی آمدن 4 سے 5 ہزار ڈالر ہے۔ جبکہ پاکستان میں اوسطاً ایک شخص کی آمدن 2 سو سے 3 سو ڈالر ہے۔

جیسا کہ ہمارے پاس واٹس ایپ ہے ان کے پاس اپنا سافٹ ویئر ہے جس کو کاکاو کہا جاتا ہے۔ کاکاو KAKAO میں آڈیو اور ویڈیو کالز کے علاوہ بسوں کا سسٹم، ٹیکسی سروس اور بینکنگ کی سہولیات بھی میسر ہیں۔

اسی طرح ان کا سرچ انجن بھی الگ ہے جسے نیور NAVER کہا جاتا ہے۔ جب کہ ہم گوگل GOOGLE استعمال کرتے ہیں۔

کورین اسپا اور مساج کے بھی شوقین ہیں۔

کوریز کو کتوں اور بلیوں کا بھی شوق ہے۔ وہ اپنے بچوں کی نسبت ان کی زیادہ پرواہ کرتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا تھا کہ کوریا میں بہت سے لوگوں کا کوئی مذہب نہیں ہے اور کچھ کا مذہب عیسائیت یا بدھ مت ہے۔ کورین لوگ ہم سے اسلام، حضرت عیسیٰ، سور کا گوشت اور شراب کے بارے میں بہت سارے سوالات پوچھتے تھے۔ اب دائود نامی ایک کورین نوجوان مسلمان ان موضوعات پر اچھے پروگرام چلا رہا ہے۔

کوریان اور ہم میں دوری ہونے کی بنیادی وجہ خنزیر کا گوشت نہ کھانا اور شراب نوشی نہ کرنا ہے۔

کوریا گھر کی صفائی، کا کی صفائی، پیٹرول بھرنا یا کپڑے دھونا، سب کچھ خود کرنا پڑتا ہے۔

کوریا ایک سائیکل دوست ملک ہے۔ سائیکلوں کے لئے بہت سارے رستے ہیں۔ کوریا میں سائیکل چلانے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ کوریا میں آپ کو جگہ جگہ سائیکل اسٹینڈ ملینگے۔ بیشتر کورین سائیکلیں بھی کرایے پر لے کر چلا تے ہیں۔ سائیکل کا چھ ماہ یا سال کا کارڈ بنتا ہے۔ اس کارڈ کے ذریعے آپ موٹر سائیکل پر سوار ہو کر ایک سائیکل اسٹینڈ سے دوسرے سائیکل اسٹینڈ تک جاسکتے ہیں۔ ہر سب وے، بڑے بس اسٹاپ، بڑے رہائشی علاقوں اور یونیورسٹیوں میں موٹر سائیکل اسٹینڈ ہوتے ہیں۔

آپ کو کوریا میں جگہ جگہ وینڈنگ مشینیں نظر آئینگیں۔ ان وینڈنگ مشینوں کی مدد سے آپ پانی، کولڈ رنک، ببل اور ایسی تمام مصنوعات / اشیاء500 وون سے 1000 وون تک نکال سکتے ہیں۔

کوریامیں حلال ریسٹورنٹ

جیسا کہ میں نے آپ کو پہلے بتایا کہ میں کوریامیں حلال کھانے کے لیے پریشان تھا کیونکہ کچھ دوستوں نے مجھے بتایا کہ میرے لئے حلال کھانا ڈھونڈنا بہت مشکل ہو گا۔ لیکن حقیقت میں کوریا میں بہت سے حلال ریسٹورنٹ ہیں۔ سیئول اور خاص طور پر ایتیوان حلال ریسٹورنٹ سے بھرا ہوا تھا۔ جیسے حلال کورین ریسٹورنٹ، ترکش ریسٹورنٹ، پاکستانی ریسٹورنٹ، انڈین ریسٹورنٹ ، انڈونیشین ریسٹورنٹ، ملائیشین ریسٹورنٹ اور عرب ریسٹورنٹ۔ میں کچھ ریستورانوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

o حلال کورین ریسٹورنٹ

ایتیوان میں کچھ حلال کورین ریسٹورنٹ تھے جیسے:

- مکن ریسٹورنٹMAKKAN RESTAURANT
- عید ریسٹورنٹEID RESTAURANT
- مری اریسٹورنٹMURREE RESTAURANT
- حج ریسٹورنٹHAJJ RESTAURANT
- ینگ گڈ ریسٹورنٹYANGOOD RESTAURANT

ان ریستوران میں وہی کورین کھانے تھے جو میں پہلے کھاتا تھا لیکن یہ کھانے حلال تھے۔ گوشت حلال ہوتا تھا، ان ریسٹورنٹ میں شراب بھی ممنوع تھی۔

ترکش ریسٹورنٹ

سیئول اور خاص طور پر ایتیوان میں ترکش ریسٹورنٹ کی ایک بڑی چین موجود ہے۔ جو مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔ کچھ خاص ترکش ریسٹورنٹ یہ تھے۔

- کاروانKARVAN
- پاشاPASHA
- مسٹر کبابMR. KABAB
- سلامSALAM
- سلطان کبابSULTAN KABAB

ان ترکش ریسٹورنٹ میں ترکی کا کھانا تھا جو کہ بہت ہی لذیذ اور صحت کے لئے فائدہ مند تھا۔ ترکش ریسٹورنٹ کے مشہور پکوان میں رائس کباب یا رائس پیلف کباب اور بریڈ یا روٹی کباب تھے۔ رائس پیلف کباب میں چاول کے ساتھ دنبے کے گوشت LAMB کے ساتھ ساتھ لیٹیوس، کھیرے، چپس اور ٹماٹر بھی رکھے جاتے ہیں اور کیچپ اور رائتہ بھی اوپر ڈال کے دیا جاتا تھا۔ اوسط کباب کی قیمت 10،000 وون یا ایک ہزار پاکستانی ہے۔ ہم اکثر رائس پیلف کباب کھاتے تھے جبکہ کورین روٹی کباب کو زیادہ ترجیح دیتے تھے کیونکہ کورین ہمیشہ اپنے کھانوں کے ساتھ چاول کھاتے تھے۔ کچھ ترکش ریسٹورنٹ پکوانوں کا ذائقہ پاکستانی کھانوں سے بھی زیادہ لذیذ تھا۔

عام طور پر ترک افراد گوشت کے پکوان بہت پسند کرتے تھے، ترکی کے کھانوں میں گوشت بھرا ہوا ہوتا تھا۔ رائس پیلف کباب اور بریڈ کباب کے علاوہ ترکش پیزا، سوپ (جیسے ہمارے پاس دال ہے) اور قہوہ بھی بہت مشہور تھا۔ میرے سب سے زیادہ پسندیدہ ریسٹورنٹ ترکش ریسٹورنٹ تھے۔

پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ

سیئول شہر اور خاص طور پر ایتیوان میں پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ موجود ہیں، جو مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔ کچھ خاص پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ یہ تھے۔

- بمبئی گرل BOMBAY GRILL (ایتیوان، سیئول)
- مری مسلم فوڈ (ایتیوان) MURREE MUSLIM FOOD (ایتیوان، سیئول)
- فارینز ریسٹورنٹ FOREIGNER RESTAURANT (ایتیوان، سیئول)
- تاج ریسٹورنٹ TAJ RESTAURANT (ایتیوان، سیئول)
- دہلی گیٹ ریسٹورنٹ DEHLI GATE RESTAURANT (گنگنم، سیئول)
- درگا ریسٹورنٹ DURGA RESTAURANT (جونگنو، سیئول)
- اوم ریسٹورنٹ OM RESTAURANT (سیئول)
- بابا انڈیا ریسٹورنٹ BABA INDIA RESTAURANT (سیئول)

پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ میں ایک ہی جیسے پکوان تھے۔ پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ میں جو چیز سب سے زیادہ پسند کی جاتی تھی وہ تھی چکن تندوری، بریانی اور کری یا سالن۔ پاکستانی اور ہندوستانی ریسٹورنٹ میں کھانا بہت مہنگا تھا۔ اگر کوئی شخص سالن اور روٹی کھاتا تو 15،000 سے 20،000 وون یعنی پاکستانی ایک ہزار سے دو ہزار روپے کا بل بنتا جبکہ چائے تین ہزار سے پانچ ہزار وون یعنی پاکستانی تین سو سے پانچ سو تک کا بل بنتا۔

ایرانی ریسٹورنٹ

سیئول شہر اور خاص طور پر ایتیوان میں کئ ایرانی ریسٹورنٹ تھے۔ ایک مشہور ایرانی ریسٹورنٹ جس کا نام پیز ابر گر (پی بی) ہے اس ریسٹورنٹ کو دو ایرانی بھائی چلاتے تھے، اس ریسٹورنٹ کا کھانا بہت ہی لذیذ تھا۔ ایرانی ریسٹورنٹ کے بعد ترکش ریسٹورنٹ کا کھانا میرا پسندیدہ تھا۔ اس کے علاوہ ایرانی کباب اور نان بھی بہت مشہور تھے۔

عرب ریسٹورنٹ

سیئول شہر میں اور خاص طور پر ایتیوان میں کئی عرب ریسٹورنٹ تھے جیسے:

o دبئ ریسٹورنٹ DUBAI RESTAURANT (ایتیوان)

o قاہرہ ریسٹورنٹ CAIRO RESTAURANT (ایتیوان)

دبئ ریسٹورنٹ کا خاص کھانا مندی تھا اور قاہرہ ریسٹورنٹ کا خاص کھانا کباب اور نان تھے۔

اس کے علاوہ ایتیوان میں انڈونیشین اور ملائشین ریسٹورنٹ بھی تھے۔ ملائیشین ریسٹورنٹ کا خاص کھانا ناسی لیمک تھا۔

سیئول کے علاوہ حلال ریسٹورنٹ کوریا کے دوسرے شہروں میں تھے جیسے کہ:

•جیجو

- بغداد کیفے اور ریسٹورنٹBAGHDAD CAGE & RESTAURANT
- راج محل ریسٹورنٹRAJ MAHAL

•بوسان

- پنجابی انڈین ریسٹورنٹPUNJABI INDIAN RESTAURANT
- ہیلو انڈیا ریسٹورنٹHELLO INDIA
- بمبئ براؤBOMBAY BRAO

•گیونگی

گیونگی میں دو بڑے شہر (سووان اور انسان) ہیں۔

- گرین ٹیرس ریسٹورنٹ TERRACE GREEN RESTAURANT(سووان)
- دہلی ڈھابا ریسٹورنٹDEHLI DHABA RESTAURANT (سووان)
- درگا ریسٹورنٹDURGA RESTAURANT (سووان)
- کنزہ ریسٹورنٹKINZA RESTAURANT (سنبن، انسان)
- تاج محل انڈین ریسٹورنٹTAJ MAHAL RESTAURANT (انسان)
- کنزہ ریسٹورنٹKINZA RESTAURANT (جنگانگ، انسان)

سیئول

سیئول کوریا کا سب سے بڑا اور مشرقی ایشیاء کا ایک اہم سیاحتی شہر ہے۔ زیادہ تر سیاح ایئر پورٹ سے سب وے کے راستے سیئول آتے ہیں اور وہ ٹھہرنے کے لئے سنٹرل سیئول یا گنگنم جاتے ہیں۔ سیئول اسٹیشن سیئول شہر کا گیٹ وے ہے اور سب سے زیادہ مسافر یہاں ہی آتے ہیں۔ سیئول اسٹیشن عام سب وے سے لے کر تیز رفتار کوریا ٹرین ایکسپریس (کے ٹی ایکس) کے لئے ایک اہم ٹرین اسٹیشن ہے۔ یہ ٹرینز جیونجو JEONJU، بوسان BUSAN، گنگنیونگ GANGNEUNG اور کوریا کے دوسرے مشہور شہروں تک جاتی ہیں۔ کے ٹی ایکس کے علاوہ سیئول اسٹیشنز سے آئی ٹی ایکس (ITX)، سمائیل SAEMAEUL، منگنگھوا MUGUNGHWA ٹرینیں بھی چلتی ہیں۔ سیئول اسٹیشن سیئول سب وے لائن نمبر 1 اور 4 کے ذریعے منسلک ہیں جو گیونگی صوبہ اور جنگانگ سے منسلک ہیں۔ ایئر پورٹ ریلوے ایکسپریس ٹرین (اے آر ایکس) سیئول سے انچئن ایئر پورٹ اور سیئول اسٹیشن کے درمیان چلتی ہیں۔
سیئول اسٹیشن انجینئرنگ کا ایک شاہکار ہے۔ اسٹیشن کی عمارت بڑی اور نہایت ہی خوبصورت نہ صرف خوبصورت ہے۔ وہاں مختلف شاپنگ مالز، ریسٹورنٹز اور کافی شاپز موجود ہیں۔ سیئول اسٹیشن کے ساتھ لوٹ مارٹ بھی ہے۔ سیئول اسٹیشن کے قریب سیئولو ہے جو ایک پل کی طرح ہے جس میں باغ اور واکنگ ٹریک ہیں۔ اس اسٹیشن کے قریب سیلوئم سونا جمجیبانگ (کورین روایتی اور سپا) بھی ہے۔

سیئول کوریا کے شمال مغرب میں ہے۔ سیئول کا رقبہ 605.25 مربع کیلو میٹر ہے۔ سیئول کا ریڈیس تقریباً 15 کلو میٹر ہے۔ ہان دریا سیئول شہر کو دو حصوں (شمال اور جنوب) میں تقسیم کرتا ہے۔ سیئول کے آس پاس ایک قلعہ اور اس کی دیواریں تھیں جس کے آثارات آج تک باقی ہیں۔ یہ دیواریں چار مرکزی پہاڑوں پر تعمیر کی گئی ہے جن کے نام یہ ہیں:

- نمسان
- نکسان
- بکھنسان
- انوانگسان

یاد رہے کہ کورین زبان میں پہاڑ کو سان کہا جاتا ہے۔

سیئول کو 25 اضلاع میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ضلع سونگپا ہے جبکہ رقبے کے حساب سے سب سے بڑا ضلع سیوچو ہے۔

سیئول کا نقشہ

اگرچہ ہر ضلع کی اپنی ایک اہمیت ہے لیکن جونگنو اور گنگنم کے اضلاع کی ایک خاص اہمیت ہے۔ جونگنو ہان دریا کے شمال میں اور گنگنم ہان دریا کے جنوب میں ہے۔ دارالحکومت، سیاست، اقتصادیات، ثقافت اور تاریخ میں اس کے اہم کردار کی وجہ سے ضلع جونگنو کو عام طور پر کوریا کا چہرہ اور دل کہا جاتا ہے۔ جنوبی کوریا کے صدر کی رہائش چنیگواڈی میں ہے جو بھی ضلع جونگنو میں واقع ہے۔ گنگنم ضلع بھی سیئول کے 25 اضلاع میں سے ایک ہے۔ گنگنم کا لغوی معنی "دریا کا جنوب" ہے۔ گنگنم ضلع سیئول کا تیسرا بڑا ضلع ہے۔ گنگنم اپنے جدید فن تعمیر، فلک بوس عمارتوں، جدید طرز زندگی اور کلبز کے لئے مشہور ہے۔

شہر کو ایک نظر میں دیکھنے کا بہترین طریقہ سیئول سٹی ٹور بس ہے۔ میں نے بھی پہلی بار اسی بس کے ذریعے سیئول ٹوئر کیا تھا۔ میں نے ٹوئر سے پہلے ریسرچ کی اور پھر پہلی بار سٹی ٹوئر بس پر سفر کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ میں سیئول کو سمجھ سکوں۔ سیئول سٹی ٹوئر بس کے دو اہم ٹوئرز ہیں۔ پہلا ٹوئر جیونگو کا ہے جس کا دوسرا نام

ڈائون ٹاؤن نمسان کورس ہے۔ اس ٹوئر کا ٹکٹ 18000 وون ہے۔ دوسرا ٹوئر گنگنم کا ہے۔ اس ٹوئر کا ٹکٹ 15000 وون ہے۔

سیئول میں دیکھنے کے لئے سیکڑوں مقامات ہیں لیکن بیشتر سیاح سیئول بادشاہ کے محل سے آغاز کرتے ہیں جو ہا ن دریا کے شمال میں واقع ہے۔

گیونگ بوک گنگ محل GYEONGBOKGUNG PALACE

سیئول محلات سے بھرا ہوا ہے۔ ان محلات میں بادشاہ رہتے تھے اور کام کرتے تھے۔ سیئول کے پانچ مشہور ترین محلات ہیں۔

- گیونگ بوک گنگ محل / پیلس GYEONGBOKGUNG
- چانگڈیوک گنگ محل CHANGDEOKGUN
- گیونگھج گنگ محل GYEONGHUIGUNG
- ڈیوکسو گنگ محل DEOKSUGUNG
- چنگیونگ گنگ محل CHANGGYEONGGUNG

یہ محلات ہمیں ایک جیسے لگتے ہیں۔ لہذا میں صرف مرکزی محل (گیونگ بوک گنگ محل) کا ذکر کروں گا۔

گیونگ بوک گنگ محل / پیلس جوسن خاندان کا مرکزی شاہی محل تھا۔ یہ 1395 میں تعمیر کیا گیا تھا۔ گیانگ بوکنگ محل شمالی سیئول میں واقع ہے۔ یہ محل جوسن خاندان کے پانچ تعمیر کردہ محلات میں سے سب سے بڑا محل ہے۔ گیونگ بوک گنگ محل جوسن خاندان کے بادشاہوں کی رہائش گاہ اور حکومت کے طور پر استعمال ہوا کرتا تھا۔

گیونگ بوک گنگ محل کوریا کا سب سے بڑا سیاحتی مقام ہے۔ محل کے ساتھ ہی گیانگ بوک گنگ سب وے اسٹیشن بھی ہے۔ محل میں داخل ہونے کا ٹکٹ 3000 وون ہے۔ یہ محل ہمیشہ کوریز اور غیر ملکیوں سے بھرا رہتا ہے۔ لوگ ہانبگ پہن کے یہاں آتے ہیں اور سب کے ساتھ تصویر بنواتے ہیں۔ میرا کوئی دوست جب بھی کوریا آتا میں بھی عام طور پر انھیں گیونگ بوک گنگ محل لے کر جاتا تھا۔

گیونگ بوک گنگ محل کے اہم حصے یہ ہیں:

- گیونگ بوک گنگ محل کا مرکزی دروازہ
- مین اور ساؤتھ گیٹ (گوانگیمون)
- دوسرا داخلی گیٹ (ہینگنیمون)
- تیسرا داخلی گیٹ (گیوجگیمون)
- شمالی گیٹ (سینمومون)

- ویسٹ گیٹ (جیونچو مون)
- ایسٹ گیٹ (یوگنچو مون)

یاد رکھیں کہ کورین زبان میں مون کا مطلب دروازہ ہے۔

- بیرونی کورٹ

اس کورٹ میں بادشاہ کا آفس، افسران کے آفس اور تیسرا داخلی گیٹ ہے۔

- اندرونی کورٹ

اس میں بادشاہ اور ملکہ کے کمرے ہیں۔

- تاجپوش بادشاہ کا محل

اس میں تاجپوش بادشاہ اور ملکہ کے کمرے ہیں۔

- ہال
- پل

چیونگوادی-بلیو ھائوس BLUE HOUSE

چیونگوادی گیونگ بوک گنگ محل کے بالکل پیچھے ہے۔ چیونگوادی جنوبی کوریا کے صدر کی سرکاری رہائش گاہ ہے۔ اس رہائش گاہ میں داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ آپ کو اس کے ٹوئر کے لئے پہلے سے ریزرویشن لینا ہو گا۔

بادشاہ سیجونگ کا مجسمہ

گیونگ بوک گنگ محل کے آس پاس کے مقامات میں بادشاہ سیجونگ کا مجسمہ، چیونگے چھیون، سیئول سٹی ہال اور لائبریری شامل ہیں۔ سیجونگ کوریا کے جونس خاندان کا چوتھا بادشاہ تھا۔ کنگ سیجونگ کورین زبان کے نظام کو تیار کرنے کے لئے جانا جاتا ہے۔ کنگ سیجونگ میموریل گیونگ بوک گنگ محل کے مرکزی دروازے کے قریب واقع ہے۔

چیونگے چھیونCHEONGGYECHEON

چیونگے چھیون سیئول میں خوبصورت ترین جگہوں میں سے ایک ہے. یہ پانی کی ندی کی طرح ہے. چیونگیچھن 11 کلومیٹر طویل ہے جو سیئول شہر سے بہتا ہے۔ ندی کے دونوں طرف واکنگ ٹریک ہیں۔ ندی میں مچھلیاں بھی ہیں لیکن کوئی بھی ان کے ساتھ حرکت تک نہیں کرتا ہے۔ یہ ندی ہان دریا میں بہتی ہے۔ یہاں لوگ کثیر تعداد میں آکر سکون لیتے ہیں۔ جوڑے کے بیٹھنے کے لئے یہ ایک آئیڈیل جگہ ہے۔

سیئول سٹی ہال SEOUL CITY HALL

سیئول سٹی ہال شہر کی ایک سرکاری عمارت ہے جہاں سیئول کے انتظامی امور دیکھے جاتے ہیں۔ سیئول سٹی ہال شہر کے وسط میں واقع ہے۔ سٹی ہال سیئول سب وے لائن 1 سے منسلک ہے۔ سٹی ہال کے سامنے ایک پرانا ہال ہے جسے اب سیئول میٹروپولیٹن لائبریری اور سیئول پلازہ کہا جاتا ہے۔

بکچن ہنوک ولیج BUKCHON HANOK VILLAGE

کوریا میں ہنوک یہ ایک روایتی گھر کو کہا جاتا ہے۔ بکچن ہنوک ولیج اس گاؤں کو کہا جاتا ہے جس میں کسی دور میں کوریا کے روایتی گھر تھے اور لوگ آباد تھے۔ کسی دور میں بکچن ہنوک ولیج میں جوسن خاندان کے لوگ آباد تھے۔ اب بھی کچھ ہنوک مقامی افراد کی ملکیت ہیں، جبکہ بہت سے ہنوک کو دکانوں، ریسٹورنٹ اور کیفے میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ایتیوان ITAEWON

ایتیوان سیئول کا سب سے مشہور علاقہ ہے۔ ایتیوان سب وے لائن 6 پر آتا ہے ۔ ایتیوان میں تقریباً 22،000 غیر ملکی مقیم ہیں، جن میں زیادہ تر امریکی فوجی لوگ ہیں۔ اس کے علاوہ سیاحوں کی ایک بڑی تعداد اس علاقے میں آتی ہے۔ ایتیوان کو سیئول کا بین الاقوامی ضلع بھی کہا جاتا ہے کیونکہ بیشتر غیر ملکی یہاں رہتے ہیں۔

ایتیوان میں سیئول کی واحد مسجد بھی ہے جسے سیئول سینٹرل مسجد کہا جاتا ہے۔ یہ مسجد کورین حکومت نے پچیس یا تیس سال پہلے تعمیر کی تھی۔ کوریا میں کورین مسلمان کم ہیں بلکہ غیر ملکی مسلمان زیادہ ہیں۔ ایک طویل عرصہ قبل یہاں کثیر تعداد میں ترک مسلمان آئے تھے جن کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کی گئی اور کوریز کو مسلمان بھی انہوں نے کیا۔ آج بھی ترک مسلمان بہت تعداد میں ہیں اور اسی لیے ان کے ریسٹورنٹس وغیرہ بھی زیادہ ہیں۔ اب یہاں انڈونیشین، ملائیشین، پاکستانی، ہندوستانی اور بنگالی مسلمان بھی کثیر تعداد میں آ گئے ہیں۔

ایتیوان میں بڑی تعداد میں ہوٹل، ریسٹورنٹس، دکانیں، شاپنگ مالز، کلب اور بار ہیں۔ ایتیوان کا سب سے مشہور ہوٹل ہملٹن ہے جہاں زیادہ تر غیر ملکی رہتے ہیں۔ ریسٹورنٹس میں کورین ریسٹورنٹس اور امریکی ریسٹورنٹس شامل ہیں۔ جبکہ حلال ریسٹورنٹس میں کورین ، ترکش، ہندوستانی اور پاکستانی، عربی، ایرانی،

انڈونیشین اور ملائیشین ریسٹورنٹس شامل ہیں جن کا میں نے کوریا کے حلال ریسٹورنٹس میں ذکر کیا۔ ایتیوان میں کورین حلال ریسٹورنٹس بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جہاں کورین مسلمان یا غیر ملکی مسلمان کوریا کا حلال کھانا کھا سکتے ہیں ان کے پاس حلال مرغی، چھوٹے اور بڑے کا گوشت ہے اور ان ہوٹلوں میں شراب پر پابندی عائد ہے۔ یہ ریسٹورنٹس کورین مسلم فیڈریشن کے زیر کنٹرول ہیں۔

اس کے علاوہ یہاں پاکستانی، بنگلہ دیشی، ہندوستانی اسٹورز سمیت مختلف ڈیپارٹمنٹ اسٹورز موجود تھے جیسے کہ۔

• نیشنل مارٹ (پاکستانی)

• فاریز مارٹ (بنگلہ دیش)

ان ڈپارٹمنٹ اسٹورز پر ہر چیز دستیاب ہے جیسے چھالیہ سے لے کر چائے تک۔ ہمارے پشتون دوستوں کو نسوار بھی یہیں سے ملتی تھی۔ مطلب یہ کہ ہر پاکستانی آئٹم ان دکانوں پر دستیاب تھا لیکن ان کی قیمتیں زیادہ تھیں۔

ایتیوان امیں ایک حلال دکان تھی جس کا نام البرکا تھا، جو تازہ چکن، چھوٹے اور بڑے بچے کے گوشت کی دکان تھی۔ اس کے علاوہ دوسری دکانوں میں فریز کیا ہوا گوشت ملتا تھا۔

اس کے علاوہ ایتیوان میں ہر طرح کے لباس کے شاپنگ مال کثیر تعداد میں ہیں۔ خود کورین اتنے موٹے اور لمبے نہیں ہیں اس لیے ان کے کپڑوں کے سائز نارمل ہیں۔ لیکن امریکی موٹے اور لمبے ہوتے ہیں اس لیے وہاں پر بگ سائز شاپس بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

کوریا میں زیادہ تر باریا کلب ایتیوان میں ہیں اور ریڈ ایریا بھی وہاں ہے۔ ایتیوان میں ہمیشہ لوگوں کا ہجوم رہتا ہے لیکن خاص طور پر شام کے چھ یا سات کے بعد بہت ہجوم بڑھ جاتا ہے، سینکڑوں کورین اور غیر ملکی کھانا کھانے، خریداری اور پارٹیوں میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ کورین اور غیر ملکی ساری رات بارز یا کلبوں میں گذارتے ہیں اور صبح ہوتے ہی سب وے میں گھر جاتے ہیں جو صبح پانچ بجے چلتی ہے۔

زیادہ تر ممالک کے سفارت خانے ایتیوان میں ہیں۔ پاکستان کا سفارت خانہ بھی ایتیوان میں ہے۔

نمسان سیئول ٹاور NAMSAN SEOUL TOWER

نمسان سیئول ٹاور کوریا کا پہلا سیاحتی مقام تھا۔ ٹاور کی چوٹی سطح سمندر سے تقریباً 480 میٹر بلندی پر واقع ہے جس میں نسمان پہاڑ (243.3 میٹر) اور ٹاور کی اونچائی (236.7 میٹر) شامل ہے۔ نمسان سیئول ٹاور ایشیاء کے اونچے میناروں میں سے ایک ہے۔ یہاں سے شمالی کوریا کی سرحد بھی نظر آتی ہے۔ ٹاور کو 40 سال بعد حال ہی میں عوامی رسائی کے لئے کھولا گیا ہے۔ اب یہ سیئول کے نمائندگی اور ثقافتی مقامات میں سے ایک بن گیا ہے۔ ٹاور میں اوپر جانے کا ٹکٹ 11000 وون ہے۔ کورین اور غیر ملکیوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن یہ مینار محبت کرنے والوں کے لئے خاص جگہ ہے جہاں وہ ساتھ رہنے کے وعدے کرتے ہیں اور ٹاور پر تالا لگا کر اس کی چابی پہاڑ کے نیچے پھینک دیتے ہیں۔

دونگدیمون ڈیزائن پلازہ DONGDAEMUN DESIGN PLAZA

دونگدیمون ڈیزائن پلازہ (ڈی ڈی پی DDP) کورین ڈیزائن انڈسٹری کی جدید ترین اور مقبول عمارت ہے۔ ڈی ڈی پی دونگدیمون علاقے کے وسط میں واقع ہے۔ ڈی ڈی پی میں داخلہ مفت ہے۔ ڈی ڈی پی ڈیزائن شوز اور کانفرنسز، نمائشوں، دیگر پروگراموں اور میٹنگز کے لے استعمال ہوتا ہے۔ ڈی ڈی پی کو عالمی شہرت یافتہ معمار زاہا حدید نے ڈیزائن کیا ہے۔ ڈی ڈی پی پانچ ہالوں پر مشتمل ہے:

- آرٹ ہال
- میوزیم
- ڈیزائن لیب
- ڈیزائن مارکیٹ
- دونگدیمون ہسٹری اینڈ کلچر پارک

وار میموریل کوریا WAR MEMORIAL KOREA

وار میموریل کوریا سیئول کے ضلع یونگسان میں ہے۔ یہ 1994 میں کورین فوجی تاریخ کی نمائش اور یادگار کے لئے کھولی گئی تھی۔ اس کی تشکیل کورین جنگ سے سبق لینے اور شمالی اور جنوبی کوریا کے پر امن اتحاد کی امید اور جنگ کو روکنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ اس میں چین، جنوبی کوریا اور امریکہ کی جانب سے جنگی یادگاروں اور فوجی سازوسامان کو دکھایا گیا ہے۔ میموریل میں انڈور / اندرونی نمائش کے چھ کمرے اور ایک آؤٹ ڈور نمائش کا مرکز ہے۔ وار میموریل میں داخلہ مفت ہے۔

نیشنل میوزیم کوریا NATIONAL MUESEUM KOREA

نیشنل میوزیم کوریا کورین تاریخ اور آرٹ کا میوزیم ہے۔ 1945 میں اس کے قیام کے بعد سے یہ میوزیم آثار قدیمہ، تاریخ اور آرٹ کے شعبوں میں پڑھنے اور تحقیقی سرگرمیوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ یہ مختلف نمائش اور تعلیمی پروگراموں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ نیشنل میوزیم میں داخلہ مفت ہے۔

مشہور مارکیٹس

نمدیمون مارکیٹ NAMDAEMUN MARKET

مدیمون مارکیٹ 1400 عیسوی میں قائم ہوئی تھی۔ یہ مارکیٹ کوریا کی مصروف ترین مارکیٹس میں سے ایک ہے۔ آپ کو یہاں واقعی سستی قیمتوں پر لیدھر / چمڑے کا معیاری سامان، کپڑے، دستکاری، درآمد شدہ سامان، برتن، الیکٹرانکس اور روایتی مشرقی دوائیں ملیں گی۔ دن کے دوران آپ مقامی افراد کو گھریلو سامان خریدتے ہوئے دیکھیں گے۔ نمدیمون کی اصل رونقیں رات 11 بجے سے صبح 4 بجے تک ہوتی ہیں، اس وقت مارکیٹ غیر ملکیوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ یہاں پر دکانوں پر پرائز فکس نہیں لہذا آپ جتنا بارگین کر سکیں۔ آسان زبان میں پٹھانوں والا کام ہے جہاں پر بندہ پھنسا۔

دونگدیمون مارکیٹ DONGDAEMUN MARKET

دونگدیمون مارکیٹ ڈی ڈی پی کے ساتھ ہے۔ دونگدیمون مارکیٹ میں 26 شاپنگ مالز، 30،000 دکانیں اور 50،000 مصنوعہ ساز یا کارخانہ دار ہیں۔ یہ کوریا کے مشہور شاپنگ اضلاع میں سے ایک ہے جس میں لباس، جوتے اور زیورات سے لے کر چمڑے کے سامان، کھلونے، الیکٹرانکس اور دفتری سامان تک میسر ہیں ۔ دونگدیمون مارکیٹ میں فوڈ سٹریٹ بھی ہے .دونگدیمون مارکیٹ رات بھر مصروف رہتا ہے۔

دونگدیمون مارکیٹ

گوانگجنگ مارکیٹ GWANGJANG MARKET

گوانگجنگ شہر کی بہترین مارکیٹ میں سے ایک ہے۔ یہ بازار کورین لباس اور کھانے کے لئے مشہور ہے لیکن ہمارا وہاں جانا بہت کم ہوتا تھا۔

مشہور شاپنگ ایریا

انسادونگ INSADONG

انسادونگ شہر کے مرکز میں واقع ہے۔ انسادونگ میں جدید گیلریز، کافی شاپس اور چائے کی دکانیں ہیں۔ کسی زمانے میں یہ کوریا میں قدیم آثارآت / نوادرات اور آرٹ کی سب سے بڑی مارکیٹ تھی۔ انسادونگ میں پرانی اور روایتی مصنوعات کی نمائش کے لئے سینکڑوں دکانیں موجود ہیں.

میانگدونگMYEONGDONG

میانگدونگ یہ بھی سیئول شہر کے مرکز میں واقع ہے۔ میانگدونگ ایک تجارتی علاقہ ہے اور سیئول کے مرکزی خریداری علاقوں میں سے ایک ہے۔ میانگدونگ دنیا کے اہم شاپنگ مال میں سے ایک ہے۔ میانگدونگ علاقہ تاریخی لحاظ سے دو اہم مقامات کے لئے جانا جاتا ہے: میانگدونگ کیتھیڈرل اور میانگدونگ نانتا تھیٹر۔

ہونگدے HONGDAE

ہونگدے ماپو ضلع میں ہے۔ ماپو ضلع ہان دریا کے شمال میں ہے۔ ہونگدے ہونگک یونیورسٹی کے قریب ہے۔ ہونگدے شہری فنون، میوزک کلچر، دکانوں، کلبز اور تفریح کے لئے مشہور ہے۔ یہاں آپ کو سارا دن لوگوں کا ہجوم ملے گا۔ ہونگدے میں پورہ دن موسیقی کے مختلف پروگرام ہوتے ہیں جو مفت ہوتے ہیں ۔ ہونگدے خریداری کے لئے بھی مشہور ہے۔ یہاں آپ کو ہندوستانی اور ترکی کے ریستوراں بھی ملیں گے۔ ہونگدے کے نائٹ کلب سیئول میں مشہور ہیں لہذا آپ کو رات کو بہت بڑا ہجوم ملے گا۔

یونگسان الیکٹرانکس مارکیٹ YONGSAN

یونگسان الیکٹرانکس مارکیٹ سیئول کے یونگسان ڈسٹرکٹ میں واقع ہے اور یونگسان سب وے اسٹیشن کے ساتھ ہے۔ یہ ایک ریٹیل مارکیٹ ہے۔ مارکیٹ میں 20 عمارتیں اور 5000 اسٹورز موجود ہیں جو

الیکٹرانکس کا سامان، سٹیریو، کمپیوٹرز، آفس آلات، ٹیلیفون، لائٹنگ کا سامان، الیکٹرانک گیمز اور سافٹ ویئر، ویڈیوز اور سی ڈیز فروخت کرتے ہیں۔ کورین میڈ چیزیں یہاں پر دیگر چیزوں کے مقابلے میں تقریباً20 فیصد سستی ہیں۔ یاد رہے کہ اس مارکیٹ میں بھی پرائز فکس نہیں ہیں۔

ڈیملیٹر ائیزڈزون DMZ

ڈیملیٹر ائیزڈ زون (ڈی ایم زیڈ DMZ) سیئول سے تقریباً ایک گھنٹے کی دوری پر ہے۔ ڈیملیٹر یائزیشن ایریا ایک بارڈر / رکاوٹ ہے جو شمالی اور جنوبی کوریا کو نصف میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ زون 1953 میں شمالی کوریا، چین اور یونائیٹڈ نیشنز کے مابین ایک معاہدے کے ذریعے بنایا گیا تھا۔ ڈیملیٹر ائیزڈ زون 250 کلومیٹر (160 میل) لمبا اور تقریباً 4 کلومیٹر (2.5 میل) چوڑا ہے۔ جنوبی کوریا کے ڈیملیٹر ائیزڈ زون کے اوپری حصے پر آپ کو شمالی کوریا کی سرحد اور ایک شہر کا نظارہ بھی لے سکتے ہیں۔

ہان دریا HAN RIVER

ہان دریا سیئول شہر سے بہتا ہے اور ہان دریا سیئول کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ ہان دریا پر کل 27 پُل ہیں۔ ہان دریا کے ارد گرد شام کے وقت چہل قدمی سیئول شہر سے لطف اندوز ہونے کا بہترین طریقہ ہے۔ سیئول شہر کی روشنیوں کو پانی پر چمکتے ہوئے دیکھنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔ ہان دریا کے دونوں اطراف چلنے اور سائیکل چلانے کے راستے موجود ہیں۔ دونوں اطراف کئی پارک، ریسٹورنٹس، کافی شاپس بھی موجود ہیں۔ اس کے علاوہ فوڈ ٹرک بھی وہاں پر ہوتے ہیں جہاں ہر طرح کا کھانا مل سکتا ہے۔ ہان دریا پر کچھ سیر و تفریح کے مقامات یہ ہیں۔

- ہانگانگ پارک
- بنپو برج رینبو فاؤنٹین
- ہان دریا پر زمین کی خوبصورتی سے لطف اٹھاتے ہوئے کشتی اور یاچ رائیڈ بھی عام ہیں۔

ہانگانگ پارک HANGANG PARK

ہانگانگ ہان دریا پر پارک واقع ایک پارک ہے۔ ہانگانگ پارک میں بہت سے کھیل کھیلنے کی سہولیات ہیں جیسے فٹ بال فیلڈز، اسکیٹ بورڈنگ اور ان لائن اسکیٹنگ پارکس، ٹینس کورٹ اور سائیکلنگ وغیرہ۔ یہاں بہت سے سوئمنگ پول اور پانی سے متعلق بہت سے کھیلوں جیسے واٹر اسکیئنگ، یاچنگ، بوٹ ریسنگ اور فشنگ کی سہولیات بھی موجود ہیں۔

ہانگانگ پارک میں 12 پارکس ہیں۔

1) یوئیدو پارک

2) بنپو پارک

3) نانجی پارک

4) گوینگنارو پارک

5) جیمسل پارک

6) ٹکسم پارک

7) جام ن پارک

8) ایچون پارک

9) منگوون پارک

10) گنگسیو پارک

11) بنگھوہ پارک

12) سیونیوڈو پارک

ان میں یوئیدو پارک بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یوئیدو پارک یوئیدو میں واقع ہے۔ اس پارک کی لمبائی 8.4 کلومیٹر ہے۔ یوئیدو پارک سب وے سے بھی ملا ہوا ہے۔ یہ کاروباری افراد اور عام شہریوں کے لئے پسندیدہ مقام ہے۔ یوئیدو پارک بہت سے واقعات جیسے ہانگانگ اسپرنگ فیسٹیول، سیئول انٹرنیشنل فائر / آتشبازی فیسٹیول، مختلف پرفارمنس اور میراتھن کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

بینپو برج رینبو فاؤنٹین BANPO BRIDGE RAINBOW FOUNTAIN

بینپو برج رینبو فاؤنٹین ہان دریا کے پل کے ساتھ ایک فاؤنٹین ہے جہاں موسیقی کے ساتھ رنگارنگ اور تیز روشنی کے ساتھ رینبو فاؤنٹین چلتا ہے۔ فاؤنٹین کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ فوڈ ٹرک سے ریفریشمنٹ کرنے کا اپنا ہی مزہ ہے۔

یوئیدو YEOUIDO

یوئیدو کا کوریا اور سیئول میں نمایاں کردار ہے۔ یوئیدو کوریا کے شہر سیئول میں ہان دریا پر ایک بڑا جزیرہ ہے۔ یہ سیئول کا بنیادی فنانس اور انویسٹمنٹ بینکنگ ضلع ہے۔ یہ جزیرہ یونگدیونگپو گو YEONGDEUNGPO-GU ضلع میں واقع ہے۔ یوئیدو میں نیشنل اسمبلی بلڈنگ، کوریا فنانشل انویسٹمنٹ ایسوسی ایشن، 63 بلڈنگ، ایل جی ہیڈ کوارٹر، کورین براڈکاسٹنگ سسٹم ہیڈ کوارٹر، کوریا ایکسچینج سینٹر ہیں۔ یوئیدو سینٹر مالی ضلع ہونے کے ناطے کوریا کی سب سے اونچی عمارتوں کا گڑھ ہے جیسے بین الاقوامی مالیاتی مرکز سیئول، پارک 1 ٹاور، کوریا فیڈریشن انڈسٹریز ٹاور، اور 63 بلڈنگ۔ 63 بلڈنگ 1985 میں تعمیر کی گئی، یہ سیئول کی بلند عمارتوں میں سے ایک ہے۔ عمارت کے اوپر ریسٹورنٹس بھی ہیں۔

گنگنم GANGNAM

گنگنم سیئول کے 25 اضلاع میں سے ایک ہے۔ گنگنم کے لغوی معنی "دریا کا جنوب" ہے۔ گنگنم ضلع سیئول کا تیسرا بڑا ضلع ہے۔ یہ ضلع دنیا کی سب سے طاقتور کمپنیوں کا معاشی مرکز ہے جس میں گوگل، آئی بی ایم اور ٹویوٹا شامل ہیں۔ گنگنم کا اصل دل اس کے رہائشی علاقے ہیں جہاں ایک مکان کرایہ پر لینے کے لئے ایڈوانس کی مالیت ایک عام کورین کی دس سالہ تنخواہ ہے۔

گنگنم کوریا کی سب سے مہنگی جائیداد ہے خاص کر جب انتہائی مطلوبہ محلوں میں جائیدادیں ہوں۔ بہت سے کوریز کے لئے گنگنم میں جائیداد ان کی حیثیت کی علامت ہے۔ اس کے نتیجے میں بڑے تاجر، اداکار اور فنکار گنگنم میں رہتے ہیں۔ گنگنم میں آپ کو ہر سڑک پر مرسیڈیز، آڈی، میسراتی، ٹیسلا اور رینج روور جیسی برانڈڈ کاریں ملیں گی۔ پلاسٹک سرجری کوریا اور خاص طور پر گنگنم میں ثقافت کا ایک بڑا حصہ بن چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گنگنم میں آپ کو ہر جگہ پلاسٹک سرجری کلینک ملیں گے۔ ایک اندازے کے مطابق گنگنم میں 500 سے زیادہ پلاسٹک سرجری کلینک ہیں۔ کورین اور غیر ملکی پلاسٹک سرجری کروانے گنگنم ہی آتے ہیں۔

گنگنم نائٹ لائف کے لئے جانا جاتا ہے۔ گنگنم اپنے جدید فن تعمیر، فلک بوس عمارت، جدید طرز زندگی اور کلبوں کے لئے بھی جانا جاتا ہے۔ سائے PSY کے بین الاقوامی گانے "گنگنم اسٹائل" نے گنگنم کو اجاگر کیا، جو اب کورین ثقافت میں بڑے پیمانے پر مشہور ہے۔

گنگنم سب وے اسٹیشن گنگنم ضلع کا ایک سب سے اہم اسٹیشن ہے۔ گنگنم سب وے اسٹیشن خود ایک انجینئرنگ شاہکار ہے۔ سب وے اسٹیشن میں 12 کے قریب راستہ ہیں۔ سب وے اسٹیشن میں زیر زمین سینکڑوں دکانیں ہیں۔ اسٹیشن سے متصل علاقہ ایک اہم تجارتی اور تفریحی ضلع ہے۔ گنگنم سب وے اسٹیشن کے قریب اور ضلع میں بہت سے حلال ترکش اور انڈین ریسٹورنٹس ملیں گے۔ ویسے تو گنگنم میں سیر و تفریح کے کئی مقامات ہیں، کچھ خاص مقامات کا ذکر کرنا لازمی ہے۔

لوٹے ورلڈ تھیم پارکLOTTEE WORLD THEME PARK

لوٹے ورلڈ جیمشل سب وے اسٹیشن سے جڑا ہوا ہے۔ اسی وجہ سے آپ براہ راست جیمشل اسٹیشن لوٹے ورلڈ تھیم پارک جاسکتے ہیں۔ لوٹے ورلڈ سیئول کا سب سے بڑا تفریحی پارک ہے جو تفریحی سواریوں، کھیلوں، آئس سکیٹنگ رنک اور 176 مختلف قسم کے ونڈر لینڈ سے بھرا ہوا ہے۔ لوٹے ورلڈ کو صبح سویرے میں جانا چاہیے وہ اس لئے کہ جیسے دن پڑتا ہے رش بڑھتا جاتا ہے۔ ہفتہ اور اتوار کو تو لوٹے ورلڈ کھچا کھچ بھرا ہوا ہوتا ہے اور مشہور سواریوں کے لیے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لوٹے ورلڈ تقریباً پورا سال کھلا رہتا ہے اور اس کے ایک روزہ داخلہ کا ٹکٹ 30000 وون ہے۔

لوٹے ورلڈ ٹاور مال LOTTEE WORLD TOWER MALL

لوٹے ورلڈ ٹاور مال بھی جیمشل سب وے سے ملا ہوا ہے لوٹے ورلڈ ٹاور مال ایک بڑا اور مشہور مال ہے۔ اس مال میں سیکڑوں دکانیں، ریسٹورنٹس اور کافی شاپ ہیں۔ لوٹے ورلڈ ٹاور مال کے پیچھے سیوکچن لیک پارک ہے جہاں آپ آرام سے بیٹھ کر باہر کے نظارہ سے لطف اٹھا سکتے ہیں۔

لوٹے ورلڈ ٹاور LOTTEE WORLD TOWER

لوٹے ورلڈ ٹاور مال کے اندرونی حصے میں لوٹے ورلڈ ٹاور کا راستہ ہے۔ لوٹے ورلڈ ٹاور جنوبی کوریا کی سب سے اونچی عمارت ہے، جس کی اونچائی 555 میٹر ہے اور اس میں 123 منزلیں ہیں۔ عمارت کے سب سے اوپر سیئول اسکائی آبزرویٹری ہے جہاں سے 360 ڈگری پر سیئول شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ لوٹے ورلڈ اوپر جانے کا ٹکٹ تیس ہزار وون یا تین ہزار روپیہ ہے۔

کوایکس مال COEX

اسٹار فیلڈ کوایکس مال (پہلے کوایکس مال کے نام سے جانا جاتا ہے) کوریا کے ضلع گنگنم میں زیرزمین شاپنگ مال ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً 154،000 مربع میٹر ہے جس میں سے 144،000 زیرزمین منزل پر ہے جسکی وجہ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا زیرزمین شاپنگ مال ہے۔ کوایکس مال کوریا کے بڑے مالز میں سے ایک ہے۔ کوایکس مال میں کنونشن سینٹر، نمائش ہال اور بہت سی دکانیں ہیں۔ سیکڑوں دکانوں پر مشتمل مال میں فوڈ کورٹ، میگا باکس (سینما)، کوایکس مال ایکویریم اور ایک بڑی کتابوں کی دکان ہے۔ مال کے اندر حلال ریسٹورنٹس بھی موجود ہیں۔

ٹائمز اسکوائر مال TIMES SQUARE MALL

ٹائمز اسکوائر مال کا شمار کوریا کے بڑے شاپنگ مال میں ہوتا ہے۔ مال میں سی جی وی کی سب سے بڑی سینما اسکرین ہے۔ ٹائمز اسکوائر مال میں ڈپارٹمنٹ اسٹورز، ملٹی پلیکس تھیٹر، شاپنگ مالز اور بہت سے ریسٹورنٹس شامل ہیں۔ اس کی تعمیراتی خصوصیات میں پلازہ، پانی کے چشمے اور بہت سے باغات شامل ہیں۔

مشہور پارک

سیئول گرینڈ پارک SEOUL GRAND PARK

سیئول گرینڈ پارک ایک فیملی پارک ہے جس میں دو اہم حصے ہیں:

سیئول لینڈ SEOUL LAND

سیئول لینڈ سیئول گرینڈ پارک کمپلیکس میں واقع ہے۔ اس میں رولر کوسٹرز اور مووی تھیٹرز سمیت 40 کے قریب سواریاں ہیں۔ سیئول لینڈ میں داخل ہونے کا ٹکٹ 20000 وون ہے۔

سیئول چڑیا گھر SEOUL ZOO

سیئول چڑیا گھر کا مقصد جانوروں کے رہنے کے لئے ایک مثالی ماحول مہیا کرنا اور جانوروں کی نمائش، حفاظت اور تحقیق کرنا اور عوام کو تعلیم دینا ہے۔ سیئول چڑیا گھر میں داخل ہونے کا ٹکٹ 5000 وون ہے۔

سیئول چلڈرن گرینڈ پارک SEOUL CHILDRENS GRAND PARK

سیئول چلڈرن گرینڈ پارک میں چڑیا گھر، باغ اور تفریحی پارک شامل ہیں یہ ایک بہت ہی پرکشش پارک ہے جس کی وجہ سے بچوں اور نوجوانوں کو زیادہ پسند ہے۔

سیئول اولمپک پارک SEOUL OLYMPIC PARK

سیئول اولمپک پارک 1988 کے سمر اولمپکس کی میزبانی کر چکا ہے۔ یہ پارک بھی بے انتہا خوبصورت ہے۔

سیئول فاریسٹ SEOUL FOREST

سیئول فاریسٹ ایک عمدہ اور بہت بڑا پارک ہے۔ یہ سال بھر کھلا ہوتا ہے اور اس میں داخلہ مفت ہے۔
سیئول فاریسٹ پارک چار حصوں پر مشتمل ہے:

i. کلچر اور آرٹ پارک
ii. تعلیمی تجرباتی پارک

iii. ایکوون فاریسٹ پارک

iv. ہنگانگ پارک

اس پارک میں 40 سے زیادہ مختلف قسم کے گلاب ہیں۔ یہ پارک سیاحوں کو دریا کے آس پاس چلنے اور ان رنگین پھولوں کا مشاہدہ کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔

ایورلینڈ EVERLAND

ایورلینڈ کوریا کا سب سے بڑا تھیم پارک ہے۔ ایورلینڈ سیئول سے دو گھنٹے کی دوری پر ہے۔ سیئول سے بسیں اور سب ویز ایورلینڈ جاتے ہیں۔ ہم سووان سب وے اسٹیشن سے ایورلینڈ جاتے تھے۔ جو سب وے سووان SUWON سے ایورلینڈ جاتی ہے اس میں کوئی ڈرائیور نہیں ہوتا۔ اس سب وے کا پورا نظام خودکار تھا۔ ایورلینڈ ایک بالکل مختلف دنیا ہے۔ ہر سال 5.85 ملین افراد ایورلینڈ آتے ہیں۔ اس کے اہم مقامات کے علاوہ ایورلینڈ میں ایک چڑیا گھر اور واٹر پارک شامل ہے جو کیریبین بے CAREBEAN BAY کے نام سے جانا جاتا ہے۔ ایورلینڈ سام سنگ SAMSUNG گروپ کا ہے۔ یہ تقریباً سال بھر کھلا رہتا ہے اور اس کا ایک دن کا داخلہ ٹکٹ 56،000 وون ہے۔ ایورلینڈ اتنا ہی خوبصورت ہے جتنا خواب کی دنیا۔ اس کی خوبصورتی دیکھ کر مجھے بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔ ایورلینڈ جیسی رائیڈز اور کسی تھیم پارک میں نہیں ہیں۔

بوسان BUSAN

بوسان سرکاری طور پر بوسان میٹروپولیٹن سٹی کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بوسان کوریا کے جنوب میں اور ایک ساحل پر واقع ہے۔ بوسان 15 اضلاع پر مشتمل ہے۔ سیئول کے بعد بوسان کوریا کا دوسرا سب سے زیادہ آبادی والا شہر ہے، جس کی مجموعی آبادی ساڑھے تین ملین سے زیادہ ہے۔ یہ اقتصادی، ثقافتی اور تعلیمی مرکز کے علاوہ کوریا کا ایک اہم سیاحتی شہر ہے۔ بوسان کی بندرگاہ کوریا کی مصروف ترین اور دنیا کی پانچویں مصروف بندرگاہ ہے۔ بوسان اور اس کے آس پاس کے شہر (السان اور ساؤتھ گیونسانگ) "اقتصادی زون" کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہ کوریا کا سب سے بڑا صنعتی علاقہ ہے۔

یوں تو انٹرنیشنل فلائٹس ڈائریکٹ بسان ایئرپورٹ (گمہی ایئرپورٹ GIMHAE) آتی ہیں پر زیادہ تر لوگ پہلے سیئول اور بعد میں بوسان آتے ہیں۔ بوسان سیئول سے 329 کلومیٹر دور ہے۔ سیئول سے بوسان جانے کے لئے تین طریقے ہیں۔ بس، ٹرین اور ہوائی جہاز۔

سیئول سے بوسان جانے کا سب سے سستا طریقہ ایکسپریس بس ہے۔ بس کا کرایہ تقریباً 45000 وون ہے اور اس میں تقریباً چھ گھنٹے لگتے ہیں۔ ہوائی جہاز پر جانا تیز ترین طریقہ ہے لیکن یہ بہت مہنگا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ ٹرین (KTX) کے ذریعہ بوسان جاتے ہیں۔ کے ٹی ایکس ٹرین بوسان کے لئے سب سے تیز ٹرین ہے اس میں تقریباً تین گھنٹے لگتے ہیں۔ کے ٹی ایکس کا کرایہ تقریباً 56000 وون ہے۔ ذاتی طور پر میں کے ٹی ایکس کے ذریعہ بوسان جاتا تھا۔

کے ٹی ایکس صاف اور آرام دہ ہے اور اس میں مفت وائی فائی ہے۔ کے ٹی ایکس بوسان پر ایک مشہور فلم بھی ہے جس کا نام "اے ٹرین ٹو بوسان" ہے۔

بوسان مچھلی کی ایک بڑی منڈی کے ساتھ ساتھ ایک جدید سمندر کے کنارے ہونے کے لئے بھی جانا جاتا ہے۔ بوسان سمندر، پوشیدہ مندروں اور مزیدار سمندری غذا کے لئے مشہور ہے۔

شہر کو ایک نظر میں دیکھنے کا بہترین طریقہ بوسان سٹی ٹوئر بس ہے۔ بوسان سٹی ٹوئر بس میں تین ٹوئر ہیں۔ ویسے تو بوسان میں سیر و تفریح کے کئی مقامات ہیں لیکن میں ساحل سمندر سے شروع کروں گا۔

ہیئندے HAEUNDAE

ہیئندے ایک انتہائی خوبصورت ساحل سمندر ہے۔ اکثر لوگ موسم گرما میں اس ساحل سمندر کی وجہ سے یہاں آتے ہیں۔ ہیئندے کو کوریا کے خوبصورت ساحل سمندر میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ہیئندے کا غروب آفتاب کا نظارہ لاجواب ہے۔

بوسان کی واحد مسجد بھی ہیئندے کے قریب واقع ہے۔ ہیئندے میں بے تحاشہ ہوٹل، ریسٹورنٹس، دکانیں، شاپنگ مالز، کلب اور بار ہیں۔ ریسٹورنٹس میں کورین ریسٹورنٹ اور امریکی ریسٹورنٹس شامل ہیں۔ تاہم حلال ریستوراں میں پاکستانی ریسٹورنٹس بھی شامل ہیں۔ زیادہ تر سیاح ہیئندے کے سامنے ہی ہوٹل میں آکر رہتے ہیں۔

یونگ گنگساٹیمپل YONGUNGSA

یونگ گنگنساٹیمپل سمندر کے قریب واقع ہے۔ یہ ٹیمپل 1376 میں بنایا گیا تھا۔ یونگ گنگنساٹیمپل ساحل سمندر پر قائم کوریا کے چند ٹیمپلز میں سے ایک ہے۔

بوسان ٹاور BUSAN TOWER

بوسان ٹاور 120 میٹر اونچا ٹاور ہے۔ یہ ٹاور 1973 میں بنایا گیا تھا۔ آپ یہاں سے بندرگاہ کا ایک عمدہ نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ مینار کے اوپر ایک کیفے بھی ہے۔ ٹاور صرف کام کے اوقات میں تیز رفتار لفٹوں کے ذریعہ گھوما جاسکتا ہے۔ ٹاور کے گراؤنڈ فلور پر کچھ گیلریز اور سوینئر کی دکانیں ہیں۔ ٹاور عام طور پر شہر کی بندرگاہ کا نظارہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

گم چون کلچر ولیج GAMCHEON CULTURE VILLAGE

گم چون کلچر ولیج ایک رنگارنگ کلچر ٹاؤن ہے جس میں کافی شاپس، ریسٹورنٹس، گیلری، مجسمے اور یادگار دکانیں ہیں۔ بندرگاہ کے بہتر نظارے کے لئے گاؤں کے اوپر جانا پڑتا ہے۔

جگلچی مچھلی مارکیٹJAGALCHI MARKET

جگلچی مچھلی مارکیٹ بوسان کی شناخت ہے۔اس مارکیٹ میں تازہ مچھلی فروخت ہوتی ہے۔

اسپالینڈSPA LAND

بوسان اسپا کا شہر ہے۔ یہاں 450 سے زیادہ کورین اسپا ہیں لیکن سب سے مشہور اسپا ہاٹ اسپرنگس پارک ہے۔ ہاٹ اسپرنگس پارک میں داخل ہونے کا ٹکٹ 20،000 وون ہے۔

جیجو JEJU

جیجو کوریا کے نو صوبوں میں سے ایک ہے۔ جیجو ایک جزیرہ ہے۔ یہ ملک کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ جیجو صوبہ میں دو شہر ہیں: جیجو اور سوگیپو۔ جیجو کوریا کے جیجو صوبہ کا دارالحکومت بھی ہے اور جیجو جزیرہ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ جیجو سٹی میں ایک بین الاقوامی ایئرپورٹ بھی ہے۔ سوگیپو جیجو جزیرہ کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ جیجو سال کے بیشتر ماہ گرم ہوتا ہے۔

جیجو شہر جیجو صوبے کا اہم ٹرانسپورٹیشن سینٹر ہے۔ اس میں شہر کا واحد ایئرپورٹ بھی ہے۔ جیجو سے سیئول کا راستہ دنیا کے سب سے مصروف ترین ایئرلائن راستوں میں سے ایک ہے۔ اس کے علاوہ جیجو کی بندرگاہ بہت بڑی ہے۔ جیجو میں کثیر تعداد میں مال بردار بحری جہاز آتے ہیں۔ بس میں جیجو سے سوگیپو جانے میں عام طور پر ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ جیجو ایک مشہور سیاحتی مقام ہے اور اس کی معیشت کا ایک بہت بڑا حصہ سیاحت اور معاشی سرگرمیوں پر منحصر ہے۔

جیجو جانے کے لئے دو راستے ہیں: بحری جہاز اور ہوائی جہاز۔ جیجو جانے کا سستا ترین راستہ بحری جہاز کے ذریعے ہے۔ بحری جہاز میں سفر کے لیے لوگ سیئول سے کے ٹی ایکس کے ذریعے بوسان جاتے ہیں اور پھر بوسان سے بحری جہاز میں جیجو جاتے ہیں۔ بوسان اور جیجو شہر کے درمیان کا فاصلہ 292 کلومیٹر ہے۔ بوسان سے جیجو بحری جہاز کا کرایہ تقریباً200000 وون ہے اور اور اس سفر میں 8 سے 9 گھنٹے لگتے ہیں۔ بحری جہاز کے ذریعے بھی لوگ چین اور جاپان سے بھی جیجو آتے ہیں۔ سیئول سے جیجو ہوائی جہاز کا کرایہ تقریباً400000 وون ہے اور اور اس سفر میں ایک گھنٹہ لگتا ہے۔ بین الاقوامی پروازیں ڈاریکٹ جیجو بھی آتی ہیں۔

2014 میں بوسان سے جیجو آتے ہوئے بچوں سے بھرا ہوا ایک بحری جہاز ڈوب گیا تھا۔ اس واقعے کے بعد ان کے وزیراعظم نے استعفیٰ دے دیا تھا اور اس کے بعد بہت سے جہاز بند کر دیئے گئے تھے۔

پہلی بار میں اور میرا لیب میٹ اسد اللہ جیجو ساتھ گھومنے گئے تھے۔ اسد اللہ اپنا فون گمپو ایئرپورٹ پر چارجنگ پر رکھ کر اٹھانا بھول گیا تھا۔ جیجو پہنچ کر اس کو اپنا فون یاد آیا۔ ہم نے ایئرپورٹ سیکورٹی کو مطلع کیا اور چار دن کے بعد وہی سے فون واپس ملا، یہ وہاں کی ایمانداری تھی۔ وہاں پر کبھی کسی کی چیز گم نہیں ہوتی تھی سوائے عمران احمد کے۔ کیونکہ اس کا بیگ سب وے سے گم ہوا تھا جس میں اس کا پاسپورٹ بھی تھا۔

HALLASAN MOUNTAINحلاسان پہاڑ

حلاسان پہاڑ کوریا کا سب سے اونچا پہاڑ ہے۔ حلاسان جیجو جزیرہ کے وسط میں واقع ہے۔ حلاسان ایک آتش فشاں ہے جسے یونیسکو کا عالمی ثقافتی ورثہ قرار دیا جاتا ہے۔ اونچائی کے باوجود پہاڑ پر چڑھنا بہت آسان ہے اور زیادہ تر لوگ ایک دن میں اس کی چوٹی پر پہنچ جاتے اور واپس بھی آجاتے ہیں۔ اوپر ایک بڑی خوبصورت جھیل بھی ہے۔

CHEONJIYEON WATER چیونجیون آبشار

جیجو ایک دنیانوی جنت ہے جس میں دلچسپ پہاڑ، خوبصورت سمندر اور آبشار ہیں۔ ان میں سب سے خوبصورت آبشار چیونجیون ہے۔ یہ آبشار کسی غار کی چھت سے بہتا ہے۔

SEONGSAN ILCHULBONGسیانگسان الچلبونگ

جیجو یونیسکو کے عالمی ثقافتی ورثہ سے بھرا ہوا ہے۔ ان میں سے ایک ورثہ سیونگسان الچلبلونگ ہے۔ سیونگسان الچلبلونگ کو طلوع آفتاب پوائنٹ کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ سیونگسان الچلبلونگ کے اوپر چڑھ کر آپ کو بہترین قدرتی نظارے دیکھنے کو ملیں گے۔

MANJANGGUL CAVEمنجنگول غار

منجنگول غار یونیسکو کا عالمی ثقافتی ورثہ ہے۔ یہ غار دنیا کی بہترین اور لمبی غاروں میں سے ایک ہے۔ یہ غار ڈھائی لاکھ سال پرانی ہے۔ غار 13 کلومیٹر سے زیادہ لمبی ہے لیکن سیاحوں کے آنے کے لئے صرف ایک کلومیٹر کھلا ہے۔ غار میں درجہ حرارت تقریباً 11 سے 21 ڈگری سینٹی گریڈ ہے۔

جنگمن سمندر JUNGMUN BEACH

جیجو کا سب سے خوبصورت ساحل سمندر جنگمن ہے۔ جنگمن سمندر میں زبردست موجیں ہوتی ہیں لہذا کوریا میں سرفنگ کرنے والے شائقین کے لئے یہ ایک پسندیدہ مقام ہے۔ سرفنگ کے بین الاقوامی مقابلے میں حصہ لینے کے لئے دنیا بھر کے سرفرز سال میں ایک بار یہاں آتے ہیں۔

جوسانگجولی کلف

کہا جاتا ہے کہ جب حلاسان پہاڑ سمندر میں اترا تو جوسانگجولی کلف بنا۔ یہاں پر سمندر کی لہریں پتھر سے ٹکراتی ہیں جس کا پانی 50 فٹ تک اونچا جاتا ہے۔

اِنچیُن INCHEON

انچیُن (لفظی طور پر "مہربان ندی") یا انچیُن میٹروپولیٹن سٹی کوریا کا ایک شہر ہے۔ انچیُن میں تقریباً 30 لاکھ افراد رہتے ہیں۔ یہ کوریا کا تیسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ کوریا کا سب سے بڑا بین الاقوامی ہوائی اڈہ بھی انچیُن میں ہے۔ انچیُن پورٹ ٹرانسپورٹ کا اہم مرکز ہے۔ انچیُن 17 ویں ایشین گیمز، ہوائی اڈے اور بندر گاہ کے لئے جانا جاتا ہے۔ انچیُن میں سیر و تفریح کے مشہور مقامات یہ ہیں:

- انچیُن گرینڈ پارک INCHEON GRAND PARK
- ایروانگی سمندر ERWANGI BEACH
- وولیمدو جزیرہ WOLMIDO ISLAND

دیگو DAEGU

دیگو کوریا کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ دیگو میں تقریباً 2.5 ڈھائی ملین افراد رہتے ہیں۔ دیگو کوریا کے وسط میں ہے۔ سیئول سے دیگو جانے کا سب سے سستا طریقہ ایکسپریس بس ہے۔ بس میں چار گھنٹے لگتے ہیں۔ دیگو سیئول سے 300 کلومیٹر دور ہے۔ سیئول سے دیگو جانے والی ٹرین میں تقریباً دو گھنٹے لگتے ہیں۔ دیگو اپنی الیکٹرانکس کی صنعت کے لئے مشہور ہے۔ دیگو کی آب و ہوا اعلیٰ معیار کے سیب اگانے کے لئے مثالی ہے، لہذا دیگو کو "ایپل سٹی" بھی کہا جاتا ہے۔ دیگو کو "ٹیکسٹائل سٹی" بھی کہا جاتا ہے۔

دیگو میں سیر و تفریح کے مشہور مقامات یہ ہیں:

- اپسان پارک
- 83 ٹاور
- سیومن مارکیٹ
- ای ورلڈ

دیجون DAEJON

دیجون کوریا کا پانچواں بڑا نمبر شہر ہے۔ دیجون بھی ٹرانسپورٹ کا مرکز ہے کیوں کہ دیجون سیئول اور بوسین کے درمیان ہے لہذا بسیں اور سب ویز اس سے گزرتے ہیں۔ دیجون سیئول سے 50 منٹ کی مسافت پر ہے۔ دیجون کو "ایشیاء کی سلیکون ویلی" اور "ہائی ٹیکنالوجی سٹی" کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ دیجون میں 18 یونیورسٹیز ہیں۔

دیجون میں سیر و تفریح کے مشہور مقامات یہ ہیں:

- KAIST
- دیجون اوورلڈ
- پپوری پارک
- دیجون ایکسپو سائنس پارک
- کوریا کرنسی میوزیم پارک
- یوسیونگ ہاٹ اسپرنگس
- کوریا ایرو اسپیس انسٹیٹیوٹ
- کوریا ایٹامک ریسرچ انسٹیٹیوٹ

گوانگجو GWANGJU

گوانگجو کوریا کا چھٹا بڑا شہر ہے۔ گوانگجو سیئول سے 267 کلومیٹر دور ہے۔ گوانگجو میں سیر و تفریح کے مشہور مقامات یہ ہیں:

- مڈوینگسان نیشنل پارک
- گوانگجو نیشنل پارک
- بوسیونگ گرین ٹی فیلڈ
- گوانگجو چیمپینز فیلڈ

السانULSAN

السان (سرکاری طور پر السان میٹروپولیٹن سٹی) کوریا کا ساتواں بڑا میٹروپولیٹن شہر ہے۔ السان کوریا کا صنعتی بجلی گھر ہے۔ السان میں دنیا کا سب سے بڑا آٹوموبائل اسمبلی پلانٹ ہے جو (ہندے موٹر کمپنی) کا ہے۔ السان میں دنیا کا سب سے بڑا شپ یارڈ بھی ہے جو ہندے ہیوی انڈسٹریز چلاتا ہے۔ السان کے پاس دنیا کی تیسری سب سے بڑی ریفائنری بھی ہے جو ایس کے انرجی کے زیر انتظام ہے۔ یہاں سیر و تفریح کے مشہور مقامات یہ ہیں:

- السان گرینڈ پارک
- دیوانگم پارک
- جنسینگپو ویل میوزیم
- تیھوا گرینڈ پارک
- السان میوزیم

سیجونگ SEJONG

سیجونگ ایک خود مختار شہر ہے اور ڈی فیکٹو انتظامی سرمایہ ہے۔ سیجونگ کو خاص طور پر ایک "سمارٹ سٹی" بننے کے لئے ڈیزائن کیا گیا ہے اور اسے سیجونگ شہر بھی کہا جاتا ہے۔ سیجونگ کے مشہور مقامات میں سے کچھ ہیں:

- سیجونگ لیک پارک
- نیشنل لائبریری کوریا

گیونگی صوبہ GYEONGI

گیونگی صوبہ کوریا کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ گیونگی کا مطلب دارالحکومت کے آس پاس کا علاقہ ہے۔ اس صوبے کا دارالحکومت سوواں SUWON ہے۔ سوواں میں مشہور یونیورسٹی ایس کے کے یو SKKU بھی ہے۔ ہانیانگ یونیورسٹی، جہاں سے میں پی ایچ ڈی کر رہا تھا، گیونگی صوبہ کے انسان ANSAN شہر میں واقع ہے۔ گیونگی صوبہ میں دیکھنے کے لئے کچھ بہترین مقامات یہ ہیں:

- بکہنسان نیشنل پارک
- ہواسیونگ
- ایور لینڈ
- ڈی ایم زیڈ
- آنیانگ
- سیئول لینڈ
- کورین فولک ویلیج
- سوواں کا قلعہ

گانگ وں صوبوGANGWON

گانگ ون کوریا کا ایک صوبہ ہے۔ گانگ ون صوبے کا دارالحکومت چھن چھیون CHUNCHEON ہے۔ گانگ ون صوبے کے شہر پیانگ چانگ میں 2018 کی ونٹر اولمپکس منعقد کی گئی تھی۔ گانگ ون 2024 میں یوتھ ونٹر اولمپکس کی میزبانی بھی کرے گا۔ گانگ ون صوبہ اپنے بڑے پہاڑوں اور ساحلوں کے لئے مشہور ہے۔ گانگ ون میں دیکھنے کے لئے کچھ مشہور مقامات یہ ہیں:

- نامی آئی لینڈ
- ویولدی پارک
- انموک سمندر
- نکسان سمندر
- بوسیوکسا ٹیمپل

شمالی چھنگ چھیونگ صوبہNORTH CHUNGCHEONG

شمالی چھنگ چھیونگ صوبہ جسے چھنگبکCHUNGBUK بھی کہا جاتا ہے، کوریا کا ایک صوبہ ہے۔ چھیونگجوCHEONGJU اس صوبے کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ اس کی زرعی مصنوعات میں چاول، مٹر اور آلو شامل ہیں۔ اور یہ صوبہ جنسینگ اور تمباکو کی پیداوار کے لئے بھی جانا جاتا ہے۔ شمالی چھنگ چھیونگ صوبہ میں سونگنیسان پارک مشہور ہے۔

جنوبی چھنگ چھیونگ صوبہ SOUTH CHUNGCHEONG

جنوبی چھنگ چھیونگ صوبہ جسے چھنگنم CHUNGNAM بھی کہا جاتا ہے، کوریا کا ایک صوبہ ہے۔ اس صوبے کا دارالحکومت ہونگسیونگ HONGSEONG ہے اور چھیونن CHEONAN صوبے کا سب سے بڑا شہر ہے۔ صوبے کا ایک تہائی رقبہ زیر کاشت ہے۔ زراعت کے علاوہ، سمندری مصنوعات کو خاص طور پر اہمیت حاصل ہیں۔ یہ صوبہ ساحل کے ساتھ 220 مربع کلومیٹر (85 مربع میل) پر محیط ہے جہاں سے شمسی توانائی سے نمک تیار کیا جاتا ہے۔ اس صوبے میں کوئلے کی کانیں بھی ہیں، جس میں سونا اور چاندی بھی پائے جاتے ہیں۔

شمالی جیولا NORTH JEOLLA

شمالی جیولا کوریا کا ایک صوبہ ہے اسے جیونبوک JEONBUK بھی کہا جاتا ہے۔ جیونجو JEONJU شمالی جیولا کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ شمالی جیولا صوبہ کے گنسان GUNSAN شہر میں امریکی فضائیہ کا ایئربس بھی واقع ہے۔

جنوبی جیولا SOUTH JEOLLA

جنوبی جیولا صوبہ کوریا کا ایک صوبہ ہے اسے جیونم JEONAM کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ میان جنوبی جیولا صوبہ کا دارالحکومت ہے اور یوسو YEOSU اس کا سب سے بڑا شہر ہے۔

شمالی گیونگسانگ NORTH GYEONGSANG

شمالی گیونگسانگ کوریا کا ایک صوبہ ہے۔ اندونگ ANDONG اس صوبے کا دارالحکومت ہے۔ اس صوبے میں دو مشہور جزیرے ہیں جنہیں دوکدو DOKDO اور اولنگدو ULLENGDO کہتے ہیں۔

جنوبی گیونگسانگ SOUTH GYEONGSANG

جنوبی گیونگسانگ صوبہ کوریا کے جنوب مشرق میں واقع ایک صوبہ ہے۔ چھانگ ون CHANGWON صوبے کا دارالحکومت ہے۔ اس کے چاروں طرف ایک بڑا میٹروپولیٹن سینٹر اور بوسان کی بندرگاہ ہے۔

دوستوں کی دعوت پر ملائیشیا کی سیر

مجھے پہلے سال کی ویکیشن میں گھر جانے کی جلدی تھی کیوں کہ واپسی میں فیملی کو ساتھ لانا تھا۔ دوسری سال کی ویکیشن میں فیملی کو پاکستان چھوڑنے کے بعد ملائیشیا جانے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت گھومنے کے شوق میں بھی اضافہ ہو گیا تھا دوست واحباب جن میں عقیل احمد بھٹو کا بہت زیادہ اصرار تھا۔ عقیل احمد ویسے مہران یونیورسٹی میں میرے سینئر تھے۔ لیکن ہم خیر پور میں ملازمت ساتھ ہونے کی وجہ سے دوست بن چکے تھے۔ سر کا تعلق اصل میں دادو سے ہے لیکن اب کوٹری میں مقیم ہیں۔

بہر حال میں نے حیدر آباد سے ایک ٹریول ایجنٹ سے ویزہ کے مطلوبہ دستاویزات اور فیس 7000 روپیا ویزہ فیس جمع کرائی اور ایک ہفتہ میں ویزہ جاری ہو گیا۔ میں نے پاکستان انٹر نیشنل ایئرپورٹ (پی آئی اے) سے کراچی سے کوالالمپور کی ٹکٹ بک کی۔ کوالالمپور جانے کے وقت کراچی ایئرپورٹ پر ایف آئی اے والوں نے تنگ کیا، اس لئے میں نے چچا ڈاکٹر بدر سومرو کو فون کیا اور اپنے دوست وزیر جاکھرانی اور بختیار چنا کو فون کیا، یہ دونوں احباب ایف آئی اے میں تھے انہوں نے فوراً مدد کی اور مجھے کوالالمپور روانہ کروایا۔ میں تقریبا رات دس بجے کراچی سے روانہ ہوا اور 21 فروری 2018ء پر رات کے دو بجے ملائیشین وقت کے مطابق کوالالمپور پہنچا۔ ایئرپورٹ سے ٹیکسی کرواکر کوالالمپور سینٹرل پہنچا اور وہاں ہوٹل پہنچ کر قیام کیا۔
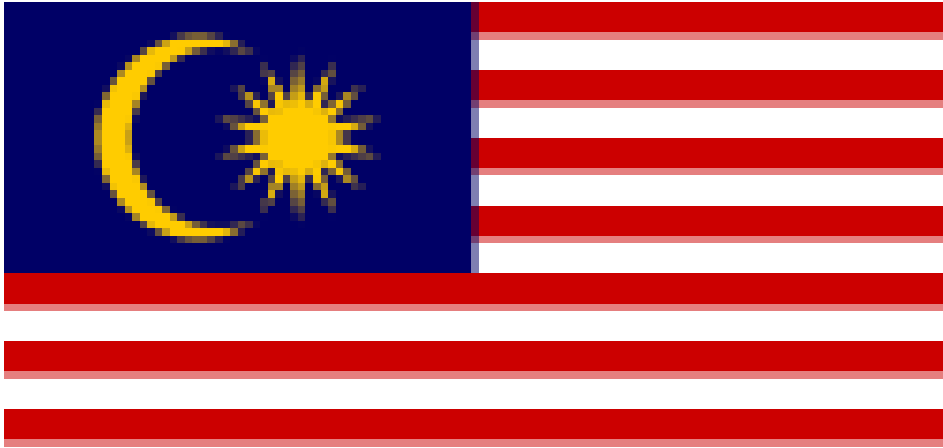
ملائیشا کا پرچم

ملائیشیا کے متعلق کچھ معلومات:

- ملائیشیا کا دارالحکومت اور بڑا شہر کوالا لمپور ہے۔
- ملائیشیا کی قومی زبان MALAY ہے۔
- ملائشیا ایک اسلامی ملک ہے اس لئے اس کی زیادہ تر آبادی مسلم ہے۔
- ملائیشین کرنسی رنگٹ ہے اور ایک رنگٹ پاکستانی 30 روپے کے برابر ہے۔
- ملائیشیا کا ٹائم زون UTC + 8 ہے۔
- ملائیشیا کا وقت پاکستان سے تین گھنٹے آگے ہے۔

پہلا دن:

دس بجے صبح اٹھ کر تیار ہوا اور باہر نکل گیا۔ وہاں کتنے ہی انڈین ریسٹورنٹ تھے وہاں ایک انڈین ریسٹورنٹ پر ناشتہ کیا اور چائے پی۔ وہاں چائے کو "تیج طارق" کہا جاتا ہے۔ ناشتے کے بعد میں نے کوالا لمپور سٹی ٹوئر بس میں خاص خاص مقامات کی سیر کی جیسا کہ:

- ٹوئن ٹاور TWIN TOWERS
- کوالا لمپور ٹاور KL TOWER
- بکت بنتانگ BUKIT BINTANG
- چائنا ٹاؤن CHINA TOWN

میں نے دوپہر کا کھانہ ملائیشیا کا مشہور کھانا "ناسی لیمک" کھایا۔ پورا دن گھومتا رہا اور رات کو گیارہ بجے ہوٹل پر آکر آرام کیا۔

دوسرا دن:

دوسرے دن صبح کو دس بجے بس میں کوالا لمپور ایئرپورٹ پہنچا جہاں سے میں نے لنکاوی LANGKAWI جانا تھا۔ جہاز پر کوالمپور ایئرپورٹ سے دو بجے روانہ اور تین بجے لنکاوی پہنچا۔ ایئرپورٹ سے سیدھا ہوٹل گیا اور وہاں اپنا سامان رکھ کر سمندر کی طرف روانا ہو گیا۔ میں لنکاوی میں غروب شمس کے منظر سے متلذذ ہونا

چاہتا تھا۔ وہاں بہترین کافی شاپس اور ریسٹورنٹ ہیں۔ رات کو سمندر کنارے آگ کے ساتھ کھیل کھیلے گئے
۔

تیسرا دن:

تیسرے دن جہاز جوہر بہرو JOHAR BAHRU کی طرف روانہ ہوا جہاں دوست واحباب میرے منتظر تھے جن میں عقیل احمد بھٹو، دانش میمن، سجاد منگی شامل تھے۔ جوہر بہرو ایئرپورٹ پر دوستوں سے ملاقات ہوئی، دوستوں نے باقی حلقہ احباب سے ملاقات کروائی جن میں نیر میر جت، شاکر سومرو اور توقیر جمانی شامل تھے۔ ایک پاکستانی ہوٹل میں ڈنر کیا اور رات کا قیام عقیل احمد بھٹو کے گھر پر تھا۔

چوتھا دن:

چوتھے دن سجاد منگی کے گھر ناشتہ کیا اور قادر بخش جمالی کے پاس چائے پی۔ وہاں سے ملاکہ MALAKA گھومتے رات کو کوالالمپور پہنچے، بکت بنتانگ میں کھانہ کھایا پھر دوستوں کو الوداع کہا کیوں کہ میری رات کو تین بجے کوریا کی فلائٹ تھی۔ میں ایئر ایشیا کے ذریعے کوالالمپور سے سیئول گیا۔ ایئر ایشیا تمام سستی ایئرلائن ہے لیکن اس کے سفر میں بہت زیادہ ٹربیولینس تھی کہ بندے کا سانس ہی نکل جائے۔
اگر میں کوریا کا ملائیشیا سے تقابل کروں تو محسوس ہوگا کہ ملائیشیا اتنا ترقی یافتہ نہیں ہے ملائیشیا نے صرف کوالالمپور کو ڈیویلپ کیا ہے۔ لیکن ملائیشیا ایک سستہ ملک ہے سب سے اہم بات یہ کہ وہاں حلال کھانے کا مسئلہ نہیں ہے۔

فراغت میں ویتنام کا سفر

گریجویشن کی آخری دن تھے اور کانووکیشن ابھی دو ماہ کے بعد ہونا تھا اس لئے سوچا کہ کسی ملک سیر کرلی جائے۔ قریب ترین ملکوں میں جاپان، ویتنام اور تھائلینڈ ہیں۔ بہت زیادہ سوچ وبچار کے بعد ویتنام جانے کا فیصلہ کیا کیوں کہ وہ کافی سستہ ہے اور باقی ملکوں سے مختلف بھی۔ بہر حال میں نے ویتنام کا ویزہ لے کر اور ویتنامی ایئرلائن ویت جیٹ میں بکنگ کروائی اور 13 فروری 2018ء کو صبح کو 4 بجے انچیئن ایئرپورٹ سے روانہ ہوا اور صبح کو 7 بجے ہنوئی پہنچا۔ ایئرپورٹ سے بس میں سوار ہوا ہوٹل میں سامان رکھ کر گھومنے نکل گیا

۔

ویتنام کا جھنڈہ

ویتنام کے بارے میں معلومات

- ویتنام کا دارالحکومت ھنوئی ہے۔
- ویتنام کی قومی زبان ویتنامی ہے۔
- ویتنام میں زیادہ تر آبادی کا تعلق کسی مذہب سے نہیں۔

- ویتنام کی کرنسی ڈونگ ہے، ایک پاکستانی روپے میں 140 ڈونگ کے برابر ہے۔
- ویتنام کا ٹائم زون ٹائیم UTC+7 ہے۔
- ویتنام کا وقت پاکستانی وقت سے دو گھنٹے آگے ہے۔

13 فروری 2019ء

پہلے دن ہنوئی HANOI کی طائرانہ سیر کی اور ان کا مشہور سوپ پیا اور سینڈوچ کھایا اور کافی بھی پی۔ ہر چیز ویجٹیبل میں بھی موجود ہے۔

14 اور 15 فروری 2019ء

یہ دن میں نے ویتنام میں دنیا کے مشہور ویزٹنگ اسپاٹ ہالونگ بے HALONG BAY پر ایک کروز پر گذارے۔ کروز نے ہالونگ بے کے مختلف جگہوں کی سیر کرائی اور رات کا کھانا بھی کروز میں دیا گیا۔ پھر جہاز سمندر کے درمیان میں رک گیا اور ہم نے رات وہیں گذاری، دوسرے دن بھی کروز نے ہالونگ بے کے مختلف مقامات کی سیر کروائی اور شام کو ہنوئی واپس آگئے۔

16 فروری 2019ء

اس دن ہنوئی شہر کی تفصیلی سیر کی اور یہ مندرجہ ذیل مقامات گھومے:

- ہو آن لیک HOÀN KIẾM LAKE
- ٹیمپل آف لٹریچر TEMPLE OF LITERATURE
- ہوچی من ماسولیم HO CHI MINH MAUSOLEUM
- اولڈ کواٹر OLD QUARTER
- ویسٹ لیک WEST LAKE

17 فروری 2018ء

اس دن ویتنام میں مشہور ننھ بنھ NINH BINH گیا جہاں کنگ کانگ KING KANG فلم شوٹ ہوتی تھی۔

18 فروری 2018ء

ویتنام سے واپسی۔

گریجوئیشن

اپنی یونیورسٹی اور پروفیسر کی گریجوئیشن ریکوائرمینٹ مکمل کرنے کے بعد میں نے پروفیسر سے کہا کہ وہ مجھے فارغ التحصیل / گریجوئیٹ ہونے کی اجازت دیں۔ پروفیسر کے چند بار انکار کرنے کے بعد مجھے اجازت دیدی۔ پروفیسر کی اجازت حاصل کرنے کے بعد میں نے ڈیزرٹیشن / تھیسس لکھنا شروع کی اور ساتھ ہی پریزنٹیشن بھی بنانا شروع کر دی۔ میں نے تین پی ایچ ڈی پریزنٹیشن دی۔ ہر پریزنٹیشن کے بعد کئی سوالات پوچھے گئے۔ میری تیسری اور آخری پریزنٹیشن 18.11.2018 کو ہوئی۔ پریزنٹیشن کمیٹی میں میرے پروفیسرز، محکمہ کے سینئر پروفیسرز، چیئرمین، صنعتی ماہر اور بیرونی ماہر شامل تھے۔ کمیٹی نے آخری پریزنٹیشن کے فوراً بعد مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے ڈاکٹر کا خطاب دیا۔ وہ دن میرے لئے بہت خوشی کا دن تھا۔ اس دن میں اَن آفیشلی گریجوئیٹ ہو چکا تھا۔ بس اب ڈیزرٹیشن کو جمع کروانا تھا۔

یہ دسمبر 2018 کا آخری ہفتہ تھا اور یونیورسٹی کا کانووکیشن 22.2.2019 کو ہونا تھا۔ دوماہ کے دوران ریسرچ کے علاوہ میں نے خریداری کی اور کئی مقامات کی سیر و تفریح کی (جس میں سے ویت نام کا ذکر میں اوپر کر کے آیا)۔ خریداری کی ایک بہت بڑی فہرست موجود تھی۔ 21.02.2019 کو میں نے آخری بار پروفیسر سے ملاقات کی اور 22.2.2019 کو کانووکیشن میں حصہ لیا اور پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

واپسی کا سفر

ڈگری لینے اور الوداعی تقریب کے بعد 25 فروری 2019 کو پاکستان کے لئے روانہ ہوئے۔ میں نے اور محمد عمران نے ایک ساتھ ایئر چائنا میں ٹکٹ بک کرائی تھی۔ ہم صبح 5 بجے بس میں چلے اور 6 بجے گمپو ایئرپورٹ پہنچے۔ پہلی بار جب میں کوریا آیا تھا تو ہوائی اڈے سے ہماری یونیورسٹی جانے والی بس 11،000 وون کرایہ لیتی تھی اور جب میں واپس پاکستان آیا تو تین سال بعد کرایہ 7000 وون رہ گیا تھا۔ پوچھنے پر بتایا گیا کہ پہلے یہ راستہ نیا تھا تو ہجوم کم تھا اس وجہ سے ٹکٹ مہنگا تھا، لیکن اب اس راستے پر بہت سارے لوگ آرہے ہیں لہذا کرایہ کم کر دیا گیا ہے۔ اس سے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ پاکستان میں ایسا کوئی نظام موجود نہیں ہے۔ بہر حال ہم گمپو ہوائی اڈے سے بیجنگ کے لئے ایئر چائنا کی پرواز میں سوار ہوئے۔ بیجنگ ہوائی اڈے پر ہم نے پیزا ہٹ پے ویجیٹیبل پیزا اور فرائڈ شرمپ کھائے اور چائے پی۔ ایک عجیب اتفاق تھا کہ ہمیں بیجنگ ایئرپورٹ پر جو چائے ملی اسکا ذائقہ 100٪ دیسی چائے کی طرح تھا۔ ہم دونوں حیرت زدہ تھے کہ یہاں ایسی چائے کیسے ملی؟ بہر حال چائے پی کر ہمیں بہت خوشی ہوئی اور فریش ہو گئے۔

اس کے بعد طیارہ اسلام آباد کے لئے روانہ ہوا اور شام 7 بجے اسلام آباد پہنچا۔ محمد عمران اسلام آباد اترا اور میں جہاز پر کراچی گیا۔ طیارہ رات دس بجے کراچی پہنچا۔ امیگریشن سے فارغ ہو کر میں اپنی فیملی سے ملا جس میں امی، ابو، بیوی، بیٹا، بھائی، بہنیں اور بہنوئی شامل تھے۔ میں بہت خوش تھا اور اس وقت کو یاد کر رہا تھا جب پہلی بار یہاں سے جا رہا تھا۔ کراچی ایئرپورٹ سے نکل کر شاہین شنواری ہوٹل گئے جہاں دیسی کھانا (کڑھی اور نان) کھائے اور چائے پی کر حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ رات 3 بجے ہم گھر (جامشورو) پہنچے۔

حاصل سفر

میرا سفر کامیابیوں اور سیر و تفریح سے بھرپور آسان سفر لگ رہا ہے لیکن دراصل ایسا نہیں ہے۔ اس سفر میں بے حد پریشانیاں اور تکلیفیں بھی شامل تھی۔ اس سفر میں کچھ حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بہت کچھ کھویا۔ لیکن زندگی میں بنا تکلیف / پریشانی اور کچھ کھونے کے کوئی بھی چیز آسانی سے نہیں ملتی۔ جیسا کہ مشہور انگریزی کہاوت ہے کہ

"THERE IS NO GAIN WITHOUT PAIN"

میں نے اس سفر سے بہت کچھ سیکھا۔ ویسے تو اس دنیا میں کوئی کامل نہیں ہے، خواہ ہم ہوں یا کورین۔ لیکن کورین زندگی کے بہت سے شعبوں میں ہم سے بہتر ہیں۔ میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا، میں نے ان سے سیکھا کہ:

دنیا کیا ہے۔
ترقی یافتہ ملک کیسا ہوتا ہے۔
ایک قوم کی تشکیل کیسے ہوتی ہے۔
نظم وضبط کیا ہے۔
قانون کس طرح چلتا ہے۔
قانون کی بالادستی کیا ہوتی ہے۔
ملک کی صفائی کیا ہے۔
وقت کی پابندیاں کیا ہیں۔
صاف کپڑے کیسے ہوتے ہیں۔
پروفیشنلزم کیا ہے۔
اپنا کام خود کیسے کیا جاتا ہے۔
عالمی شہرت یافتہ پیشہ ور اور ارب پتی لوگ بغیر کسی کی مدد کے اپنا کام خود کیسے انجام دیتے ہیں۔
صحت کیا ہے۔
80 سال کی عمر کے بزرگ کیسے خود کو فٹ رکھتے ہیں۔
سخت محنت کیا ہے۔

مطالعہ کیسے کیا جاتا ہے۔
کسی کے ساتھ کمٹمینٹ کی جائے تو اسے کیسے پورا کیا جائے۔
دن میں بارہ سے پندرہ گھنٹے کیسے کام کیا جاتا ہے۔
مصروف زندگی کے بعد اپنے آپ کو کس طرح فٹ رکھا جاتا ہے۔
کس طرح معروف پیشہ ور اور ارب پتی اپنی درآمد شدہ گاڑیوں کو چھوڑ کر سب ویز اور بسوں پر سفر کرتے ہیں۔
ارب پتی لوگوں کے بچے دکانوں میں کیسے کام کرتے ہیں۔
کیسے آپ لوگوں کے ساتھ ہوتے ہوئے بھی تنہا ہیں۔ کوئی بھی آپ کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔
جہاں کھانا مشکل ہے، پینا مشکل ہے، اپنے سارے کام خود کرنا پڑیں، وہاں کیسے زندگی گزاری جائے۔

قدرت نے ہمیں ہر چیز سے مالا مال کیا ہے جیسے سر سبز و شاداب زمین، صحرا، پہاڑوں، سمندر۔ یہ سب کچھ ہونے کے بعد بھی ہم آج کہاں ہیں۔ اور ان کے پاس یہ سب کچھ نہیں ہے، علاقے میں سندھ صوبے سے بھی چھوٹے ہیں لیکن آج وہ کہاں ہیں؟ وہ صرف دماغ کو استعمال کرتے ہوئے اور قانون کو بالا رکھتے ہوئے کہاں پہنچ گئے ہیں۔
اگر میرے پاس وسائل ہوتے تو میں ہر بچے یا فرد کو تعلیم یا تربیت حاصل کرنے کوریا بھیجتا۔ کیونکہ کوریا ایک ایسی بھٹی FURNACE ہے کہ جو وہاں سے گزرتا ہے سونا ہو جاتا ہے۔

صحیح استعمال کا اطلاع

اگر چہ یہ دورے واقعات، تجربات اور مشاہدات کا ایک مجموعہ ہیں جن کا سامنا میں نے اپنی پی ایچ ڈی کے دوران کیا ہے، اس سفر نامے میں شامل کچھ معلومات اور تصاویر انٹرنیٹ سے لی گئیں جن میں شامل ہیں:

- **Wikipedia**
- **Korea tourism organization**
  http://english.visitkorea.or.kr/enu/index.kto
- **Pakistan Embassy in Korea**
  http://pkembassy.or.kr/

اس کتاب میں استعمال ہونے والے مواد میں کاپی رائٹ کے مواد جیسے تصاویر / متن وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں جن کا استعمال خاص طور پر کاپی رائٹ کے مالک کے ذریعہ اختیار کے بغیر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اس سفر نامے میں اس کے استعمال کا مقصد صرف ایک معنی خیز معلومات فراہم کرنا ہے۔

ویزہ ملنے کے بعد

ویزہ ملنے کے بعد دوستوں کو ٹریٹ دیتے ہوئے

دائیں جانب سے : میں ڈاکٹر احسان اور جنید

کوریا جانے والے جہاز میں

دائیں جانب سے اے کے فارمیسی اور نانو

ہانبک میں ایک گروپ فوٹو

ناوروز کو وزیر اور مجھے بادشاہ کا ہانبک پہنا ہوا ہے
دائیں طرف سے : ناوروز اور میں

مسلم کچن میں کوکنگ کرتے ہوئے

ایک تقریب میں دوستوں کے لئے چائے بناتے ہوئے

ایڈمنسٹریشن بلڈنگ ہانیانگ یونیورسٹی سیئول

ہانیانگ یونیورسٹی ایریکا کیمپس ہاسٹل

ہانیانگ یونیورسٹی ایریکا کیمپس

ہانیانگ یونیورسٹی ایریکا کیمپس ہاسٹل کے باہر
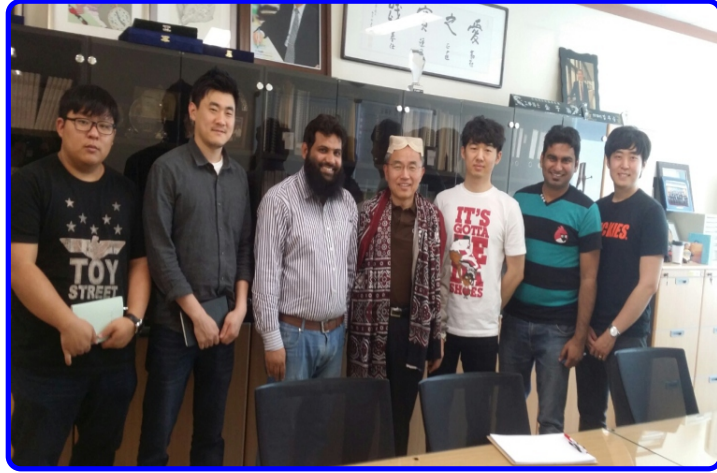
پروفیسر اور لیب میٹس کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

دائیں جانب سے: ام چنجنگ، محمد واجد سلیم، ام بیکیو (لیب چیف)، پروفیسر، میں، بیک چولو اور جیون وو جن

لیب میں ایک فوٹو

پروفیسر سے ہفتہ وار میٹنگ میں ایک فوٹو

لیب میں میں ایک فوٹو

لیب میں میں ایک فوٹو پروفیسر اور لیب میٹس کے ساتھ ایک فوٹو

لیب میٹس کے ساتھ ایک فوٹو

ایک کلاس میں پروفیسر ری اور ہم جماعتوں کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

ورکشاپ میں شرکت کی ایک تصویر

دائیں جانب سے: محمد عمران، میں، وقاص اور عمران احمد

دائیں جانب سے: بابر جمیل، عمیر سیال، ناجی اور میں

ہانیانگ فیملی کے سینئرز کی ایک گروپ فوٹو

دائیں جانب سے بیٹھے ہوئے: سفیان، وقار امان، محمد ارسلان، محمد اکرم، وحید ارباب، عمر مصطفی، حسن حفیظ اور نادر

دائیں جانب سے کھڑے ہوئے: واجد، یاور، جواد، ناجی، احسن، مہران، عالم، نعمان، عمر سلمان اور سنیل کمار

ہانیانگ فیملی کے سینئرز کی ایک گروپ فوٹو

دائیں جانب سے بیٹھے ہوئے: سفیان، وقار امان، محمد ارسلان، محمد اکرم، وحید ارباب، عمر مصطفی، حسن حفیظ اور نادر

دائیں جانب سے کھڑے ہوئے: واجد، یاور، جواد، ناجی، احسن، مہران، عالم، نعمان، عمر سلمان اور سنیل کمار

دائیں جانب سے: میں، ضیاءرحمان اور محمد حفیظ

اے کے کی لیب میں سردیوں کی رات میں چائے پیتے ہوئے

دوستوں کے ساتھ ڈنر کرتے ہوئے

دائیں سے: عبدالرحیم، جواد، سلمان : بائیں سے: میں، نینو، حریف اور صبب

دوستوں کے ساتھ رافٹنگ کرتے ہو

دوستوں کے ساتھ چائے پیتے ہوئے (دائیں سے: بخاری، جواد اور میں)

اے کے کی لیب میں دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے

دوستوں کے ساتھ عشائیہ

(دائیں طرف: نواب فسیح، میں، عمیر، صبب، عرفان، سنیل، ہریف اور عبدالرحیم)

حیدرآباد جم خانے میں ہانیانگ المانی کا ایک اجتماع

(دائیں طرف سے: سعد میمن ، یاور ، میں ، نواب فسیح ، عادل ، شہریار ، احسن اور عبدالرحیم)

سنوکر کھیلتے

دوستوں کے ساتھ کیمپس میں

میرا بیٹا طلحہ اپنی پسندیدہ گاڑی کے ساتھ لوٹے میں

انسان لیک پارک

میں اور عمران احمد فیسٹول میں رول بیچتے ہوئے

2017 اینڈ ایئر پارٹی کا ایک ٹوفو

جنگانگ میں دوستوں کے تھ سا پیزا کھاتے ہوئے دائیں جانب: سنیل، حریف، میں اور صبب

جنگانگ میں میں شنگ منگ کے ساتھ سشی کھاتے ہوئے

امریکن ایمبیسیڈر کے ساتھ ایک میٹنگ میں

نماز عید کے بعد ایک گروپ فوٹو

میں اور کچھ دوست ثقافتی فیسٹیول میں شرکت کرتے ہوئے

ہانیانگ فیملی کے ممبران یوم آزادی مناتے ہوئے

اعجاز اور میں یوم آزادی کے پروگرام میں

اے کے، ایک سوڈانی مسلمان اور میں ثقافتی فیسٹیول میں شرکت کرتے ہوئے

الوداعی پارٹی میں لی گئی گروپ فوٹو

ایک الوداعی تقریب میں کمپیئرنگ کرتے ہوئے

عبدالرحیم کے بیٹے انس کی سالگرہ مناتے ہوئے
(دائیں طرف سے: سنیل، صبب، میں، عرفان، حریف، فصیح، سلمان اور جواد)

سنیل کی سالگرہ مناتے ہوئے
(دائیں سے: حریف، صبب، عبدالرحیم، میں، سنیل، سلمان اور عرفان)

کرکٹ ٹورنامنٹ کے میچ کی ایک تصویر

کرکٹ ٹورنامنٹ کے میچ کی ایک تصویر

ہانانگ فیملی کے ممبر ہیئنڈے کے انڈسٹریل ٹرپ پر

کوریا میں یوم آزادی کی ایک تصویر میں گلوکار عطااللہ عیسیٰ خیلوی بھی دیکھے جاسکتے ہیں

واوو کوریا ٹوئر پر ایک گروپ فوٹو

واوو کوریا ٹوئر پر ایک گروپ فوٹو

پاشا ریسٹورنٹ میں کورین روم میٹ کے تھ سا کھانا کھاتے ہوئے

ترکی کے ایک ریسٹورنٹ میں پیزا، چاول کباب اور سوپ کے ساتھ

ایک پاکستانی ریستوراں میں عشائیہ

واوو کوریا گروپ کے ساتھ ایک پاکستانی ریستوراں میں عشائیہ

جم میں

دوستوں کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

اساتذہ اور دوستوں کے ساتھ عشائیہ کرتے ہوئے

اساتذہ اور دوستوں کے ساتھ ایک گروپ فوٹو

گیونگ بوک گنگ محل

گیونگ بوک گنگ محل

سیئول سٹی ہال

چیونگے چھن

سیئول سینٹرل مسجد کا بیرونی منظر

ایتوان

وار میموریل کوریا

ہان دریا

جنوبی کوریا کا آخری اسٹیشن جہاں سے شمالی کوریا جایا جاتا ہے

ڈیملیٹرائیز ڈ زون

لوٹے ورلڈ ٹاور

سیئول گرینڈ پارک

لوٹے ورلڈ

ہیئنڈے سمندر میں یاچ پر

گنگنم

ہیںنڈے

جیجمن سمندر کے کنارے

سیانگسان الچیونگ

چھن چھیون میں پیراگلائڈنگ کرتے ہوئے

ویولدی پارک

دوستوں کے ساتھ ملائیشیا میں

ٹوئن ٹاورز ملائیشیا

ملاکا ملائیشیا

ملاکا ملائیشیا

دوستوں کے ہمراہ گذرے خوشگوار لمحات (ملائیشیا)

دائیں جانب سے: عقیل بھٹو، سجاد منگی، نیر میر جت، شاکر سومرو، توقیر جمانی، میں اور دانش

دائیں جانب سے: قادر بخش، میں، دانش، علی رضا اور عقیل بھٹو (ملائیشیا)

ہنوئی (ویتنام)

ہالونگ بے HALONG BAY(ویتنام)

پروفیسر سے آخری ملاقات

پی ایچ ڈی کی پریزنٹیشن دیتے ہوئے

یونیورسٹی کے صدر سے ڈگری لینے کے بعد بات چیت کرتے ہوئے

کانووکیشن کا گروپ فوٹو

اس سفر نامہ کے مصنف ڈاکٹر مجیب اقبال سومرو ہیں جنھوں نے سندھ کے ضلع خیرپور میں جنم لیا۔اپنے ملک میں تعلیمی مراحل مکمل کرنے کے بعد اعلی تعلیم کیلیئے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی اسکالرشپ پر جنوبی کوریا سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ دراصل یہ سفر نامہ وطن عزیز بالخصوص سندھ کے نوجوانوں کیلیئے کسی رہنما سے کم نہیں ہے کیوں کہ یہ ایک طالب علم کی داستان عزیمت ہے کہ جس کے حوصلوں کو مشکل حالات کبھی بھی پست نہ کرسکے اور ملکی حالات اور قلت وسائل اس کے پرعزم حوصلوں کے سامنے کبھی بھی حصول تعلیم کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنے۔ چونکہ یہ سفر نامہ تحقیق کا ذوق رکھنے والے طلباء کیلیئے سفر نامہ کے اسلوب میں ایک مشعل راہ ہے کہ اسکالرشپ کیسے حاصل کی جاتی ہے اور پردیس میں ایک طالب علم کی زندگی کیسی ہوتی ہے وہ خود کو پیش آنے والے مسائل کا حل کیسے تلاش کرسکتا ہے۔ تعلیمی و تحقیقی سرگرمیوں کے ساتھ غیر نصابی سرگرمیوں میں کیسے فعال رہا جائے، اپنے ملک کا ایک بہترین نمائندہ بن کر کردار کیسے ادا کیا جائے۔ اس کتاب کی اہمیت کی وجہ سے ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی نے اس کتاب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے کیوں کہ تحقیق کے شعبہ میں رہنمائی کرنا ریسرچ گیٹ وے سوسائٹی کے اہم ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔